ارمانِ دل

Written by Uzma Zia

اہم بات:

ارمانِ دل جیسے کہ کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔لیکن اب یہ کتاب آؤٹ آف اسٹاک ہے۔سیکنڈ ایڈیشن کا فی الحال کوئی پلین نہیں۔۔جیسے ہی سیکنڈ ایڈیشن کا پلین بنے گا ہم آپکو انفارم کر دیں گے۔۔یہ مکمل کتاب (ای۔بک) پیڈ ہے۔

فی الحال ہم اس کی اقساط ریڈرز کے بے انتہاء اصرار پہ رائٹر کی اجازت سے اپلوڈ کر رہے ہیں۔امید ہے آپ کو ہماری یہ کاوش ضرور پسند آئے گی۔

نوٹ:

صرف ایستھیٹکس ناولز کو ہی اس کتاب کو آن لائن شائع کی اجازت دی گئی ہے۔کوئی بھی سوشل میڈیا ویب کو اس ناول کو اپلوڈ کرنے کی اجازت نہیں۔۔

بحکم : مصنفہ عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اہم اعلان!

"اس تحریر کے تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔رائٹر کی اجازت کے بغیر کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی قارہ جوئی کی جائے گی۔"

ارمانِ دل

قسط نمبر 17-18-19-20

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہ عشق نہیں آساں۔۔

"ہیلو ارمان دل۔۔۔ کیسی ہو ؟؟ "وہ بمشکل ہی اپنا سانس بحال کر پائی تھی ۔ اس نے اسے لاپرواہی سے دیکھا اور وہاں سے جانے کی کی ۔

"اتنی بھی بے رخی اچھی نہیں۔۔ "اس نے مسکراتے ہوئے اسکا راستہ روکنے کی کوشش کی ، لیکن وہ تھی کہ جانے کے لیئے بضد تھی ۔

"ارے۔۔۔ رکو۔۔۔ "وہ بے انتہاء سکون سے اسکے سامنے جا کھڑا ہوا ۔

"رکو تو۔۔ "وہ چڑ کر بولا کیونکہ وہ خاموش تو تھی ہی مگر جانے کے لیے بضد ، جس پر اسے بے انتہا غصہ آیا۔

"کیوں رکوں؟ "

"کیونکہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ "اس نے نرم لہجہ اختیار کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی کوشش کی ۔

"مگر ! مجھے۔۔۔کوئی بات نہیں کرنی آپ سے ۔۔۔ "اس نے کانپتے ہوئے کہا اور تھوڑا سا ہی آگے بڑھی تھی کہ اس نے پھر سے اسکا راستہ روکا ۔

"تو یہ آپکا مسئلہ ہے ارمانِ دل۔۔ میرا نہیں۔۔ "اس نے شرارتی انداز میں کہا تاکہ اسکا موڈ کچھ بہتر ہوسکے۔

"دیکھیۓ۔۔ مجھے یہ نہ کہیں۔۔ "وہ بے حد اذیت سے بولی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیا نہ کہوں؟؟ "وہ اسکے قریب آیا تو وہ اس سے پیچھے ہولی۔

اس نے مہندی کی پلیٹ کو مضبوطی سے پکڑا۔ اسکی مہندی کی پلیٹ کی گرفت سے ارمان کو صاف اندازہ ہورہا تھا کہ وہ کس قدر غصیلے لہجے میں ہیں۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔ "وہ ذرا پرسکون ہو کر بولی۔

"نہیں۔۔بالکل بھی نہیں۔۔ میں نہیں جانتا۔۔ آپ کہیں۔۔ "وہ ہمہ تن گوش ہوا، جس پہ اس کا پورا چہرہ غصہ سے بھر گیا۔

"یہ بہت ہی غلط بات ہے ۔۔ آپ سب کو یہ پلین بنانے سے پہلے کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا۔۔ کوئی فائدہ نہیں ہے اس سب کا۔۔کوئی فائدہ نہیں۔۔ "وہ بے حد ٹوٹ چکی تھی۔

اس نے ایک لمحے کے لیے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی، جو پسینے سے شرابور ہو رہا تھا، مگر پھر اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے،اسے اپنے مضبوط سہارے کا یقین دلایا۔

"ہم محنت کش لوگوں کی زندگی میں محنت کا نقطہ بہت کم ہی نیچے گرتا ہے اور محبت میں تبدیل ہوتا ہے۔۔ لیکن ہمیں جب ایک دفعہ محبت ہو جائے نا۔۔۔ تو ہم اپنی محبت کو پانے کے لیئے جان پر سے گزر جاتے ہیں۔۔۔"

"مہندی گر جائے گی ۔۔۔ پلیز میرا ہاتھ چھوڑیئے۔۔ " اس کے ہاتھ میں موجود مہندی کی پلیٹ جھولنے لگی تھی۔ وہ بمشکل ہی مہندی کو گرنے سے سنبھال پائی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بے فکر رہیے ۔۔ "اس نے اسکے ہاتھ سے مہندی کی پلیٹ پکڑی اور پاس موجود ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دی۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیتا ہوا اس کے قریب ہوا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ "وہ ایک ہی جھٹکے میں اس سے پیچھے ہوئی اور اس پر چلائی۔

"میں کئی بار کہہ چکا ہوں آپ سے۔اور آج بھی کہتا ہوں۔میں نے یہ ہاتھ تھامنے کے لیے پکڑے ہیں۔ چھوڑنے کے لیے نہیں۔ "اس نے تیزی سے اسکا ہاتھ دوبارہ پکڑا جیسے وہ اسکی ملکیت ہو۔

"بس ہو گئی بات ۔۔ یہ کتابی باتیں اور کاروباری باتیں بند کیجیے ۔۔ " اس نے طنزیہ کہا۔

"یہ کتابی باتیں نہیں ہیں مسکان اور نہ ہی کاروباری ۔۔۔ "وہ اس کے الفاظ سن کر دکھی ہوا۔

"اگر یہ کتابی باتیں ہوتیں تو میں کبھی آپ کے سامنے نہ آتا ۔ محبت کی بھیک نہ مانگتا ۔ رہی کاروباری بات تو ۔۔۔ "کہتے کہتے وہ ایک لمحہ کے لیے رکا کیونکہ اسکی زبان ہکلانے لگی تھی ۔

"تو ۔۔۔ میں مانتا ہوں ۔۔ کاروبار میرا پیشہ ہے ' لیکن آپ سے محبت میرا کاروبار نہیں ۔ میرا لازوال جذبہ ہے ۔ میری محبت کو کاروبار کہہ کر اِسکی تذلیل نہ کریں ۔۔پلیز۔۔۔ "وہ اسکے سامنے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتا ہوا بولا۔

اسکی حالت کے پیشِ نظر وہ ہکا بکا اور ساکت حالت میں کھڑی رہ گئی ۔ وہ بولتا گیا اور وہ خاموش، اپنے لبوں کو سیئے، اسے سنتی گئی ۔

"کچھ تو بولو مسکان پلیز ۔ مان جاؤ ۔ "وہ اسکی خاموشی سے بیزار ہو کر بولا مگر وہ پھر بھی چپ رہی۔

"ٹھیک ہے ۔ اگر آپ کو میری محبت کاروباری لگتی ہے تو ایسے ہی سہی ۔۔۔ "آخر اس نے ہتھیار ڈال ہی دیئے۔" تو جتنی محبت میں آپ سے کرتا ہوں اسکا ریٹرن دیں گی مجھے ؟؟ بتایئے ۔۔ "اس نے اسکی بازو کو مضبوطی سے تھاما اور اسے جواب کے لیے مجبور کرتے ہوئے رو دیا۔

"ارمان۔ پلیز ۔ مت دیجیئے مجھے اور تکلیف ۔ "اسے روتا دیکھ کر، اسکی ہمت بھی ٹوٹنے لگی تھی۔ اس کے آنسو جو اس نے ضبط کیے تھے ،سارے کے سارے موتیوں کی طرح اسکے چہرے پر سے چمکنے لگے تھے۔

"اور میری تکلیف؟ ہاں !میری تکلیف کا کیا؟ بولیں ؟ کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا؟ آخر کیوں؟ میرا ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے؟ بھول گئیں کیا سب؟؟؟ مگر میں نہیں بھولا کچھ بھی۔۔ "اسکے لہجے میں اذیت اور بے بسی واضح تھی۔

"پلیز ۔ مجھے جانے دیں ۔ پلیز ۔۔ "وہ تڑپ کر بولی۔

اسکی ایسی حالت دیکھ کر اس نے دھیرے دھیرے اسکا بازو اپنی گرفت سے آزاد کیا مگر اس کے ہاتھوں کی کلائیوں کو دیکھ کر رک سا گیا۔

"یہ کیا ؟؟ آپ کو پتہ بھی ہے۔ مجھے یہ کلائیاں گجروں کے ساتھ پسند ہیں۔۔ "اس نے پینٹ کی جیب میں سے گجرے نکالے اور اسے پہنانا شروع کیے۔ وہ چاہ کر بھی اسے یہ سب کرنے سے روک نہ پائی اور روکتی بھی تو آخر کیسے ؟ یہ اسکی محبت ہی تو تھی، جو اس کے دل میں زندہ ہونے لگی تھی ۔محبت نے ہی محبت کے لمس کو محسوس کرنا چاہا تھا۔

"مجھے پتہ تھا۔آپ نے گجرے نہیں پہنے ہوں گے ۔" وہ اسکے انتہائی قریب جاتے ہوئے بولا تو وہ بس اسے بے چارگی سے دیکھتی رہ گئی ۔

"اسی لیے دیکھو لے آیا ۔ "اس نے گجرے پہنانے کے بعد اسکے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے لگایا اور اسکی محبت کا لمس محسوس کرتے ہوئے کہیں کھو سا گیا۔ اس سب کے بعد وہ کافی حد تک اپنا غصہ ختم کر چکی تھی، اک عجیب نشہ اس پر طاری ہونے لگا تھا۔وہ ایک الگ دنیا میں کھو سی گئی تھی ۔اس نے اسکے ہاتھوں کو پھر سے پکڑا اور مہندی کی پلیٹ اٹھا کر اسکے ہاتھوں پر مہندی لگا تے ہوئے ، اسکی طرف محبت سے دیکھنے لگا۔

وہ اسے اور اسکی بے شمار چاہت کو محسوس کرتے ہوئے، اسکے سینے سے لپٹ گئی ۔

وہ خود کو بہت پر سکون محسوس کر رہا تھا مگر اگلے ہی لمحے کیا ہو نے والا تھا اسے کچھ خبر نہ تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

؎یوں تیرے نام ہوجاؤں ، تیرا ارمان ہو جاؤں

لٹا دوں جان تجھ پہ اپنی، تجھ پہ مہربان ہوجاؤں

وہ اپنی مستی میں گم آنکھوں کو بند کیے ، اسکی بانہوں میں خود کو بہت پر سکون محسوس کر رہی تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں کئی قسم کے خیالات گردش کر نے لگے۔ وہی سب کچھ جو بیت چکا تھا، وہ اسکے سامنے گردش کرنے لگا، کبھی جواد کی باتیں کبھی ارمان کی ، کبھی ثریا کی اور کبھی بابا کی باتیں ۔اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں اور ایک ہی جھٹکے سے

اس سے تیزی سے الگ ہوئی۔اسی اثناء میں اسکے ہاتھوں پر لگی مہندی اسکی شرٹ پر لگ گئ ۔

"یہ کیا ؟؟یہ کیا کیا آپ نے؟؟ "اسے خود سے الگ ہوتا دیکھ کر وہ چونکا۔ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی شرٹ پر مہندی کے نشان لگے دیکھ کر حیران ہوا۔

"سوری ۔ "اس نے اپنے بکھرے بالوں اور خود کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"رکیں۔۔آپ اس طرح نہیں جا سکتی مجھے چھوڑ کے۔ "اس نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑا ۔

"پلیز ۔ "اس نے رونی صورت بنا کر کہا۔

"کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا میرے ساتھ ؟؟ "وہ اشک بار ہوئی اور بمشکل ہی اپنے الفاظ مکمل کرتے ہوئے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی ۔

"میں۔ میں۔اپنے ہر کیے کی معافی مانگتا ہوں۔۔پلیز ۔۔۔ آخر کب تک ایسا کریں گی آپ ؟؟ آخر کب تک ؟؟ "وہ زخمی انداز میں بولا۔" مسکان ۔میں نے جان بوجھ کر ایسا کچھ نہیں کیا ۔میں نہیں جانتا کہ وہ سب کیسے اور کیوں ہو گیا ؟ "

*****

"بہت جلد آئیں گے تمھارے گھر بارات لے کے ۔ "شاہ میر نے گویا اسے دوبارہ سے تنگ کیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ تالیاں بجاتے بجاتے رکی۔" کیا مطلب؟؟ "اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"بھائی کی بارات لے کر بھئی ۔ اوہ !کیا کیا خوش فہمی ہے ان لڑکیوں کی بھی نا " ! وہ قہقہہ لگا کر ہنسا جبکہ گڑیا منہ بسورتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگی۔

"صاف کہیے نا ۔۔جو کہنا چاہتی ہیں۔۔ ڈٹ کر کہیے۔۔ "اس نے اسے مزید غصہ دلانا چاہا۔

"رہنے دیجیئے۔۔آپ سن نہیں سکیں گے ۔۔ "اس نے بے انتہاء سکون سے کہا۔

"ارے ہم تو آپ کو سننا چاہتے ہیں۔۔ کہیئے۔۔ "اس نے اسے خوب چھیڑا۔

گڑیا نے انشراح کو جو شکیل کے برابر میں بیٹھی تھی ، فکرمندی سے دیکھا۔ وہ شکیل سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی، اس نے نظروں ہی نظروں میں اسے بے فکری کا احساس دلایا۔

"جی تو کہیئے۔۔ "وہ مکرر بولا تو اس نے زچ ہو کر اسکی طرف دیکھا اور خود کو کسی بھی قسم کے ردِ عمل کے اظہار سے دور ہی رکھا۔

دوسری طرف وہ ابھی تک اس سے الجھ رہا تھا اور وہ تھی کہ ابھی تک اپنی ضد پہ اٹکی ہوئی تھی ۔

"بس ۔ ہو گئی بات۔۔ "وہ قدرے الجھے ہوئے لہجے میں بولی۔" اب پلیز مجھے جانے دیں۔ " وہ لرزتی ہوئی آواز سے بولی اور آگے بڑھ گئی اور دروازہ کھولتے ہوئے باہر جانے ہی لگی تھی کہ اس نے آؤ نہ دیکھا نہ تاؤ، زور سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اندر کی طرف کھینچا اور دروازہ بند کر کے لاک لگا دیا۔ کیونکہ اب اس کی بے رخی اس کے بس سے باہر تھی ۔ وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا تبھی اس نے ایسا کر دیا جو مسکان کے لیے بے حد تکلیف دہ تھا۔

"یہ؟ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ "اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"آج آپ کو میری ہر بات سننا ہو گی اور میری ہر بات کا جواب بھی دینا ہو گا۔ سمجھیں آپ۔۔ "وہ سیخ پا ہوا۔" آخر ڈرتی کیوں ہیں مجھ سے آپ؟"

"ڈرتی نہیں ہوں میں کسی سے۔ "اسکی لرزتی آواز میں نمی کا امتزاج بھی تھا۔" لیکن اب آپ سے نفرت ہونے لگی ہے ۔ "

بے دھیانی میں وہ اس سے وہ کچھ بول گئی تھی ، جو بولنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی ۔

"نفرت؟؟؟ "اتنا سنتے ہی اس نے اپنا ہاتھ اسکے بازو پر سے اٹھا لیا۔ اسکا دماغ سٹپٹا کر رہ گیا۔ اس نے گہری نگاہ بھر کر اسکے چہرے کو دیکھا جو آنسوؤں سے تر تھا۔ وہ نظریں جھکائے آنسوؤں کو پی رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہ سب اس نے کیسے کہا ؟ یہ تو وہ ہی اچھے سے جانتی تھی ۔ اس نے یہ صرف اسے خود سے نفرت دلانے کی غرض سے بولا،جسے سن کر ارمان کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے منہ پر زور دار تھپڑ مار دیا ہو ۔

"پھر سے کہنا۔۔ "اس نے اپنا سانس بحال کرتے ہوئے اس کے کہے گئے لفظوں کی تصدیق کرنا چاہی ۔"کیا کہا آپ نے؟؟ "اسے ابھی بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا ۔

"وہی جو آپ نے سنا ۔۔ "اس نے خود کو بمشکل ہی سنبھالا۔

"ٹھیک۔۔۔ "وہ منہ پھیر کر کھڑا ہوا۔" رکو۔۔۔ "مگر اگلے ہی لمحے وہ پلٹا۔" یہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہیں۔ یقین مانیئے۔۔۔ ہرگز نہیں روکوں گا ۔ "اسے یقین تھا کہ اسکا بھرم قائم رہے گا۔" کم آن۔۔۔ مسکان کہیں۔۔۔ " اس نے اسے شانوں سے پکڑتے ہوئے مجبور کیا۔

اس نے اسکی نگاہوں میں نگاہیں ڈالنے کی ناکام کوشش کی ۔" اس سے کیا ہو گا ؟؟ "اس نے چند لمحوں کے لئے نظریں اٹھا کر پوچھا مگر وہ چپ رہا۔

" نفرت ہے مجھے ' نفرت ۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔ "وہ آنکھوں کو بند کیے، جیسے خود کے ساتھ لڑ رہی تھی ۔" بس اب جانے دیں مجھے۔۔۔ مت بنایئے مزید تماشا میرا۔۔۔ "

"تماشا ۔۔ "وہ طنزیہ مسکرایا اور اس کے اعتراف پر لب بھینچ کر رہ گیا مگر کچھ توقف کے بعد اسے مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بولا۔

"آپ نے بنا دیا ہے میرا تماشا ۔۔۔ میں نے نہیں۔۔ محبت کیا کھیل ہے ؟؟؟ رنگ ہے ؟؟ جسے جیسے چاہا رچایا ، جب چاہا پھیکا کر دیا؟؟ "وہ اسے جنجھوڑتے ہوئے بولا مگر وہ بت بنی تحمل سے اسکی بات سنتی رہی ۔

"جانتی ہیں آپ ہی نے کہا تھا نا اللہ سے محبت کے تقاضے نبھانا بہت ضروری ہے۔۔ لیکن اللہ معاف بھی تو کر دیتا ہے ۔آپ کی محبت کیا اتنی ظالم ہے ؟؟ جو میری ایک غلطی معاف

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

نہیں کر سکتی ؟؟ "اس نے خود کو کنٹرول کیے رکھا مگر اسکی آنکھیں نم ہوئے بغیر نہ رہ سکی ۔

"غلطی ۔۔۔ " اس نے جھٹکا دے کر خود کو اس سے دور کیا ۔

"تو آپ اسے غلطی کہتے ہیں ؟؟ مسٹر ارمان حسن۔۔ "وہ طنزیہ مسکرائی ۔" یہ غلطی نہیں۔۔۔ جانتے ہیں ۔۔ غلطی بار بار کی جائے تو گناہ بن جاتا ہے۔۔ "وہ اس سے تھوڑا دور ہو کر بولی۔

"کیا گناہ کیا ہے میں نے ؟؟ مجھے آپ سے محبت کا ہونا کیا میرا گناہ ہے ؟؟؟"

وہ اس سے مزید بحث وتکرار نہیں کرنا چاہتی تھی ۔ اسکے سوال سے کہیں زیادہ اسے پرواہ تھی تو خود کی۔

"بولیں؟؟ کیا گناہ ہے میرا؟؟؟ "

وہ بمشکل ہی اپنا سانس بحال کر پائی تھی۔ " پلیز۔۔۔ آپ کو اللہ کا واسطہ ! میرے راستے میں مت آیئے گا۔۔ میں مزید اپنی زندگی میں کوئی بھی ڈرامہ افورڈ نہیں کر سکتی ۔۔۔ پلیز۔۔ "

اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور دروازہ کھولتے ہی کمرے سے باہر چلی گئی ۔اسکا جانا ہی تھا کہ وہ پاس پڑے صوفے پر دھڑام سے گر گیا۔ اس کے ذہن پر اسکی ساری باتیں گردش کرنے لگیں۔ خود کو بار ہا کوستے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"میں تو صرف محبت ہی چاہتا ہوں۔۔صرف محبت۔۔ "

****

"شادی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ " اس نے اپنے دکھوں کو من ہی من میں چھپایا اور انشراح کے پاس جا بیٹھی۔ انشراح نے پہلے اسے گھورا اور پھر نظروں ہی نظروں میں اس سے کچھ دریافت کرنے لگی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تم نے جو کچھ بھی کیا۔۔ٹھیک نہیں کیا۔۔۔ "وہ آسودہ سی مسکان لیئے بولی ۔ اسکے ساتھ بیٹھے شکیل تک اسکی ساری بات واضح آرہی تھی۔

حیاء نے شاہ میر کو کہنی مار کر مسکان کی طرف اسکا دھیان کروایا تو وہ گانے کے ساتھ ساتھ چٹکیاں بجاتا بجاتا رکا۔

"بھابھی ۔۔ "وہ اسکی سوالیہ نگاہوں کو سمجھ چکی تھی ۔مسکان کو دیکھ کر شاہ میر کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

"مسکان۔۔۔ پلیز۔۔۔ "اس نے اسکی منت کی ۔ شکیل نے ذرا آگے کی طرف جھکتے ہوئے ،اسکے چہرے کی طرف ملتجی نگاہ ڈالی ۔" آپ بھی کچھ مت کہیئے گا پلیز۔۔۔ "اس نے التجائی انداز میں کہا تو وہ کچھ کہتے کہتے رُکا۔

"اینی وے۔۔۔ مجھے اور گڑیا کو روکیئے گا نہیں۔۔۔ کیونکہ میں مزید ایک منٹ بھی یہاں رک نہیں سکتی ۔۔۔ "اس نے پھر سے مسکراتے ہوئے اس سے بات کی تا کہ کسی کو اندازہ نہ ہو سکے کہ وہ اسے خفگی سے کچھ کہہ رہی ہے؟ شاہ میر ' حیاء ' ثناء اسے مسکراتا ہوا باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوئے کہ شاید سب ٹھیک ہو گیا ہے ۔ وہ اس سے ملنے کے لئے آگے بڑھے ہی تھے کہ اس کو اور گڑیا کو غیر معمولی انداز میں وہاں سے رخصت ہوتا ہوا دیکھ کر چونک گئے ۔ گڑیا رکنے پر بضد تھی مگر وہ اسے ڈانٹتے ہوئے اپنے ساتھ جانے پر آمادہ کر رہی تھی۔

"آپی ! ابھی تو انشراح آپی کو مہندی لگانی ہے۔۔ "اس نے تکرار کرنا چاہی مگر اس نے غصے سے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے زبردستی وہاں سے لے گئی ۔

وہاں موجود سب لوگ الجھ کر رہ گئے کہ آخر ہوا کیا ہے ؟ مگر کوئی بھی کچھ سمجھ نہ پایا کہ آخر ہوا کیا ہے ؟

****

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

گھر آتے ہی وہ فوراً کمرے کی طرف بڑھی ۔گڑیا اس کے پیچھے پیچھے آئی ۔" مجھے مہندی لگانا تھی ابھی انہیں۔۔ آپ بھی پتہ نہیں کیا ہیں۔۔ " گڑیا چڑ کر بولی۔

"شٹ اپ۔۔۔ وہ وہاں آئیں گے ۔۔ جانتی تھی تم؟؟؟ " اسکے سوال پہ وہ چپ رہی۔" تو تم سب جانتی تھی ۔۔۔ "مسکان اسے کنفیوز اور نظریں چراتا ہوا دیکھ کر اس پر بھڑکی ۔

"آپی۔ حرج ہی کیا ہے بھلا اس میں؟ " اس نے معصومیت سے کہا ۔

"گڑیا۔۔۔ گڑیا۔۔۔ تم نہیں جانتی کہ تم نے کتنا غلط کیا اور انشراح نے بھی ۔۔ "وہ سر پیٹ کر بولی ۔

ضبط کے باوجود اسکی آنکھوں سے آنسو بارش کی صورت ٹپ ٹپ کر بہنے لگے تھے، جس سے اسکے لال رخسار تر ہوچکے تھے ۔

"آپی۔۔۔ تو رو کیوں رہی ہیں پھر؟؟ جب آپکو پروا ہی نہیں انکی ؟ "گڑیا نے طعنہ دیا۔

"اور پلیز۔۔۔ پہلے فیصلہ کر لیں کہ آپ خود کی محبت کو چھپا سکتی بھی ہیں کہ نہیں ۔ "وہ سخت کڑے لہجے میں بولی ۔

" اور پلیز اب یہ مت کہیے گا کہ کونسی محبت؟؟ اپنی حالت دیکھیے ذرا " !اس نے اسکی شیشے میں نظر آتی تصویر کی طرف ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"پتہ ہے آپی بانو قدسیہ کہتی ہیں کہ۔۔ "اس نے قدرے تھکن سے اپنی ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں کو اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کی ایک سائیڈ پہ رکھا۔" جس مرد کو سچی محبت ہوگی ، وہ عورت کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔ اگر چھوڑے گا تو مر جائے گا۔ غلطی نہ ہونے کے باوجود ،سب ختم ہونے کے قریب ہونے کے باوجود ،اسے کھونے کے خوف سے معافی مانگ لے گا۔۔ "وہ رشکیہ انداز میں مسکرائی۔

"یہی سچی محبت کی علامت ہے۔۔ ایسا مرد۔۔ خوش نصیب عورتوں کو ملتا ہے۔ خوش نصیب ہیں آپ۔۔۔ لیکن آپ سمجھ نہیں رہیں۔۔ "وہ اسکے قریب آئی ، جو سکتے کی حالت میں کھڑی اسکی باتوں کے حصار میں قید تھی ۔

"اور ہاں۔۔۔ ایک بات یاد رکھیئے گا۔ جو مرد آپ کی محبت کیلیئے رو پڑے ،بس وہ محبت کی انتہا ہے۔ اس سے زیادہ آپ کو کوئی اور چاہ ہی نہیں سکتا۔۔ "اس نے اسکی آنکھوں سے زاروقطار بہنے والے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"اب آپ اپنی انا کو اہمیت دے کر خوامخواہ منافقت کر رہی ہیں۔۔ دھوکہ دے رہی ہیں خود کو۔۔۔ اور انہیں بھی ۔۔ سنبھالیئے خود کو۔۔۔ "وہ اسکے چہرے پہ تھپکی دے کر بولی اور پھر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف واپس آئی ۔

"نکاح ہی تو کرنا چاہتے ہیں وہ آپ سے۔۔تو مسئلہ کیا ہے ؟ دو محبت کرنے والوں کے درمیان نکاح سے اچھی چیز تو کوئی ہو ہی نہیں سکتی ۔۔تو پھر آپ کیوں خود کو ہلکان کررہی ہیں؟؟ "وہ اسے سمجھا سمجھا کر عاجز آچکی تھی۔

"خیر۔۔چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔ " اس نے اپنی جیولری اتاری اور دراز میں رکھنے کے بعد باہر چلی گئی ۔

اس کے جاتے ہی وہ بیڈ پر گر پڑی ۔ گڑیا کی کہی ہوئی ایک ایک بات میں صداقت تھی۔ جہاں ارمان اسکے لیئے تڑپ رہا تھا ، وہاں اسکا حال بھی اس جیسا ہی تھا۔

"کیوں ہوئی یہ محبت مجھے ؟ میں تو گھر سے باہر محنت کرنے کے لیئے نکلی تھی ۔ نقطے میں غلطی آخر کیسے ہوگئی مجھ سے؟ محنت کا نقطہ آخر کیوں نیچے گر گیا ؟ آخر کیوں میری محنت مجھے محبت تک لے گئی؟ محنت سے تو صرف تھکن ہوتی تھی مگر محبت نے ۔۔ محبت نے تو ۔مجھے اندر تک چھلنی کر دیا ہے۔ "وہ کسی زخمی شیرنی کی طرح اونچا اونچا رو رہی تھی ۔ گڑیا تک اسکے رونے کی آواز پہنچی تو وہ بھاگی بھاگی کچن سے آئی ۔اس سے پہلے اسکی آواز گھر کے کسی اور فرد تک جاتی گڑیا نے فوراً سے اسے سنبھالا۔

"آپی ۔۔آپی ۔۔ "

"کیسے سمجھاؤں ارمان آپکو۔۔ کہ میں ہار گئی ۔۔ ہار گئی میں۔۔۔ "وہ بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے زاروقطار روئے جارہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپی ۔۔ "گڑیا نے اسے ہاتھ لگا کر کہا تو وہ بیڈ پر سے اٹھ کر اسکے سینے کے ساتھ لگ گئی ۔
"سنبھالو خود کو ۔۔ آپی ۔۔ میں جانتی ہوں یہ تکلیف بہت بڑی ہے ۔۔لیکن پلیز۔۔خود کو سنبھالیئے۔۔ پلیز۔۔ میں آپکو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی ۔۔پلیز آپی ۔۔ "آخر وہ خود بھی رو دی۔ " سنبھالو خود کو ۔۔پلیز۔۔ "اس نے اسکی آنسوؤں سے تر آنکھوں کو صاف کیا ۔ " آپ تو میری بہادر آپی ہیں نا۔۔ "

"نہیں گڑیا ! جب تک انکا ساتھ تھا میں بہادر تھی ۔۔ لیکن اب نہیں۔۔ "اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

آخر گڑیا کے سامنے اس نے سو فیصد میں سے دس فیصد اپنے سچے جذبات کا اظہار کر ہی دیا۔ اس نے گہری نگاہ اسکے چہرے پہ ڈالی ۔اسکے لیئے یہ دَس فیصد سچ، ایک سو دس فیصد ثابت ہوا۔

وہ اسے سمجھا بجھا کر کچن میں دوبارہ آئی اور چائے بناتے ہوئے ایک اہم فیصلے پہ آئی ۔ رات کافی گہری ہوچکی تھی ۔ اس وقت وہ کسی کو کال بھی نہیں کر سکتی تھی ۔ مگر اسکی کمرے سے آنے والی سسکیوں کی آواز نے اسے مزید بے قرار کردیا۔

یہاں وہ تڑپ رہی تھی تو وہاں وہ بھی کچھ سکون میں نہیں تھا۔ وہ ابھی تک اسکا وجود اپنے ارد گرد محسوس کرتے ہوئے تقریباً حواس باختہ ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا؟؟ "شکیل اور شاہ میر ارمان کو خاموش بیٹھا دیکھ کر بولے مگر وہ چپ ہی رہا اور اک عجیب دنیا میں کھویا رہا۔

"اوہ ! واؤ۔۔ "شاہ میر نے اس کی شرٹ پر لگے مہندی کے نشانوں کو دیکھا تو شرارت بھری نگاہوں سے شکیل کی طرف دیکھ کر بولا ۔

"یہ مہندی ۔۔ "اس سے پہلے شکیل اپنی بات مکمل کرتا وہ ان کی باتیں سنتا ہوا ہڑ بڑا سا گیا۔

"ایسا ویسا کچھ نہیں ہوا۔۔ جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو۔۔ "۔

"کیا مطلب ؟؟ "دونوں حیرت سے بولے ۔

"نجانے کیوں ! وہ اس قدر روٹھ گئی ہے مجھ سے ۔۔ "وہ آہستہ سے بولا اور بس زمین پر نظریں ٹکائے ہوئے آنسوؤں کو پینے لگا ۔" اس نے مجھ سے کہا کہ اسے مجھ سے نفرت ہے۔۔۔ ایسے کیسے کہہ سکتی ہے وہ۔۔کیسے؟ "آخر وہ بے اختیار رو دیا۔" وہ تو میرے دل کا ارمان ہے۔۔وہ میرے ساتھ کیسے دلگی کر سکتی ہے ؟ کیسے۔۔"

****

اس نے بیڈ پر سے اٹھتے ہوئے شیشے کے سامنے خود کا جائزہ لیا اور پھر شیشے پر اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھ کر،ان میں موجود گجروں کو دیکھنے لگی جو ارمان نے بڑی محبت سے اسے پہنائے تھے۔ اسکا جی چاہا کہ وہ یہ گجرے اتار دے ،لیکن اسکے دل میں ابھی بھی ایک کسک ' ایک کونہ محبت کا کافی تھا جس نے اسے ایسا کرنے سے روکے رکھا ۔ بے بس اور مجبور ہوتے ہوئے آخر وہ پھر سے رو پڑی۔

اک ہے دل کا ارمان

اور اک ارمانِ دل ہے

کانٹوں بھری محبت بھی اسکی

میرے لیئے مخمل ہے

ہزاروں محبتیں کرنے کے بعد بھی

اک وہ محبت ہی بس لا حاصل ہے

اک خواب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے

یوں ہی کٹ گئی عمر ساری

ابھی بھی ہنستی ہوئی آنکھوں میں

بے نام اشکوں کی جھلمل ہے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

عجب تماشا ہے یہ محبت جاناں!

کہیں نیزہ ہے دل پہ

اور کہیں نیزے پہ دل ہے

اک ہے دل کا ارمان

اور اک ارمانِ دل ہے

اس کی آواز سنتے ہی وہ چائے کی ٹرے ہاتھ میں لیئے آئی ۔" آپی۔۔۔ آپی ۔۔آپ پھر سے رونے لگیں۔ "اس نے ٹرے کو میز پہ رکھا اور تیزی سے اسکے قریب آئی۔

"گڑیا۔۔۔ میں ہار گئی ہوں۔۔۔ میں ہار گئی ہوں۔۔۔ " اس نے بار بار دہرایا اور اس کے سینے سے لگ گئی ۔ " میں جتنی بھی کوشش کر لوں مگر وہ شخص میرے دل سے ' میرے ذہن سے نہیں جا رہا اور آج تو ۔۔"وہ ادھوری بات کرتے ہوئے رو پڑی ۔

"تو آپی کیوں آخر پھر آپ ایسا کر رہی ہیں ؟ انہیں بھی اذیت دے رہی ہو اور خود کو بھی ۔۔ "اس نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے سہارا دیا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی ۔

"گڑیا۔۔۔ میں نہیں کر سکتی کچھ بھی ۔۔۔ میں بہت مجبور ہوں ۔۔۔ "اس نے گڑگڑا کر کہا۔

"کیسی مجبوری ؟؟ محبت میں کہاں کی مجبوری ؟ "گڑیا نے سوال کیا ۔

"تم نہیں سمجھو گی شاید ۔۔ "

"آپی۔۔۔میں نے تو آج تک اپنے اور کاشف کے درمیان کسی مجبوری کو حائل نہیں ہونے دیا تو پھر آپ؟؟ "وہ سوالیہ بولی ۔

"یہی تو فرق ہے ۔۔۔ مجھ میں اور تم میں۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ میں خود پر لگے الزام کو سچا ثابت ہونے دوں۔ میں نہیں چاہتی کہ بابا کا سائبان مجھ سے چھن جائے ۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ دنیا غلط نگاہ سے دیکھے مجھے ۔۔۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے ان پر

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آنچ بھی آئے۔۔ "وہ کہتے کہتے رکی مگر گڑیا کو ایک عجیب سی کشمکش اور بے چینی میں مبتلا کر گئی ۔

عابد صاحب تہجد کے لئے اٹھے تھے۔ ان کے کمرے کی بتی روشن دیکھ کر وہ آگے بڑھے ہی تھے کہ دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو سن کر وہ رک سے گئے ۔ اسکے منہ سے نکلے ذو معنی الفاظ انہیں ساری کہانی سمجھانے کے لیئے کافی تھے ۔

****

"جواد بیٹا۔۔ "حسن صاحب مسکراتے ہوئے بولے ۔" دبئی پروجیکٹ کے سلسلے میں ارمان شاید نہ جا پائے ۔۔ تم تو جانتے ہو نا۔۔ "وہ اپنی پریشانی سے اسے آگاہ کرنے لگے۔

"اگر اسکی جگہ تم چلے جاؤ ۔۔۔ شاہ میر کو تو کچھ نہیں پتہ کاروبار کا۔۔۔ نہیں تو میں اسے بھیج دیتا ۔۔۔ جانا بھی ضروری ہے۔"

"اوہ ۔۔۔ ہو انکل۔۔۔ نو پرابلم ۔۔ میں ہوں نا ۔۔۔ " وہ ہنسا۔" بے فکر رہیے " !! اس نے انہیں تسلی دی جواباً وہ بھی مسکرا دیئے۔

"کھانا لگا دوں بابا؟؟ "ثناء انکے پاس آ ئی ۔

"ہاں بیٹی ! لگا دو۔۔ "وہ مسکرائے۔

"جی ۔۔۔ "اس نے ہولے سے کہا ۔

"ارمان کہاں ہے ؟؟ " وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے ڈائیننگ ٹیبل پر آتے ہوئے بولے۔

"سو رہے ہیں۔۔۔ "حیاء کرسی پر بیٹھی۔

"اس وقت ؟؟ "وہ حد درجہ تعجب سے بولے۔

"جی ۔۔۔ " شاہ میر نے نظریں چرا کر جواب دیا ۔

"رات کے آٹھ بج رہے ہیں۔۔۔ اور بناء ڈنر کے تو وہ سوتا نہیں۔۔۔ "وہ پریشان ہو کر رہ گئے۔

"پاپا۔۔ڈونٹ بی اپ سیٹ ۔۔ "ثناء نے مسکرا کر انہیں تسلی دی۔
جواد دل ہی دل میں مسکرایا۔اب اسے اپنا راستہ صاف ہوتا ہوا نظر آرہا تھا جس پہ وہ بے حد خوش تھا۔
"اممم ۔۔۔ "وہ کھانا کھاتے ہوئے پریشان ہوئے۔ " کچھ سوچنا ہوگا اس کے بارے میں۔۔ " وہ زیرِلب خود سے بولے۔
شاہ میر ' حیا ' ثناء اور جواد سب ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے پاپا کی طرف دیکھنے لگے جو کسی گہری سوچ میں محو تھے۔
"اب سب میرا ہوگا ۔۔۔ صرف میرا۔۔ ایک قدم بس اور ۔۔۔ پھر کامیابی میرے قدموں میں۔۔ "وہ انکے سامنے بیٹھا خود سے فاتحانہ انداز میں بولا۔" سیٹھ صاحب ۔۔۔ سب میری مٹھی میں ہوگا ۔۔۔ اب وہی ہو گا جو میں چاہوں گا۔۔ تھینک گاڈ یہ مسکان جیسا کانٹا تو میری زندگی سے نکلا ۔۔۔ جب تک وہ سنبھلے گا تب تک میں سب سنبھال چکا ہوں گا۔۔ " وہ مستقبل کی پلاننگ کرتے ہوئے پر امید ہوا۔
"کھانا لیجیئے۔۔۔ "ثناء نے اسکے آگے چاولوں کی بھری ٹرے کی تو اس نے اپنی آنکھیں جھپکائیں۔
"کیا سوچ رہے ہیں؟؟ " وہ ہنسی ۔
"نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔۔ "اس نے پلیٹ میں چاول نکالے اور چیچ لیئے انہیں کھانے لگا۔
"شکر ہے پانچ کروڑ کی حقیقت ان کے سامنے نہیں آئی ۔۔ شکر ہے ۔۔ شکیل بھی گیا یہاں سے ۔۔۔ شکر ہے ۔۔ "وہ اندر ہی اندر اس بات سے بے خبر کہ شمع نے ارمان کو ساری حقیقت بتا دی ہے، اپنی جیت پہ خوش ہو رہا تھا ۔

****

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارمان۔۔۔ خود کو مصروف رکھو بیٹا۔۔ "حسن صاحب اسے لان میں بیٹھا ہوا دیکھ کر اسکے قریب آکر بولے اور خود بھی کرسی پہ بیٹھ گئے۔ وہ کافی حد تک الجھا ہوا تھا۔

"جی۔۔۔ "اس نے ہولے سے جواب دیا اور پھر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"شکیل آج کل کہاں ہے ؟؟ جب سے شادی ہوئی آفس بھی نہیں آرہا۔ "وہ پریشان ہوئے

۔

"جی۔۔۔اس نے ریزائین دے دیا۔۔انشراح کے پاپا نے دونوں کو دبئ والے گھر میں بھجوا دیا ہے۔۔۔ وہیں سیٹل ہونے کا ارادہ ہے ان کا۔ "وہ تفصیلاً بولا۔

"امم۔مم۔۔۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ اللہ خوش رکھے دونوں کو۔۔۔ "وہ دعائیہ کلمات کہتے ہوئے مسکرائے۔

"جی۔۔۔آمین۔۔ "اس نے آہستگی سے کہا۔

"تم سناؤ۔کیا ارادہ ہے ؟؟ آگے زندگی کا ؟؟ "انہوں نے اہم معاملے پر بات شروع کی۔

"کیا مطلب؟؟ "وہ لاپرواہی سے بولا۔

"تم بہتر سمجھ رہے ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ یوں لاپرواہی سے تو جواب نہ دو۔ "وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولے لیکن اسکے بدلے تاثرات دیکھ کر قدرے سکون اور نرمی سے بولے۔ " ہو سکتا ہے مزید کچھ بہتری آسکے تم دونوں کی لائف میں۔۔۔"

"کیا بہتری آسکتی ہے ؟؟ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ وہ کہتی تھی دعا سے سب مل سکتا ہے۔۔۔ میں نے تو وہ بھی کر کے دیکھ لی۔ "وہ نمی والے لہجے میں بولا۔

"ارمان۔ " انہوں نے دکھ سے اسکا نام لیا۔ " تمہاری دعا کبھی رد نہیں ہوگی بیٹے۔۔یقین رکھو۔۔مجھے بہت دکھ ہوتا ہے تمہاری حالت دیکھ کر۔۔ "وہ بولتے بولتے رُکے۔

انکا ضمیر ان سے مخاطب ہوا۔ " میں نے۔۔حسن شہباز نے۔آج تک اپنی اولاد کو کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔لیکن۔۔"انکی آنکھیں تر ہونا شروع ہو گئیں۔

" ارمان !میں۔آج بات کروں گا پھر سے۔۔۔اور تب تک کوشش کرتا رہوں گا جب تک وہ مان نہ جائیں۔۔۔ "انہوں نے اسے امید دلائی ۔

"پاپا۔۔ پلیز ۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔ اسے مجھ سے مجھ سے بھی کہیں زیادہ محبت ہے۔۔۔مگر مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ۔۔ اتنی سنگدلی کے پیچھے وجہ کیا ہو سکتی ہے؟؟؟ وہ ایسی ہرگز نہیں ہے پاپا۔۔وہ ایسی نہیں ہے ۔۔ "وہ انہیں یقین دلانے کی غرض سے بولا۔

ابھی وہ ان سے باتیں کرنے میں محو تھا کہ اس کے فون پہ گھنٹی بجی ۔ جسے اس نے اگنور ہی کیا۔

"میں جانتا ہوں۔ "وہ اسکی طرف دیکھ کر سنجیدہ ہوئے ۔

"سب بہتر ہو جائے گا ۔ "انہوں نے اسے تسلی دی ۔ " سب بہتر ہوجائے گا۔۔ بس خود کو اس اذیت سے نکالو پلیز۔۔۔ "انہوں نے گویا اس کی منت کی ۔

فون کی گھنٹی دوبارہ بجی ۔

"دیکھ لو ۔۔ کوئی امپورٹینٹ کال ہو۔۔ "حسن صاحب نے موبائل کی طرف اسکی توجہ دلائی تو اس نے فون اٹھایا۔ موبائل اسکرین پہ کوئی اجنبی نمبر ڈسپلے ہورہا تھا، سو اس نے کال منقطع کرنا ہی بہتر سمجھا۔

"پاپا۔۔ آپ اگر کچھ کرنا ہی چاہتے ہیں تو اسکے بابا سے بات کیجیے۔کہ اسے سمجھائیں۔۔انکا کہا وہ ٹالتی نہیں۔۔ "

اسکی بات سن کر وہ نیم انداز میں مسکرا دیئے۔

"تم یہ تو جانتے ہو ۔۔ لیکن کیا یہ نہیں جانتے کہ عابد اس پہ اسکی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ امپوز نہیں کرنے والا۔ اس نے کہا تھا اس سے ۔۔ لیکن ۔۔ "وہ کہتے کہتے مایوسی سے بولے تو وہ زخمی انداز میں مسکرا دیا۔

موبائل فون پہ دوبارہ سے بیل ہوئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"دیکھ لو ۔۔ ہوسکتا ہے کوئی اہم کال ہو۔۔ "حسن صاحب اسکے پاس سے اٹھ کر اندر چلے گئے۔

اس سے پہلے وہ کال ریسیو کر پاتا، کال بند ہوچکی تھی ۔ اب کے اس کے موبائل پہ میسج آیا۔ "بہت ہی کاہل اور سست ثابت ہوئے ہیں آپ تو۔۔ اس قدر سست ہیں آپ کہ میرا فون ہی ریسیو نہیں کر رہے ؟ اٹھا لیجیۓ ۔۔اٹھا لیجیۓ۔۔ورنہ دودھ پلائی کی رسم الگ اور کال نہ اٹھانے کا جرمانہ الگ لوں گی آپ سے ۔۔ "اس نے استہزائیہ انداز میں اسے وائس نوٹ بھیجا۔ اسکی باتیں اور آواز سن کر وہ پہچان گیا تھا کہ وہ کون ہے ؟

اس نے جواباً اسے کال ملائی ۔ "کہاں رہ گئے تھے آپ ؟؟ " اس نے کال اٹھاتے ہی اسکی خوب خبر لی ۔

"جی ۔۔ سب ٹھیک تو ہے ؟ وہ ٹھیک تو ہیں؟؟ کوئی مسئلے والی بات تو نہیں؟؟ "وہ کرسی پر سے اٹھا اور بے حد پریشانی سے بولا۔

اسکی حالت کے پیشِ نظر وہ رشکیہ انداز سے مسکرائی ۔

"جیجو۔۔ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے ۔۔ میں کافی دنوں سے آپکا نمبر ڈھونڈ رہی تھی، آخر آج آپی کے موبائل سے نکال ہی لیا۔۔ "اس نے گویا تمہید باندھی ۔

"آپ مجھے یہ بتائیں۔۔ وہ ٹھیک تو ہیں؟ کیا ہوا ہے ؟؟ "اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"جیجو۔۔۔ "اس نے اسے مکرر" جیجو "پکارا تو وہ محبت سے مسکرا دیا۔

"جیجو۔۔ آپی کی حالت ٹھیک نہیں۔۔ جس طرح آپ ان کے لیئے تڑپتے ہیں۔۔ انکا حال بھی ویسا ہی ہے ۔۔ "اس کی اطلاع پہ، اسکی جان میں جیسے جان آگئی ۔

"کیا؟؟ سچ کہہ رہی ہو؟؟ "اسکے اداس چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی ۔

"جی ۔۔ سچ کہہ رہی ہوں۔۔ آپی یہ سب صرف دنیا والوں کی باتوں کے خوف سے کر رہی ہیں اور بس۔۔ اور میرے نزدیک یہ بہت ہی عام سی بات ہے ۔۔ جب آپ دونوں ایک

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو دنیا جہاں کی تو ساری باتیں ہی بے معنی رہ جائیں گی نا۔ "
وہ معصومانہ انداز میں بامعنی بات کر گئی تھی ۔
"یہی تو۔۔یہی تو میں انہیں سمجھانا چاہتا ہوں۔۔ "اس نے اسکی بات کے ساتھ اتفاق کیا۔
"جیجو۔۔ دیکھیں ۔۔میں تو آپ کو اپنا جیجو مان چکی ہوں۔۔ اور آپکے علاوہ کسی اور کو جیجو قبول نہیں کروں گی ۔۔ "اس نے معصومانہ انداز میں اسے واضح کرتے ہوئے کہا تو وہ نیم انداز میں مسکرا دیا۔
شاہ میر گھر کے مرکزی دروازے سے باہر لاؤنج میں آیا تو اسے مسکراتے دیکھ کر وہ گہری سوچ میں محو ہوا۔
"گڑیا۔۔ میری پیاری بہن۔۔ میں کیا کروں؟ جب تک وہ راضی نہیں ہوں گی ۔۔ میں کیسے؟ میں انکے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتا نا۔۔ "اس نے اسے سمجھانا چاہا۔
گڑیا کا نام سنتے ہی شاہ میر کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے اسکی گڑیا کے ساتھ فون پہ ہونے والی ساری بات سننے لگا۔
"زبردستی کا کب کہا ہے میں نے ؟؟ لیکن میرے اور زویا آپی کے پاس ایک پلین ہے ۔۔ بس آپکو ہمارا ساتھ دینا ہوگا۔۔ "اس نے لفظوں ہی لفظوں میں اسے آدھی بات سمجھادی ۔
"گڑیا۔۔ اتنا آسان نہیں ہے یہ سب۔۔"
"جیجو۔۔۔ کیا ہوگیا ہے آپ کو؟ محبت کرتے ہیں نا ں آپ میری آپی سے ؟؟ " اس نے زور دے کرپوچھا تو اس نے گہری سانس لی ۔
آخر کچھ دیر توقف کے بعد وہ خود بولی ۔ " تو پھر کیوں ہتھیار ڈال دیئے ہیں آپ نے ؟؟ یہ تو کوئی محبت نہ ہوئی ؟ آپکو ان سے محبت ہے تو ڈنکے کی چوٹ پہ بیاہنے آئیں انہیں۔۔ وہ نہیں مانتی تو نا سہی ۔۔ جب ان سے نکاح ہو جائے گا تو انہیں ماننا ہی ہوگا۔۔ "
گڑیا کی کہی ایک ایک بات سن کر وہ ششدر ہو کر رہ گیا۔" آپ جانتی بھی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟؟ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"جی ۔۔اچھے سے جانتی ہوں۔۔ کیونکہ میں جانتی ہوں اپنی آپی کی حالت۔۔مجھ سے انکا یہ حال دیکھا نہیں جاتا۔۔ وہ منہ سے کچھ نہ بھی کہیں۔۔لیکن ان کی آنکھوں میں صرف آپ کا چہرہ ہی نظر آتا ہے ۔۔ اور جانتے ہیں، جس سے محبت ہو اسکا چہرہ آپکی آنکھوں میں نظر آنے لگے تو زمانے بھر کی نظر سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے۔۔ پلیز۔۔ اپنی محبت کو اپنی آنکھوں میں سما لیجیۓ ۔۔ پلیز جیجو۔۔ میری آپی کو اس اذیت سے صرف آپ ہی نکال سکتے ہیں۔۔ آپ ہی انکے مسیحا ہیں ۔ صرف آپ۔۔ "اس نے تفصیلی طور پہ اس سے کہا ۔

آخر وہ بولا۔ " پلین کیا ہے ؟؟ "اس نے قدرے تحمل سے اسکی بات سنی اور گہری سوچ میں پڑ گیا۔

****

"آنٹی ۔۔ "زویا ان کے قریب جا بیٹھی ۔" کیسی ہیں آپ؟"

"ٹھیک ہوں ۔۔ "وہ سبزی کاٹتے ہوئے بولی ۔

"اری او گڑیا ۔۔ لے جاؤ سبزی ۔۔ لے جاؤ اور ہانڈی چڑھا لو ۔۔ "وہ آواز لگاتے ہوئے بولی۔

"جی۔۔۔آئی ۔۔ "گڑیا کچن سے تیزی سے نکلی ۔

"آپ۔۔۔ آپ کب آئیں ؟؟ " وہ زویا کو دیکھ کر خوشی سے اچھلی ۔

"میں بس تھوڑی دیر پہلے ۔۔۔ "وہ بھی مسکرائی ۔

"اممم ۔۔۔اچھا۔۔ میں کھانا تیار کر لوں، پھر ڈھیر ساری باتیں کرتے ہیں ۔۔ ٹھیک ہے؟؟ "

"ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ "وہ بھی مسکرا دی ۔

گڑیا نے سبزی کی ٹوکری اٹھائی اور وہاں سے چلی گئی ۔

"آنٹی ۔۔۔ مجھے آپ سے ۔۔۔ ایک ضروری بات کرنی تھی ۔۔۔ "وہ ہچکچائی ۔

"ہاں۔۔بولو ۔۔ "انہوں نے دوستانہ انداز میں جواب دیا تو اس نے اپنی بات جاری رکھی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آنٹی ۔۔مسکان کا رشتہ آیا تھا ۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ ۔۔۔اگر وہاں سے رشتہ آیا ہے تو آپ سب ہاں کیوں نہیں کر دیتے ؟؟ "اس نے کندھے اچکا کر پوچھا ۔

"ارے۔۔ زویا۔۔۔ ہاں تو کر دیں ۔۔۔مگر یہ نواب زادی ۔۔ نجانے اب مسئلہ کیا ہے ؟؟ " وہ قدرے منہ بسور کر بولی۔

"آنٹی " ! اس نے ثریا پر گہری نظر ڈالی اور پھر کچھ سوچنے میں مصروف ہو گئی ۔

"ارے۔۔ کیا سوچ رہی ہو؟؟ "اس نے اسے ہلا کر پوچھا ۔

"نہیں ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ "اس نے تیزی سے آنکھیں جھپکائیں اور پھر کچھ سوچتے ہوئے کچھ دیر توقف کے بعد بولی ۔" اممم ۔۔آنٹی ایک بات پوچھوں ؟؟ آپ کیا چاہتی ہیں ؟میرا مطلب ہے کہ وہاں رشتے کے حق میں ہیں کہ نہیں؟؟ "اس نے نظروں ہی نظروں میں اسے ٹٹولنے کی کوشش کی۔

"بھلا ۔۔۔مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟؟ "انہوں نے پھر سے منہ بسورا جو زویا کو عجیب لگا مگر اس نے نظر انداز کرنا ہی مناسب سمجھا۔

"گڑیا۔۔ آٹا دے جاؤ ۔۔ میں گوندھ لوں۔۔ "اسکی ایک آواز پہ ہی گڑیا بھاگی بھاگی بڑے سے برتن میں آٹا ڈال کر لے آئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

گڑیا دوبارہ کچن میں گئی تو اس نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری کیا۔

"آنٹی ۔۔۔آپ انکل سے کہیے ۔ وہاں ہاں کر دیں ۔ "زویا نے جیسے اسے اپنا فیصلہ سنایا ۔

"ہاں کر دیں؟؟ مگر ؟؟ مسکان؟؟ وہ نہیں ماننے والی ۔ "اس نے خدشہ ظاہر کیا۔

"آنٹی ۔۔۔ یہ مجھ پر چھوڑ دیں ۔ میں منا لوں گی اسے۔۔۔ "وہ انہیں تسلی دے کر بولی۔

"دیکھو لو زویا۔۔ "وہ اسے خبردار کرنے لگی ۔" اسکے ابا نے تو مجھ سے پہلے ہی کہا ہے کہ وہ بناء اسکی مرضی کے اسکا رشتہ کسی سے نہیں کریں گے ۔۔ فیصلے کا اختیار میرے پاس ہوتا تو کیسے نہ مانتی یہ ۔۔ "وہ غصیلے لہجے میں بولی۔

"آنٹی۔۔ ریلیکس۔۔۔ "اس نے ذرا آہستگی سے کہا تو اس نے نرم لہجہ اختیار کیا۔

"لایئے۔۔۔ میں کچھ ہیلپ کروا دوں؟؟ "وہ انہیں آٹا گوندھتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

"ارے نہیں۔۔۔ تم بھلا یہ کام کیونکر کرو گی ۔۔ تم ٹھہری ڈاکٹر ۔۔۔ "وہ تعریف کرنے لگی۔

"تو کیا ڈاکٹر بھوکے رہتے ہیں آنٹی ؟؟ "وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"نہیں۔۔۔ لیکن بنا بنایا ہی ملتا ہے نا" !

اسکے انداز پہ وہ کھلکھلا کر ہنسی۔" ارے نہیں آنٹی ۔۔۔ایسا نہیں ہے ۔۔آدھی رات بھی اٹھ کر خود ہی بنانا پڑتا ہے۔۔ "

"ہیں؟؟ آدھی رات ۔۔ "انہوں نے آنکھیں کھول کر پوچھا ۔

"جی ۔۔۔ نائٹ ڈیوٹی ہوتی ہے ناں میری ۔ "

"اففففف۔۔۔ تم سے بھلے تو ہم ہیں ۔۔ کم از کم نائٹ ڈیوٹی تو نہیں ہوتی ناں۔۔۔ "اسکی طرف سے کافی حد تک بیزاری کا اظہار کیا گیا جس پہ وہ ہنس دی ۔

عابد صاحب کمرے سے باہر آئے تو اسے ثریا کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر اسکے قریب آئے ۔" کیسی ہو زویا بیٹی ؟ "انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پہ رکھا ۔

"جی ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسے ہیں؟؟؟ "وہ اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"اللہ کا شکر ہے۔ مسکان کہاں ہے ؟؟ "انہوں نے اتنا کہا اور پھر گڑیا سے بولے جو کچن سے جوس کا بھرا گلاس زویا کے لیئے لے کر آرہی تھی ۔

"آپی کچن میں۔۔ "

وہ کچھ سوچتے ہوئے کچن کی جانب بڑھے ۔اس سے پہلے وہ کچن میں داخل ہوتے انہیں وہ چولہے کے انتہائی قریب کھڑی گم سم حالت میں دکھائی دی ۔ وہ دودھ کو ابال رہی تھی ۔ چولہے کی آنچ تیز تھی اور پتیلی میں سے دودھ ابال کھا کر باہر کو نکل رہا تھا۔وہ اپنی سوچ اور خیالوں میں اس قدر محو تھی کہ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کوئی اسکا تعاقب بھی کر رہا ہے ۔

بابا جان نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے چولہا بند کیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارے کہاں گم ہو ؟؟"

"کہیں۔۔۔ کہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ "وہ پلکیں جھپکا کر بولی۔

"چولہے کے اتنا قریب کیوں کھڑی ہو تم ؟؟ کیا ہو گیا ہے ؟؟ "ان کے لہجے میں فکر مندی واضح تھی ۔

جواباً وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے، چولہے سے ذرا دور ہٹی ، جس کی آگ کی تپش اسے چولہا بند ہونے کے باوجود بھی محسوس ہورہی تھی ۔

"میں صاف کر دیتی ہوں یہ سب۔۔۔ "اس نے چولہے پہ موجود ابلتے دودھ کی طرف نگاہ ڈالی ، جو اب چولہے سے نیچے شیلف تک بہہ رہا تھا۔

صافی کی مدد سے اس نے دودھ کو صاف کیا اور پھر صافی دھونے لگی ۔انہوں نے اسے معنی خیز انداز میں اسے دیکھا جو اپنی ہی الگ دنیا میں محو تھی اور پھر خاموشی سے وہاں سے چل دیے ۔" ٹھیک ہی کہتے ہیں سیٹھ صاحب ۔۔۔ وہ کسی ٹینشن میں ہے ۔۔۔ دنیا کے ڈر سے ارمان کو نظر انداز کر رہی ہے۔۔۔ "وہ اپنے اور سیٹھ حسن صاحب کے درمیان ہونے والی گفتگو کے متعلق سوچ رہے تھے۔ " میں اسکی آنکھوں سے خواب نہیں چھین سکتا ۔۔ میری بچی کا پھول جیسا چہرہ ہی مرجھا سا گیا ہے۔۔ "وہ دکھ سے خود سے بولے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"زویا۔۔۔ زویا۔۔ "وہ زچ ہو کر بولی۔

"زویا۔۔۔ میں نہیں کرنا چاہتی شادی ابھی ۔۔ پلیز ۔۔۔ تم بابا جان سے بات کرو نا۔ ۔۔"

"شادی نہیں کرنا چاہتی کہ کہیں اور شادی نہیں کرنا چاہتی ؟؟ "اس نے شرارت بھرے انداز سے پوچھا ۔

"کیا مطلب؟؟ ایسی بات نہیں ہے۔۔ مجھے نہیں فرق پڑتا ۔۔۔ جس کسی سے بھی ہو۔۔ "اس نے بمشکل اپنی زبان سے جھوٹ کے الفاظ ادا کیے ۔

اس نے آنکھیں کھول کر حیرت سے اسکے چہرے کی طرف نگاہ ڈالی۔" اوہ ۔واؤ ۔۔ہاں۔۔تو پھر مسئلہ کیا ہے؟؟ "وہ سرمد کی طرف دیکھ کر ہنسی جو ان دونوں کے سامنے کرسی پر بیٹھا دونوں کی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"تم نہیں سمجھو گی ۔۔ "وہ الجھ کر رہ گئی ۔

"اوہ !ہو ۔۔ کم از کم سن تو لو وہ ہے کون ؟؟ "سرمد دونوں کی باتوں سے اکتا کر بولا جبکہ زویا اسے گھور کر اشارۃً منہ بند کرنے کا کہنے لگی ۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا ۔۔ جو کوئی بھی ہو۔۔ اور نہ ہی مجھے سننا ہے ۔۔ "اس نے کندھے اچکا کر ذرا تیکھے لہجے میں کہا تو دونوں اسکی بات پر ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر اسے گھور کر دیکھنے لگے ۔

"واقعی ؟ "زویا میز پر پڑے پانی کے گلاس کو منہ سے لگاتے ہوئے چونکی اور دھیما سا مسکرائی ۔

"تو؟؟ تم کیا سننا چاہتی ہو؟؟ "وہ اسے کاٹ کھانے کو بولی ۔

"کچھ نہیں۔ "وہ ہنس دی ۔

"ارے بھئی ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ "اس نے دونوں کو الجھنے سے منع کیا۔

"سرمد بھائی ۔۔اس کو سمجھا دیں ! فضول میں دماغ کھاتی ہے میرا ۔۔ "اس نے بے رخی سے کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی ۔

"چلو۔۔۔ "زویا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی ۔ " ایک تو تمہارے حمایتی ہی بڑے ہیں۔۔ "

"زویا ۔۔۔۔ خبردار کچھ کہا اب تم نے تو۔۔۔ تمھاری خیر نہیں سمجھی ۔۔ "اس نے اسے دھمکاتے ہوئے خوب اداکاری کی جس سے زویا اسکی طرف دیکھ کر گھورنے لگی تو مسکان فاتحانہ انداز میں مسکرا دی ۔

"تم خوش تو ہو نا؟؟ "اس نے فکرمندی سے پوچھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارے ہاں۔۔۔ بہت خوش ہوں۔۔ ویسے سرمد بھائی۔۔ اتنی پرواہ کرتے ہیں آپ میری ۔۔ ایک بات تو بتایئے؟؟؟ آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہوئی کبھی ؟؟؟ " اس نے دکھ سے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی ۔

زویا نے یکدم اس کی طرف دیکھا اور ساتھ ہی سرمد کی طرف دیکھا ،جو بوکھلا سا گیا تھا۔

"بتایئے نا؟؟؟ " اس نے اپنی بات دہرائی جس پہ وہ جھٹ سے بولی۔

"مسکان؟؟ کیا پاگل پن ہے یہ۔۔ فضول سوال ۔۔ "

"اوئے۔۔۔ ہوئے۔۔ بڑی محبت جاگ رہی ہے۔ "مسکان نے اسے چھیڑا۔" یہی چیک کرنا تھا۔۔۔ ویسے ساتھ میں اچھے لگیں گے آپ دونوں۔۔ "وہ مسکرائی۔

زویا نے کن آکھیوں سے سرمد کی طرف دیکھا لیکن اس کی طرف سے کوئی تاثر نہیں دیا گیا تھا۔

وہ کچھ لمحے کے لیئے رکا اور پھر آناً فاناً وہاں سے غائب ہوگیا۔

"ارے۔۔۔ کیا ہوا انہیں زویا؟؟ "اس نے حیرانگی سے دریافت کیا۔"کیا کوئی اور پسند ہے انہیں؟؟"

"ہاں۔۔۔ یہی سمجھو۔۔ خیر چھوڑو۔۔۔ ہم بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔۔ میں آتی ہوں ذرا۔ "اس سے پہلے وہ مزید کوئی سوال کرتی ، اس نے بات ختم کی اور سرمد کے پیچھے کو ہولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"ارمان بھائی ۔۔ "زویا وہاٹس ایپ پراس سے بات کر رہی تھی ۔

"بہت بہت مبارک ہو آپکو ۔۔ "اس نے خوش دلی سے کہا ۔

"تھینک یو ۔۔۔ زویا ۔۔ "وہ اظہار ِ تشکر سے بولا ۔" بس احتیاط کیجیئے گا کہ نکاح سے پہلے اسے بھنک نہ پڑے کسی پلین کی ۔ "اس نے احتیاطاً کہا۔

"ڈونٹ ووی ۔۔ میں اور گڑیا سب سنبھال لیں گی ۔۔۔"وہ اسے تسلی دیتے ہوئے مسکرائی ۔

"آپ بھی خیال رکھیے کہ کوئی بھی آپکے گھر میں سے اس کے سامنے نہ آئے اور نہ ہی ایسی ویسی کوئی بات کرے ۔"

"سمجھا دیا ہے سب کو میں نے ۔۔۔ بے فکر رہیئے ۔۔۔"وہ مسکرا دیا ۔

☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملے جب ہم تم

چھت پر پرندوں کو باجرہ ڈالتے ہوئے ، وہ بے حد گم صم اور کھوئی ہوئی سی تھی ۔اسکے گہرے کالے بال ہوا میں اڑ رہے تھے جبکہ وہ پرندوں پر آنکھیں ٹکائے ان کو باجرہ ڈال رہی تھی ۔

"نجانے کل میں کہاں اور تم سب کہاں ؟ " اس نے دل ہی دل میں خود سے کہا اور پرندوں سے سر گوشی کرنے لگی ۔

"بس یہیں تک محبت کا سفر تھا۔۔۔ شاید اب سب ارمان ختم ہو چکے ہیں ۔۔ "وہ سرد آہ بھر کر گہری سانس لے کر خود سے سرگوشی کرنے لگی ۔" کاش کہ زندگی پلٹا کھائے اور مجھے وہ سب مل جائے جو کبھی دعا میں ۔۔میں نے مانگا تھا۔۔۔ "وہ ارد گرد چڑیوں کی چہچہاہٹ کو سنتے ہوئے خوش تھی ۔اس نے اپنی نیلی چڑیا کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنے گال سے لگاتے ہوئے مسکرا دی ۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی ۔۔ "دادا جان چھت پر آئے۔

"جی ۔۔۔ بس ۔۔۔ باجرہ ڈال رہی تھی ان کو ۔۔۔ "وہ مسکرائی ۔

"دادا جان ۔۔۔ سوچ رہی ہوں ۔۔۔ کہ آزاد کر دوں انہیں۔۔۔ "وہ پر سکون لہجہ سے بولی۔

وہ اسکی بات سن کر سکون سے مسکرا دیے اور اسکی طرف بغور دیکھ کر بولے ۔" بیٹی ۔۔ تم پہلے بھی یہ کوشش کر چکی ہو۔۔۔ مگر ۔۔ "وہ ادھوری بات کرتے ہوئے مسکرا دیے ۔

"دادا جان ۔۔ وہ سب تو ٹھیک ہے مگر ۔۔ اب میں چلی جاؤں گی کل یہاں سے تو۔ ان کا خیال کون رکھے گا ؟؟ "اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا ۔

"میں ہوں نایہاں۔۔ تمھاری طرح ہی خیال رکھوں گا ان کا۔ "وہ اسے پیار سے دیکھ کر بولے تو وہ بھی پر امیدی سے مسکرا دی ۔

"بس اللہ تمھیں خوش رکھے ہمیشہ ۔۔ "وہ دعائیہ کلمات کہتے ہوئے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکرا دیے ۔

****

"آپی دیکھو ۔ سیٹھ صاحب نے کتنے پیار سے ڈریسز اور جیولری بھجوائی ۔ "گڑیا دونوں کو باتیں کرتا ہوا دیکھ کر شاپنگ بیگ لیے کمرے میں آئی تو زویا نے غصہ سے اسکی طرف دیکھا ۔

"سیٹھ صاحب نے ؟؟ "مسکان چونکی جبکہ زویا منہ ہی منہ میں گڑیا کو گھور کر بڑبڑائی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپی بے فکر رہیں ۔۔ میں بھنک نہیں پڑنے دوں گی ۔۔ اور اب دیکھو۔۔ "وہ دانت پیستے ہوئے زیرِلب بولی تو گڑیا کا سانس خشک ہو کر رہ گیا۔

"اوہ !ہو ۔۔۔ گفٹ بھجوائے ہوں گے انہوں نے ہمیشہ کی طرح۔۔ "زویا نے تیزی سے بات کو سنبھالنے کی کوشش کی اور مسکرائی ۔

"ہاں۔۔ بالکل۔۔ " گڑیا نے اپنا سانس بمشکل ہی بحال کیا اور بات بدل دی ۔

"زویا آپی ۔۔ ہم چلیں؟؟ " اس نے سوالیہ انداز میں کہا جبکہ زویا کا جی چاہا کہ اسے ابھی دو حرف کہہ دے ۔ کیونکہ اسکی غلطی کوئی چھوٹی غلطی نہیں تھی ۔اگر اسے ذرا سی بھی بھنک پڑ جاتی تو طوفان برپا ہو سکتا تھا۔

"اسکا مطلب ہے کہ ارمان کو پتہ ہے کہ میری شادی ۔ "اس نے خود سے سرگوشی کی اور ادھورے الفاظ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں چمک سی اتر آئی ۔

"کیا ہوا؟؟ مسکان ؟؟ "زویا نے گڑیا کو گھورا اور پھر مسکان سے استفہامیہ انداز میں بولی ۔

"کچھ نہیں۔ "وہ زبردستی مسکرائی ۔" سرمد بھائی کہاں ہیں؟؟ وہ نہیں آئے؟؟"

"ہاں۔۔۔ باہر ہو گا کسی کام میں مصروف ۔ چلو گڑیا۔۔۔مہندی لے آؤ۔۔ "زویا نے اسے حکمیہ انداز میں کہا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں۔۔۔لائی ابھی ۔۔ "وہ اٹھ کر باہر چلی گئی ۔

"آ سکتا ہوں میں۔۔ "عابد صاحب دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولے ۔

"جی انکل ۔۔ آیئے نا۔۔ "زویا جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔ انکی آمد پہ مسکان بھی مسکرا دی ۔

اس نے بیڈ پر سے اٹھنا چاہا لیکن انہوں نے اسے اشارۃً وہیں بیٹھنے کا کہا۔

"کیسی ہو زویا بیٹی ؟؟ "انہوں نے اس سے پوچھا جو ان کے سامنے کھڑی تھی ۔

"جی انکل ۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ بیٹھیے ۔۔ باتیں کریں ۔۔ میں گڑیا کو دیکھتی ہوں ۔۔ "

باپ بیٹی کے درمیان اسے اپنا آپ دیوار کی طرح محسوس ہوا تو اس نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔

وہ آگے بڑھے اور اسکے برابر میں آکر بیڈ پر بیٹھ گئے ۔انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پہ رکھا اور دل بھر آئے ۔

وہ پیلے سوٹ میں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی ۔ ہلکے گلابی میک اپ کے ساتھ اسکا اداس چہرہ کافی چمک رہا تھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی ۔۔ تم نے بہت بڑی خوشی دی ہے مجھے ۔۔۔ اس رشتے کے لیے ہاں کر کے۔۔۔ "وہ من ہی من میں خوش ہوئے ۔ " یقین جانو جب زویا نے مجھے کہا کہ تمھیں کوئی اعتراض نہیں تو دل کو سکون سا آگیا۔۔ مگر تم سے دور ہونے کا بہت دکھ ہے مجھے ۔۔۔ "ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیرنے لگے تھے۔

"بابا۔ "وہ ان کے سینے سے لپٹ گئی جیسے اپنے دل میں موجود سارے غموں کو آج ختم کرنا چاہتی ہو ۔

دوسری طرف زویا باہر گڑیا کو ڈانٹ رہی تھی ۔" تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے نا" !

"آپی !منہ سے نکل گیا۔۔۔ سوری ۔۔ "وہ معذرتانہ لہجے میں بولی ۔

"اب یہ غلطی دوبارہ نہ ہو سمجھی ۔۔ نہیں تو تم نہیں جانتی کہ کیا طوفان اٹھائے گی یہ لڑکی ۔ بس نکاح تک تم اپنی ایکسائیٹمنٹ چھپا کر رکھو۔ سمجھی ۔۔۔ " زویا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اسکی منت کی ۔

"جی ۔۔ "وہ مہندی کو ہاتھ میں لیے مسکرا دی ۔ اسکے چہرے پہ خوشی کے آثار مزید گہرے ہوئے تو زویا نے ہنستے ہوئے اسے اسکا کام یاد دلایا ۔

"چلو اب۔۔ مہندی لگاؤ اسے ۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دونوں مسکراتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھیں ۔ اسے بابا جان کے سینے سے لگا روتا ہوا دیکھ کر وہ آگے بڑھی ۔

"ارے بس ! بس ۔۔ آپی۔۔۔ آج ہی رونا ہے کیا ؟؟ "وہ مسکرا کر بولی۔" کچھ آنسو رخصتی کے لیے بھی بچا کے رکھو۔۔ "وہ شرارتی لہجے میں بولی۔

"ہاں۔۔ !ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے۔۔ "زویا نے بھی اس کا ساتھ دیا اور ہنس دی ۔

"اچھا۔۔۔ اب رونا نہیں۔۔ "وہ اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے بولے۔" سیٹھ صاحب تمھارا خوب خیال رکھیں گے۔۔ خوش رہو ۔۔ "وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہاں سے مسکراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے لیکن مسکان ان کے الفاظ سن کر چونک گئی اور معنی خیز انداز سے زویا کی طرف دیکھنے لگی تووہ نظریں چراتے ہوئے اسے اور باتوں میں الجھانے لگی تا کہ وہ اس سے کوئی سوال نہ کر سکے ۔

"چلو۔۔ آجاؤ گڑیا ۔۔۔ رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔ مہندی لگاؤ جلدی سے اسے۔۔۔ "وہ تیزی سے بولتے ہوئے ہکلائی ۔

"رکو ۔۔۔ یہ سیٹھ صاحب کا ذکر کیوں کیا بابا نے ؟؟ " وہ الجھ کر رہ گئی ۔

"وہ ۔۔۔ وہ ۔۔ ہاں !! جہاں تمھاری شادی ہو رہی ہے نا۔ وہ انکل بھی سیٹھ ہیں نا ۔ اب دنیا میں ایک سیٹھ تھوڑی نا ہیں۔۔ "وہ جھوٹ بولتے ہوئے بمشکل ہی بات کر پائی تھی مگر مسکان نے پھر بھی اسے شکی نظروں سے گھورا ۔

"ارے کیا ہے آپی ؟؟ ایسے کیوں دیکھ رہی ہواب۔ مجھے لگتا ہے آپ انہیں کے بارے میں سوچ رہی ہیں شاید۔۔۔ " وہ زچ ہو کر بولی۔

اس نے قدرے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔" نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔ "وہ اپنے ذہن میں آئے خیال کو رد کرتے ہوئے بولی۔

"ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ اسکے فون پر بیل ہوئی ۔ بار بار بزی کرنے کے بعد اس نے ریسیو کیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیا مسئلہ ہے آپکو؟؟ کیوں کر رہے ہیں مجھے پریشان؟؟ " وہ قدرے غصے سے بولی جبکہ گڑیا اور زویا دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

"تمھیں سمجھایا بھی تھا کہ دور رہو اس سے -- اور تم ہو کہ -- "دوسری طرف سے جواد قدرے پراسرار مگر انتہائی غصیلے لہجے میں بولا ۔" میں دبئی کیا گیا اور تم نے یہ چکر چلا لیا ؟ "وہ غرایا ۔

"کیا چکر چلایا ہے میں نے ؟؟ "وہ بھی غصہ میں بولی۔" شادی ہے کل میری-- میں اب آپ کے راستے کا کانٹا نہیں ۔ سمجھے آپ -- "اسکی آواز میں لرزش تھی ۔

"جانتی بھی ہو کس سے ہے شادی تمھاری ؟؟ "وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب ؟؟ اور یہ بات کرنے کا مقصد ؟؟ "اس سے پہلے مسکان اس کی پوری بات سنتی زویا اسکے ہاتھ سے موبائل چھین کر کال منقطع کر چکی تھی ۔

"دفع کرو مسکان۔ بند ہی رہنے دو اس منحوس موبائل کو-- "اس نے تیزی سے موبائل بند کر کے بیڈ پر پھینکا اور دل ہی دل میں پریشان ہوئی ۔

"چھوڑو--- چلو مہندی لگاؤ اسے-- "وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے گڑیا سے بولی جو سامنے کھڑی سب سن رہی تھی ۔

اس سارے معاملے کے بعد مسکان کی چھٹی حِس نے اسے مزید پریشان کر دیا تھا ۔اسے دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا مگر پھر بھی وہ خاموش ہی رہی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

******

"آپی---آپی--- "ارمان سفید لباس میں ملبوس غضب ڈھا رہا تھا مگر زویا کی کال سننے کے بعد وہ کچھ پریشان سا ہو کر ثناء کو آواز دینے لگا جو سب کے ساتھ مل کر ڈھولک بجا رہی تھی ۔

"کیا بات ہے بھئی ؟؟ "وہ ڈھولک چھوڑ کر اٹھی اور اسکے پاس آ کر کھڑی ہوئی ۔

"سب ٹھیک تو ہے نا " ! وہ پریشان ہوئی ۔

"اب تک تو ٹھیک ہے ۔۔ مگر آپی۔۔۔ مجھے یہ بتائیے ۔۔۔ یہ ڈریسز اور جیولری وغیرہ کس نے بھجوائی وہاں ؟؟ "وہ سوالیہ بولا ۔

"ڈریسز اور جیولری۔ "وہ سوچ میں پڑ گئی ۔" پتہ نہیں۔۔ شاید پاپا نے بھجوائے ہوں ۔۔"

"اوہ گاڈ !۔۔آپی۔۔ "وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔" جو کچھ بھیجا تھا وہ کافی نہیں تھا جو انہوں نے یہ بھی۔۔ "وہ تلملایا۔

"ریلیکس ۔۔ "اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔" کچھ بتاؤ گے ہوا کیا ہے؟؟"

"آپی۔۔۔ پاپا نے جو چیزیں بھجوائیں۔ اس سے اسے شک ہو گیا تھا کیونکہ گڑیا نے انہیں صاف بتا دیا تھا کہ یہ چیزیں کہاں سے آئی ہیں؟ وہ تو شکر ہے۔۔ زویا تھی ۔۔ بات کو سنبھال لیا اس نے۔ "اس نے ساری تفصیل بیان کی ۔

"اوہ۔۔ "وہ تاسف سے بولیں۔" اینی وے۔۔۔ پاپا تو نہیں جانتے ناہمارا پلین۔۔ انہیں تو یہی پتا ہے کہ اس نے خود رضامندی ظاہر کی ۔

"ہاں آپی۔۔۔ لیکن پلیز ۔۔ کل تک ۔۔۔ پلیز ان سب لوگوں کی ایکسائیٹمنٹ کو سنبھال لیجیئے گا ۔۔ "وہ التجائیہ بولا ۔

"ہاں بھئی ۔۔ ہاں۔۔۔ بے فکر رہو ۔۔۔۔ میں سب سنبھال لوں گی ۔۔ اچھا اب پریشان مت ہو ۔۔ "وہ اسے بغور دیکھ کر بولی تو وہ کچھ سوچتے ہوئے وہاں سے جانے لگا تبھی ثناء نے فکری انداز میں اسے پکارا کیونکہ وہ خاصا الجھا الجھا اور پریشان لگ رہا تھا۔

"ارمان۔ میرے بھائی ۔۔۔ کل جب اسے پتہ لگ جائے گا ؟ تب کیا کرو گے ؟؟ "وہ ہنسی۔

"آپی ۔۔۔ کم از کم تب وہ میرے نکاح میں ہو گی ۔۔ پھر اسے قبول کرنا ہی ہو گا ۔۔۔ لیکن پلیز ۔۔ ایک رات ۔ بس ان سب کو کنٹرول کریں ۔۔ "

"اچھا ۔۔۔ بھئی ۔۔۔اچھا ۔۔۔ "وہ مسکرا دیں ۔

سب لوگ ڈھولک اور ڈانس میں مصروف تھے لیکن جواد ان کی خوشیوں کو دیکھ کر اندر ہی اندر جل رہا تھا۔ وہ کسی طرح سے سب ختم کر دینا چاہتا تھا، اسی مقصد کے لیے وہ اسے بار

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

بار فون لگا رہا تھا مگر وہ فون بند کر چکی تھی، جس کی وجہ سے اسکا اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ اس نے میسج وغیرہ بھی کیے، لیکن قسمت کو کیا منظور تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

****

"کوئی محبت نہیں تھی۔۔۔ بس شاید ایک ضرورت تھی ۔۔۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو گئی ۔ کتنی بڑی بڑی باتیں کی تھی نا ارمان آپ نے ۔۔ لیکن آج میری شادی کا سننے کے بعد ۔۔ آپ نے کچھ نہیں کیا ۔۔ پوچھا تک نہیں ۔۔ "وہ مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے شیشے میں اپنا عکس انتہائی غور سے دیکھ رہی تھی ۔

سرد راتوں کی تنہائی میں
رت جگوں کی پروائی میں
سانسوں کے آنے جانے میں
موندی موندی آنکھوں میں
اک شخص مسلسل رہتا ہے
کبھی جانا پہچانا سا لگتا ہے
کبھی بیگانگی کی چادر اوڑھے
دور کھڑا بے اختیار تکتا ہے
میں ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے
آنکھوں کو ہلکے سے میچتی ہوں
لہجہ اپنا سرد لیئے
گزرے لمحوں کی گرد لیئے
وہ اوجھل ہونے لگتا ہے
پھر احساس کا تصور جاگتا ہے
ہولے سے مجھ کو پکارتا ہے

سن پگلی !کوئی نہیں ہے یہاں
یہ محض اسکی پرچھائی تھی۔۔

"میرا اندر کسی آری سے کٹ رہا ہے ارمان ۔۔ ایسے لگنے لگا ہے جیسے کسی نے مجھے آگ میں دھکیل دیا ہو ۔ "اس نے اپنی آنکھوں کو بغور شیشے میں دیکھا جس میں اسے صرف اسی کا چہرہ ہی نظر آرہا تھا۔

"کاش کہ آپ۔۔ اپنے لیے ۔ میرے لیے ۔۔۔ میری خاطر ۔۔ مجھے زمانے بھر کے سامنے اپنانے آجائیں ۔۔ "اس نے دل ہی دل میں ہزاروں باتیں اسکے تصور سے کیں۔ اس کے دل میں کئی قسم کی باتیں اور یادیں جنم لے رہی تھیں جو ارمان سے وابستہ تھیں۔ لیکن اب اپنے گمانوں سے مسکراتے ٹیلی فون کی مدھم سی گھنٹی کی آواز سے وہ یکدم سنجیدہ ہوئی ۔

رات کے قریب دو بج رہے تھے۔ اس وقت کس کا فون ہوسکتا ہے؟؟ وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔فون کی گھنٹی کوئی دو تین بار بجی تھی مگر باہر کوئی بھی فون ریسیو نہیں کررہا تھا ۔اس نے بے چینی سے قدم بڑھاتے ہوئے کمرے سے باہر جھانکا، آخر وہ بوجھل قدموں سے کمرے سے باہر آئی اور اِدھر ادھر دیکھنے لگی ۔

ٹی وی لاؤنج میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ٹیلی فون کی گھنٹی بار بار بج رہی تھی جبکہ ڈرائنگ روم سے دھیمی سی موسیقی اور گڑیا، زویا اور سرمد کے قہقہوں کی آوازیں صاف آرہی تھیں۔ ایک لمحے کے لیئے اس نے سوچا کہ وہ ڈرائنگ روم میں جائے مگر فون کی گھنٹی بار بار بج رہی تھی کہ اسے
ٹی وی لاؤنج میں آنا ہی پڑا۔

ریسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے وہ بولا۔" کہاں تھیں آپ؟ کب سے موبائل پہ ٹرائے کررہا ہوں ۔۔ کوئی جواب ہی نہیں۔ سب ٹھیک تو ہے نا؟ کہیں اسے پتہ۔۔۔ "اس کے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے ہولے سے اسے پکارا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارمان؟؟؟ " دھڑکتے دل سے استفہامیہ انداز میں وہ بولی تو دوسری طرف وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھا۔

"میں جانتی تھی کہ آپ ضرور فون کریں گے۔۔ خاموش کیوں ہیں؟؟ میں اس قدر ناراض تو نہیں تھی کہ آپ نے مجھے کسی اور کی بننے کیلیئے چھوڑ دیا۔ ارمان بولیں نا۔۔ "وہ کانپتی آواز میں بولی۔

"مسکان۔۔ پلیز۔۔ "وہ دل پسیج کر بولا۔

"مجھے کہنے دیں ارمان۔۔ آج کے بعد تو ہم کبھی بات ہی نہیں کر پائیں گے۔۔ جانتے ہیں صبح شادی ہے میری۔۔ "وہ روتے ہوئے بولی مگر پھر ہنس دی، گویا کہ طنز کر رہی ہو۔

"مسکان۔۔ میری بات سنو۔۔ "اسکی سسکیوں کی آواز اسکے کانوں کے ساتھ ساتھ دل میں بھی درد پیدا کر گئی تھی۔

"کچھ بچا ہی نہیں سننے کے لیئے۔۔ "وہ رندھی آواز میں بولی تھی ۔" جانتے ہیں۔۔۔ میرے ہاتھوں پہ لگی مہندی کا رنگ آج بھی ویسا ہی ہے جیسا چاند رات پہ تھا۔۔ مگر آج کی مہندی آپکے نام کی نہیں۔۔ مگر پھر بھی کیوں میرے ہاتھوں پہ اتنا گہرا رنگ آیا ہے؟؟ " وہ دکھی انداز سے بولی ۔

"سب ٹھیک ہوجائے گا مسکان۔۔ سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔ بھروسہ رکھو اللہ پہ۔۔ "اس کے لیئے اسکی یہ حالت ناقابلِ برداشت تھی۔

وہ چاہ کر بھی اسے حقیقت سے آگاہ نہ کر پایا۔

" بھروسہ بہت ہے۔۔ مگر آپ نے کیوں مجھے اکیلا چھوڑ دیا؟ میں تو بے وقوف تھی۔۔ غلطی کر بیٹھی۔۔ آپ تو مجھ سے محبت کرتے تھے نا؟ کہ نہیں؟ "دوسری طرف سے گہری خاموشی تھی، اسے صرف اسکے سانس لینے کی آواز ہی محسوس ہو رہی تھی ۔

"میں مر جاؤں گی ارمان ۔۔ سچ میں۔۔ میں ۔ "آخر اسکے ضبط کے سارے پیمانے لبریز ہوگئے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دوسری طرف سے فون رکھا جا چکا تھا۔ شاید اس سے اسکی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"ارمان !ارمان "!وہ سسکی بھر کر بولی تھی مگر دوسری طرف سے فون کاٹ دیا گیا تھا۔
ہاتھ میں پکڑا ریسیور اس نے کانپتے ہاتھوں سے کریڈل پہ رکھا اور خود کو ضبط کرتے ہوئے ٹی وی لاؤنج سے کمرے کی جانب بڑھی ۔اسکا فون سے رابطے کا منقطع کردینا ہی اسکی طرف سے اسکے لیئے جواب کافی تھا، جسے اس نے خود اخذ کیا تھا۔

"اب سب ختم ہو گیا۔۔۔اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا ۔۔۔ محبت کبھی تھی ہی نہیں ۔۔۔۔ کبھی نہیں تھی محبت ۔۔ "

وہ بے حسی اور بے چارگی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ گئی ۔ پھٹا ہوا کلیجہ اب اسکے منہ کو آنے کو تھا۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو روک سکے مگر ایسا نہ ہوسکا۔ اسکی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے اسکا پورا چہرہ بھیگ چکا تھا ۔ رو رو کر اسکی آنکھیں سوجھ چکی تھیں۔ اپنی محبت کو ایک بے نام سی محبت سمجھتے ہوئے وہ اندر ہی اندر گھلی جا رہی تھی کہ اسکا پورا جسم تپنے لگا تھا مگر وہ پھر بھی ضبط سے کام لے رہی تھی تاکہ اس کے سسکنے کی آواز بھی باہر نہ جائے اور نہ ہی کسی کو محسوس ہو کہ وہ رو رہی ہے ۔

دوسری طرف ارمان اس سے بات کرنے کے بعد خود کو بمشکل ہی سنبھال پایا تھا مگر اسکی بے چینی اور فکرمندی سے اسکا دل دوسری طرف خوش بھی تھا کہ مسکان کے دل میں اسکی محبت آج بھی زندہ ہے۔

فون تو اس نے زویا سے بات کرنے کے لیئے کیا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ رات کا یہ پہر اس پہ اسکی محبت اور جنون کا یہ انکشاف کرے گا کہ اس کے لیئے رات گزارنی ہی بے حد مشکل ہوجائے گی۔ اب تو وہ اگلی رات کے انتظار میں تھا جب وہ اسکی نظروں کے سامنے ہو گی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

زویا ہی تھی جس کی وجہ سے سب ممکن ہوا تھا۔ اس نے مسکان کو یہ کہہ کر راضی کیا کہ اسکے لیے کوئی رشتہ آیا۔اسے راضی کر تو لیا مگر وہ خود اس چیز میں دلچسپی نہیں لے رہی تھی کہ آخر اس کی شادی کس سے ہونا ہے؟ بس زویا نے اسی چیز کا فائدہ اٹھایا۔

عابد صاحب کو آکر بتا دیا کہ "وہ راضی ہے وہاں شادی کے لیے آپ ہاں کر دیں اور جلد ہی شادی کر دیں "۔ کئی بار بابا جان نے اسکے سامنے ذکر کیا مگر وہ سمجھ نہ پائی ۔۔۔ گڑیا کے منہ سے پھسلنے والی بات سے بھی وہ چونکی مگر زویا نے بات کو رفع دفع کر دیا۔ اسی طرح جواد کی کال بھی اس سے فون چھین کر بند کر دی گئی تھی ۔

ادھر مسکان کے دل میں محبت کی محرومی کا احساس بڑھنے لگا تھا ۔اسے خود کی محبت زہر لگنے لگی تھی ۔وہ تو سب گھر والوں کی خوشی کے لیے شادی کر رہی تھی تاکہ ثریا کو اسکے وہاں سے جانے کے بعد قرار آ جائے ۔

"معیار عشق ۔۔ طویل سلسلے ۔۔ بھولی بسری یادیں ۔۔ توجہ کا طلبگار دل ۔۔ امید کی ایک مدھم سی کرن ۔۔ دل کے ارمانوں کی کسک ۔۔اورایسے میں کھویا گیا کہیں میرا۔ ارمانِ دل "۔

سرخ عروسی جوڑے میں ملبوس وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔ سرخ گلابی ہونٹ ، آنکھوں میں لگا کاجل ' ماتھے پر لگی بندیا ' ہاتھوں پر پہنی چوڑیاں ، سبھی اسکے حُسن میں مزید اضافہ کر رہی تھیں لیکن ابھی بھی اس کے دل میں ایک عجیب سی کسک تھی ۔ وہ اپنی کیفیت کو سمجھ نہ پائی ۔

"ماشاء اللہ آپی۔۔۔ آپ تو لگ ہی نہیں رہیں میری آپی۔۔ "وہ خوشی سے اسکے پاس آ کر بولی جواباً وہ اسے دیکھ کر ہولے سے مسکرا دی ۔

"گڑیا ؟؟ "زویا دوپٹہ ٹھیک کر تے ہوئے اسے بلانے کے لیئے اندر آئی تو مسکان کو دیکھ کر اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔" واہ !یار۔ تم تو بہت اچھی لگ رہی ہو ۔۔ "اس نے پر جوش انداز میں کہا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اب کی بار اس نے سرد آہ بھری اور پاس پڑے ٹیبل پر موجود گلاس اور جگ کو دیکھنے لگی ۔ وہ سمجھ گئی کہ اسے پیاس لگی ہے ۔

اس نے پانی کا گلاس بھرا اور اسے دیا۔" گڑیا ۔۔۔ آنٹی بلا رہی ہیں تمھیں۔۔ "اس نے اس سے کہا جو مسکان کے پاس بکھری چیزوں کو سمیٹ رہی تھی ۔

"جی زویا آپی۔۔"

وہ وہاں سے گئی تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی، جو خاموشی سے تقریباً برائے نام ہی مسکرا رہی تھی ۔ جو کچھ ہونے جا رہا تھا، اس سے اسکے اندر خوف کی ایک لہر پیدا ہو گئی ۔ اس نے جو دعائیں کی تھیں وہ سب اسکے بر عکس ہونے جا رہا تھا ،جس کی وجہ سے اسکا دل بیٹھا جا رہا تھا ۔اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو زویا نے واضح طور پہ محسوس کیا جب اس نے پانی کا آدھا گلاس اسکو واپس دیا۔

"صبا نہیں آئی ۔۔ "بمشکل ہی اس نے بات کی۔

"ہاں۔۔۔آئی ہیں نا وہ۔۔آتی ہی ہو نگی تم سے ملنے ۔۔ "وہ مسکرا کر بولی۔

"لو۔۔۔ ابھی نام لیا ۔۔۔ ابھی آپ حاضر ۔۔ "اسے کمرے میں داخل ہو تا دیکھ کر زویا کھکھلا کر ہنسی ۔"اچھا ۔ آپ لوگ باتیں کریں۔۔ میں آتی ہوں ۔۔"

"کیسی ہو مسکان؟؟ "وہ اسکے قریب آ کر بیٹھ گئی ۔

اس نے آسودہ سی مسکراہٹ لیئے کہا ۔" ٹھیک ہوں اور آپ؟؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں ۔۔ "وہ مسکرائی۔

"رات کو کیوں نہیں آئیں آپ؟؟ "مسکان نے گلہ کیا ۔

اسکی حالت کچھ زیادہ بہتر نہیں تھی ۔" رات کو ۔۔ ضرور آتی۔۔ مگر گل ورکشاپ سے ہی دیر سے آئے ۔۔ تو آنے نہیں ہوا۔۔ "اس نے بہانہ گڑھتے ہوئے معذرت سے کہا۔

"چلیں ۔۔۔ کوئی بات نہیں ۔۔ "اس نے سادہ سا لہجہ اختیار کیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ "وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اسے بغور دیکھتے ہوئے بولی۔

"اللہ تمھیں خوش رکھے مسکان۔۔ سدا سہاگن رہو۔۔ "اسکا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ وہ اسے دعائیں دیتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔

قاضی صاحب کو نکاح پڑھانے کے لیے کمرے میں لایا گیا تو اسکا چہرہ ایک بڑی سی چادرسےڈھانپ دیا گیا تھا۔ اب خطرناک مرحلہ شروع ہونے والا تھا۔ زویا ' سرمد اور گڑیا سب کے دل دھک دھک کرنے لگے تھے۔ گڑیا ایک الگ کشمکش میں مبتلا تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حقیقت کھلنے پر مسکان کو سب سے زیادہ غصہ اس پر آئے گا کیونکہ گڑیا تو اس کی بہن تھی اور وہ سب جانتے ہوئے بھی زویا کی ہر بات کی پیروی کر رہی تھی۔

عابد صاحب دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے کیونکہ ان کا سپنا پورا ہو نے جارہا تھا۔ مسکان اپنے گھر کی ہونے کو جا رہی تھی۔ قاضی صاحب نے ابتدا کی۔

"مسکان عابد ،ولد عابد حسین آپکو بعوض مہر پچاس ہزار ، سکہ رائج الوقت ارمان حسن، ولد حسن شہباز کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے ؟؟ " انکے یہ الفاظ سن کر اس نے تیزی سے جھکا ہوا سر اٹھایا ' شاید وہ یقین کرنا چاہتی تھی کہ اس نے جو سنا ہے ،وہ واقعی ٹھیک سنا؟

قاضی صاحب نے پھر سے الفاظ دہرائے۔ وہ بے حس وحرکت آنکھوں میں گہری چمک لئے سوالیہ نگاہوں سے زویا کی طرف دیکھنے لگی۔اسی لمحے اسے مہندی کی رات ارمان سے ہونے والی باتیں یاد آئیں۔

قسمت کا یہ کیسا مذاق تھا؟ ارد گرد موجود تمام لوگ اسکی خاموشی دیکھ کر پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اسی اثناء میں عابد صاحب نے اسے پکارا۔" مسکان بیٹی۔۔۔ قاضی صاحب کو جواب دو۔ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"مسکان۔۔ بیٹا۔۔ "اب کی بار دادا جان بولے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"بیٹی۔۔۔ کیا بات ہے؟؟ "وہ پریشان ہوئے۔

وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی ۔ وہ اس قدر کھو گئی تھی کہ ان دونوں کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرانے سے قاصر تھی ۔

اس نے پلکیں جھپکتے ہوئے فوراً بابا جان کی طرف دیکھا اور ساتھ ہی کھڑے حسن صاحب کو ،جو پریشانی سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے ، اسکے قریب آ رہے تھے ۔ قاضی صاحب نے اپنے الفاظ پھر سے دہرائے ۔

اس نے اپنی کھلی آنکھوں کو بند کیا۔ " یا اللہ! تیری مصلحت کو قبول کرتے ہوئے میں اس رشتے کو قبول کررہی ہوں۔۔ میرے مالک !اس رشتے کو ہم دونوں کے لیئے مبارک ثابت کردے ۔۔آمین۔۔ "اسکے دل نے اس سے سرگوشی کی ۔

اب کی بار اس نے لاکھوں غموں اور دکھوں کو من ہی من میں چھپاتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں اور خود کو سمیٹتے ہوئے ، انتہائی کرب سے جواب دیا ۔" قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔ "اس نے تین بار کہا۔

بولتے بولتے اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے ۔ یہ قسمت کا کیسا مذاق ہے؟ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

اسکے منہ سے جواب سنتے ہی ، سب کی جان میں جان سی آگئی۔ سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے ۔ سب پرجوش ہوتے ہوئے، خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے ۔ اب مرحلہ دستخط کا تھا ۔اس نے بمشکل ہی قلم سنبھالا اور قاضی صاحب کی بتائی ہوئی تین جگہوں پر دستخط کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں ۔اسکا جی چاہا کہ وہ چلا چلا کر روئے ۔اپنی اذیت کو کم کرے مگر وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ اسکا ذہن اور جسم دونوں آگ کی طرح تپنے لگے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بہت بہت مبارک ہو۔۔ "سب کے جانے کے بعد صباء آگے بڑھی اور مسکراتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی۔

وہ بے جان مورت کی طرح، بے حس و حرکت سب تماشا دیکھ رہی تھی۔ایک لمحے میں کیا سے کیا ہو گیا؟ وہ یقین کرنا چاہتی تھی مگر اسکا ذہن اور دل اسکا ساتھ دے نہیں رہا تھا۔

"میں۔ باہر امی کے پاس ہو آؤں ۔۔۔تم لوگ کرو باتیں۔۔ "۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

"رکو۔۔۔ آپی۔۔ میں بھی آئی۔۔ "وہ مسکان کے چہرے پہ موجود غصے کے آثار کو پرکھ چکی تھی، تبھی اس نے صبا کے ساتھ جانے کی کی۔

اب کمرے میں صرف زویا اور مسکان ،دونوں ہی موجود تھیں۔ زویا اسکے غصے کا سامنا کرنے کے لیے کافی حد تک خود کو تیار کر چکی تھی، مگر اسے خاموش اور کھویا سا دیکھ کر وہ اسکے قریب بیڈ پر اسکے پاس بیٹھ گئی اور اسکے لہنگے کو ٹھیک کرنے لگی۔

فی الحال تو اس نے زویا سے کوئی بات نہ کی۔ وہ شاید سکون سے ہی سب معاملات کو سنبھالنا چاہتی تھی۔ وہ خاموشی سے بس اسے دیکھتی رہی کہ وہ کب گلہ کرے گی ؟ مگر وہ خاموشی سے بس دیوار پر نظریں ٹکائے کچھ اور ہی سوچنے میں ہی مصروف تھی۔

تبھی اس نے اسے اکیلا چھوڑنا ہی مناسب سمجھا۔ وہ یہی چاہتی تھی کہ مسکان اب یقین کر لے کہ اب اسکی زندگی صرف ارمان ہی ہے۔ وہی اسکا ہمسفر ہے۔

"مجھے اذیت دے کر میرے ساتھ اتنا بڑا کھیل ؟؟"

"ایک سوچ نے دوسری سوچ پر غلبہ حاصل کیا۔ اس نے پاس پڑے موبائل پر نظر ڈالی۔ جو بند پڑا تھا۔اس نے تیزی سے موبائل پکڑا۔ جوں ہی موبائل آن ہوا، اسکے موبائل پہ بار بار کال آنے لگی تھی۔ وہ شاید اسکے فون آن ہونے کے انتظار میں ہی تھا۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے گرین بٹن دبا کر موبائل کو کانپتے ہوئے کان سے لگایا۔ دوسری طرف سے اسے اسکے دھمکی آمیز لہجے کا سامنا تھا۔ اسکا کہا گیا ہر لفظ سن کر اسکا منہ کھلا کا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کھلا رہ گیا اور آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس سے پہلے اسکی بات مکمل ہوتی اس نے فون کو غصہ سے بند کیا اور بیڈ پہ زور سے پھینکا۔ غصے کے مارے اسکا سانس کافی حد تک پھول چکا تھا۔ اس نے چاہا کہ وہ خود کو پرسکون کر سکے مگر چاہ کر بھی وہ خود کو پرسکون نہیں کر پا رہی تھی ۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسکے غصہ کا سار انزلہ اس پہ گِرا۔" زویا ؟ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔ "

جواباً اس نے اسکی طرف حیرت سے دیکھا۔" ابھی تو ٹھیک تھی ۔۔اسے کیا ہوا؟ "اس نے خود سے سوال کیا۔

"ایسا کیوں کیا تم نے آخر ؟؟ زویا کیا یہی تمھاری دوستی تھی ؟؟ "وہ اب کی بار ٹوٹ کر بولی۔" زویا ۔۔ موت کی دہلیز پر ہوں میں۔۔صرف اور صرف تمھارے کھیل کی وجہ سے ۔۔۔ "وہ زار و قطار رونے لگی ۔

زویا نے حیرت سے اسے دیکھا ۔ کیونکہ کچھ لمحے پہلے تو وہ بالکل نارمل لگ رہی تھی مگر اب اس کا یہ رویہ دیکھ کر وہ خوف سے ہل کر رہ گئی۔

"کیوں چپ ہو تم؟؟ "وہ بیڈ پر سے اٹھی اور اسکے قریب جا کر اسے جھنجوڑتے ہوئے بولی ۔

"زویا؟؟ تم تو سب جانتی تھی نا۔۔ مجھے کیا دکھ ہے؟ میں کیوں کر رہی ہوں ایسا ؟؟ تم سب جانتی تھی مگر پھر بھی ۔۔۔"وہ اذیت سے دو چار تھی ۔

"مسکان ۔۔! پلیز ۔۔ !سنبھالو خود کو ۔۔۔ "

"کیسے سنبھالوں زویا ؟؟ کیسے ؟؟ "

"مسکان اب جو ہونا تھا ۔۔ ہو گیا ۔۔ بہتر یہی ہے کہ تم ۔۔ "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی مسکان نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو خود سے دور کیا۔

"دور ہو جاؤ مجھ سے ۔۔ تم سب لوگوں نے دھوکہ کیا ہے میرے ساتھ ۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی تم لوگوں کو ۔۔ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ زار و قطار رو رہی تھی ۔

"مسکان -- میری جان -- "اس نے اسے پکڑنا چاہا۔" مت بھولو کہ ! تم بھی تو اس سے محبت کرتی ہو۔۔تو پھر یہ سب کیوں ؟؟ "

"بس ۔ دور رہو مجھ سے ۔ "وہ اسے خبر دار کرتے ہوئے بولی۔" اس سے آگے ایک لفظ بھی مت کہنا ۔۔۔ مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا تو میں صاف انکار کر دیتی ۔"

"دیکھو پلیز ۔۔اب بس کرو ۔۔ "وہ عاجز آ چکی تھی ۔" آنسو صاف کرو جلدی سے ۔۔۔انکل آرہے ہیں " ! ۔ عابد صاحب کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر وہ تفہیمی انداز میں بولی ۔

اس نے تیزی سے آنسو صاف کیے اور مسکرائی ۔

"میری جان -- میری بیٹی ۔۔۔ خوش ہو۔ نا۔۔۔ "انہوں نے اسکے سر پہ محبت سے ہاتھ پھیرا تو وہ انکے سینے سے لگ گئی ۔

"جی بابا۔۔۔ "اس نے گویا دل پر پتھر رکھا لیکن ان کا شفقت بھرا ہاتھ اور ان کے پیار کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے اسکی آنکھیں بھر آئیں تو وہ ان کے گلے لگ کر خوب رونے لگی ۔

"ارے مسکان۔۔ "اسکی حالت کے پیشِ نظر انکا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ زویا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ۔وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں بابا جان سے اسکا بولا گیا جھوٹ کہیں سامنے ہی نہ آ جائے؟ کیونکہ زویا نے ہی تو ان سے رشتہ کے لیے ہاں کرنے کے لیئے کہا تھا۔

"مسکان۔۔۔ خوش نہیں ہو کیا ؟؟ "وہ پریشان ہوئے ۔ " کوئی بات ہوئی ہے ؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟"

"نہیں بابا ۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔ بہت زیادہ ۔۔ "اس نے تیزی سے اپنے آنسو صاف کیے۔" بس امی یاد آ رہی ہیں ۔"

"ہاں !بیٹا ۔۔ "وہ سانس بھر کر بولے۔

اس نے بات کا رخ بدلا تو زویا نے سکون کا سانس لیا۔

"تمھاری ماں ہوتی تو۔۔۔ "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتے، ثریا نے کمرے میں آ کر ان کی بات کاٹی۔

"ارے کیا ! میں اسکی ماں نہیں ہوں؟؟ "وہ افسردگی سے بولی۔" مانا کہ میری اپنی نہیں مگر اپنوں جیسی تو ہے نا۔۔ "وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔" آپ بھی نا۔۔ گڑیا کے ابا۔۔۔ حد کرتے ہیں۔۔ "وہ خفگی سے بولی ۔

مسکان ان کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے گہری نگاہ سے ان کو دیکھنے لگی ۔عابد صاحب بھی خاموش ہی رہے مگر ان کو اس کا یہ لہجہ انتہائی عجیب لگا ۔" اچھا آپ باہر جا کر بیٹھیے ۔۔۔۔ سب پوچھ رہے ہیں آپ کا ۔۔۔ "وہ فراخ دلی سے مسکرائی ۔

انکے جاتے ہی اس نے ایک نظر مسکان پر ڈالی جو بمشکل ہی مسکرا رہی تھی اور پھر زویا کی طرف دیکھا جو وہاں کھڑی ان سب کی باتیں سن کر مسکرارہی تھی ۔" ارے زویا۔۔۔ یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو ؟؟ جاؤ جا کر گڑیا کی اسکے کام میں مدد ہی کرا دو ۔۔ "وہ ذرا نرمی سے تحکم آمیز لہجے میں بولی ۔" بیچاری کب سے لگی ہوئی ہے ۔۔۔ "

"جی آنٹی۔۔۔ مگر۔۔۔ "اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ثریا نے اسے کام کی ایک لمبی تفصیل سنا دی۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔ میں ہوں نا ادھر۔۔۔ بس ذرا دودھ کاڑھ رہی ہے وہ۔ تم ذرا بادام پستہ کاٹ دو اسے ۔ جلدی جا میرا بچہ۔۔ "وہ مسکرائی اور اسکے جانے کے بعد مسکان کی طرف حسد بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بمشکل ہی مسکرا پائی ۔

دوسری طرف وہ زویا کو فون لگاتے ہوئے سخت بے چینی کا شکار ہو رہا تھا ۔" زویا پک اپ دا فون ۔۔ "وہ ہاتھ میں فون پکڑے خود کے ساتھ الجھ رہا تھا۔

کالی شیروانی میں وہ انتہائی خوبصورت اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ سب خاندان والوں کی نظریں اسی پر ٹھہری ہوئی تھیں۔

"ارے کہاں رہ گئی تھیں آپ ؟؟ "اسکے فون ریسو کرتے ہی ارمان تیزی سے بولا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ریلیکس ۔۔ "وہ اسے تسلی دینے لگی ۔

" کہاں رہنا ہے بھلا ؟؟ پستہ ' بادام کاٹ رہی ہوں ۔۔۔ آپکے لیے خاص ۔۔ جیجا جی ۔۔ " ہینڈز فری لگائے ، وہ چھری پکڑے ، کچن میں موجود گڑیا کی مدد کر رہی تھی ۔

گڑیا بھی اسکی بات پر ہنس دی اور ارمان بھی فخریہ انداز میں مسکرایا ۔

"ہاں ۔۔۔وہ سب تو ٹھیک ہے ۔۔۔ " وہ تیزی سے بولا اور اہم بات کے بارے میں پوچھنے لگا ۔" وہ ٹھیک تو ہیں نا ۔۔۔انکاری ایکشن ۔۔ " وہ حد درجہ فکری انداز میں بولا ۔

"ہاں بھئی ۔۔۔ٹھیک ہیں آپکی اِن۔۔ " وہ سادگی سے بولی ۔

"غصہ تو بہت کیا ہو گا نا " !اس نے خود سے اخذ کیا۔

"ہاں ۔۔۔ !بہت روئی ہے۔۔۔لیکن بے فکر رہیئے آپ ۔۔۔ٹھیک ہو جائے گی ۔۔۔ " اس نے اسے بے فکری کا احساس دلایا ۔" اینی وے ۔۔۔آپ جا کر بیٹھیے ۔۔ کہیں سب شک ہی نہ کرنے لگیں کہ دلہن سے باتیں کرنے میں شاید بزی ہو۔۔ " وہ استہزائیہ انداز میں ہنسی تو وہ بھی ہنس دیا ۔

اس نے فون بند کرتے ہوئے ہینڈز فری اتار کر گڑیا کی طرف دیکھا۔ " اصل امتحان تو اسکا اب شروع ہونے والا ہے ۔۔ "

"ہاں بالکل ۔۔ لیکن زویا آپی ! مجھے امید ہے ۔۔ ارمان جیجو سب ٹھیک کر دیں گے ۔۔ " وہ پورے وثوق سے بولی تو وہ پرامیدی سے مسکرا دی۔

دوسری طرف وہ اسکی باتیں سن کر پریشان سا ہو گیا مگر پھر بھی وہ ذہن میں آئے ہوئے ہر خیال کی نفی کرنے لگا اور پر امید ہوا کہ وہ مسکان کو منا لے گا ۔

****

"ارے آنٹی ۔۔۔ دولہا دیکھا آپ نے ۔ ماشاء اللہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے نا " ! وہ ثریا سے پوچھتے ہوئے مسکان کی طرف دیکھ کر مسکرائی جس سے مسکان نے اسے نظر اٹھا کر گھورا ۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ اسکا ارادہ اسے تنگ کرنے کا ہے۔

"ہاں !دیکھا ہے ! اللہ خوش رکھے دونوں کو ۔۔۔ " اس نے دکھاوا کرتے ہوئے زویا اور گڑیا کے سامنے اسے دعا دی ۔

"بھئی ۔۔۔ میں تو دودھ پلائی دس ہزار مانگوں گی امی۔۔۔ " وہ دودھ کا گلاس سجا رہی تھی ۔

"ہاں بھئی۔۔ دس ہزار کیوں؟؟ بیس بھی مانگو گی تو مل جائیں گے ۔۔ اچھے خاصے تگڑے بندے ہیں ۔ " وہ طنزیہ بولی لیکن مسکان کو ان کی یہ بات پسند نہ آئی ۔

"چلو۔۔۔ کھانا لگ گیا ہو گا۔۔ آجاؤ۔۔ "اب کے وہ اسکے پاس سے اٹھیں اور دروازے کی جانب بڑھیں ۔" اسکے لیئے بھی کھانا لیتے آنا۔۔ "دونوں اسکے ساتھ ہولیں ۔اس سے پہلے وہ اسکے لیئے کھانا لیتیں ۔ سرمد کھانے کی ٹرے سجائے انکی طرف ہی آرہا تھا۔" ارے واہ ! چلیئے دے آیئے۔۔ ہم بس آتے ہیں ابھی ۔۔ "گڑیا نے کسی استانی کی طرح اسے شاباش دی تو وہ مسکرایا۔ اس نے ٹرے اپنے کزن کے ہاتھ اندر بجھوائی اور پھر سب کو کھانا فراہم کرنے میں مصروف ہو گیا۔

دونوں ان دونوں کی جانب آئیں جو کھانے کی میز پہ بیٹھی، کھانا کھا رہی تھیں۔"کچھ چاہیئے امی ؟ لا دوں آپکو؟ "اس نے ذرا محبت سے پوچھا۔

"ہاں تھوڑی کھیر لا دو۔۔ "اس نے میز پہ پڑی پلیٹوں میں سے ایک پلیٹ اسکے ہاتھ میں تھمائی تو وہ دونوں وہاں سے کھانے کے لگائے گئے بڑے ڈونگوں کی طرف آئیں۔ کھیر پلیٹ میں نکالی اور اسے دیتے ہی مسکان کے پاس چلی گئیں۔

گھر کے صحن میں جو نیم کشادہ تھا ، دن دو بجے اسے ہی ٹینٹ لگا کر شادی کی تقریب کے لیئے سجایا گیا تھا۔مہمانوں کے بیٹھنے کے لیئے صوفے اور کرسیاں رکھی گئیں۔ اور دلہا، دلہن کے لیئے پھولوں سے سجا جھولا تیار کیا گیا، جسے سرمد اور زویا نے مل کر محنت سے تیار کیا تھا۔

"اللہ خوش رکھے اسے امی۔۔ " وہ ثریا سے کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے کہہ رہی تھی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں !صباء ۔۔ دولت کی ریل پیل ہے۔۔۔خوش تو رہے ہی گی نا " ! وہ نقاہت سے بولیں۔

"ارے امی !دولت سے نہیں ہوتا یہ سب کچھ۔۔۔ یہ تو قسمت اور مقدر کے کھیل ہیں۔۔۔

"وہ ٹھنڈی آہ بھر کر آبدیدہ ہوئی مگر اس سے پہلے ثریا یہ سب محسوس کرتی اس نے تیزی سے آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو رگڑ کر صاف کیا ۔

"ہاں۔گُل تمہارا خیال تو رکھتا ہے نا؟؟ اس حالت میں زیادہ کام کاج تو نہیں کرتی نا تم ؟؟ "

"نہیں۔۔امی۔۔وہ تو میرا بڑا خیال رکھتے ہیں۔۔۔ "اسکی آواز بھرا سی گئی مگر اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے مسکرائی۔" کام کاج سے کیا ہوتا ہے امی !گھر کا کام تو پھر کرنا ہی ہوتا ہے نا۔۔۔"

ثریا نے اسے خوب غور سے دیکھا۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ کچھ پریشان ضرور ہے ۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہے تمہیں؟؟ "

"اففف۔۔ہو ۔۔امی۔۔کیا ہوگیا ہے ؟ پریشانی کیسی ہوگی ۔۔ " وہ جھٹ سے بولی۔

"ہاں۔۔ہونی بھی نہیں چاہیئے۔۔۔اب تو ماشاء اللہ سے تم انہیں وارث دینے والی ہو۔۔ میری دعا ہے بیٹا ہی ہو۔۔ "وہ پرامیدی سے بولی۔

"بیٹا۔۔ "اس نے زیرِ لب کہا اور مسکرادی۔" عورت کے سسرال میں بسنے کے لیئے کیا بیٹا ہونا ضروری ہے ؟؟ "اس کے دل نے اس سے سوال کیا۔

"کیا سوچنے لگی ؟؟ "

"نہیں۔۔امی ۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ "اس نے فوراَ سے اپنی آنکھیں جھپکا کر اسے دیکھا۔

شادی کا گھر تھا۔ ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔ ارمان ور اس کے گھر والے بہت خوش تھے مگر جواد جو پہلے کوئلے کی طرح جل رہا تھا ۔اب وہ فاتحانہ مسکراہٹ پیش کر رہا تھا ۔ نجانے اسکے دماغ میں اب کیا چل رہا تھا ؟

******

وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی، تبھی دونوں کمرے میں داخل ہوئیں۔ دونوں کو وہاں پا کر وہ ٹہلتے ٹہلتے رکی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپی کھانا کھا لیا؟ " اس نے ذرا سہمتے ہوئے پوچھا۔

جواباً وہ خاموش رہی ۔ دونوں نے کھانے کی ٹرے پہ نگاہ ڈالی، جو ویسے کی ویسے ہی پڑی تھی ۔

"کم از کم کھانا تو کھا لیتی ؟؟ "وہ ذرا فکری انداز میں بولی تو اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"آپی۔۔۔ " گڑیا نے اسے ذرا پیار سے پکارا مگر اس نے خفگی سے اسے بھی گھورا ۔

"آپی۔۔سوری۔۔ وہ ۔۔۔ تو مجھے جیسے زویا آپی نے کہا۔۔ میں نے کر دیا ۔۔۔ " وہ رک رک کر ذرا سیاسی انداز میں بولی جس پر زویا نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"سرمد بھائی کو بلا کر لاؤ ۔۔ " اس نے اسکی بات پہ کوئی خاطر خواہ ردِ عمل کا اظہار نہ کیا۔

"ٹھہرو گڑیا۔۔ " !اس نے اسے روکا ۔" یہ کیا حماقت ہے؟؟اسے کیوں بلا رہی ہو اب ؟؟ " اس نے معنی خیز نظروں سے اسے گھورا۔" وہ باہر کام میں بزی ہے ۔۔ تم خوامخواہ اسے۔۔۔"

وہ سرمد کو مزید اذیت نہیں دینا چاہتی تھی اس لیے وہ نہیں چاہتی تھی کہ سرمد کا اس سے سامنا بھی ہو۔

"کیوں؟ تم سے مطلب ؟؟ " اس نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا اور پاس پڑی کرسی پر آ بیٹھی ۔

گڑیا نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔

"دیکھو پلیز۔۔ " زویا عاجز آ کر بولی کیونکہ وہ اب تنگ آ چکی تھی ۔

"کیا پلیز؟؟ " مسکان غصے سے بولتے ہوئے کرسی پر سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔

اسی اثناء میں سرمد اندر داخل ہوا۔" کیوں لڑ رہی ہو تم دونوں ؟؟ اور یہ تم؟ تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا ابھی تک ؟ " اس نے ٹرے کی جانب نگاہ دوڑائی ۔ کھانا تقریباً ٹھنڈا ہو چکا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تھا۔" کہاں رہ گئی تھیں تم دونوں۔۔ بٹھاؤ اسے۔۔ کھانا کھلاؤ۔۔۔ "اس نے حکمیہ انداز میں کہا تو دونوں کھانے کے ٹرے کی طرف بڑھیں۔

"نہیں کھانا مجھے کچھ بھی ۔۔۔ ضرورت نہیں ہے ۔۔ "اس نے اپنا رُخ موڑا تو وہ اسکے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ یہ کیا بات ہوئی ؟ کھانا نہیں کھانا؟ جانتی ہو کھانے کی بے ادبی کرنا ،کتنے بڑے گناہ کی بات ہے۔۔ "اس نے اسے سمجھانا چاہا مگر وہ تھی کہ ٹس سے مس نہ ہوئی ۔

"مسکان۔۔۔؟ " اس نے پیار سے اسے پکارا تو وہ اسے اپنا ہمدرد سمجھتے ہوئے بولی ۔

"سرمد بھائی ۔۔ سب جانتے بوجھتے ہوئے اس نے مجھ سے چھپایا ۔ دوست میری ہے اور دوست ہو کر دھوکا دیا اس نے مجھے۔۔ " اسکا اشارہ صاف زویا کی طرف تھا۔

"مسکان۔۔۔ ریلیکس۔۔۔ تم خود نہیں جاننا چاہتی تھی۔۔۔ کتنی دفعہ تمھیں بتانا چاہا مگر تم نے تو یہ کہہ کر یہ بات ہی ختم کر دی تھی ۔۔ کہ تمھیں فرق نہیں پڑتا۔۔ " اس نے سارا الزام ہی اسے دے دیا۔

"بس ۔۔آپ سب ملے ہوئے ہیں ۔۔ " وہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو آنکھوں سے گرانے لگی تھی۔ جو بے ضبط بس بہتے ہی چلے جا رہے تھے ۔

"مسکان۔۔ ایسا کیا ہو گیا ہے جو اسطرح سے تم ری ایکٹ کر رہی ہو ؟؟ " وہ اسے ڈانٹ کر بولا۔ " بیٹھو یہاں۔۔ " اس نے اشارۃً اسے کرسی پہ بیٹھنے کے لیئے کہا اور پھر خود بھی اسکے سامنے موجود کرسی پہ بیٹھتے ہوئے اسے پیار سے سمجھانے لگا۔" مسکان ۔۔۔ اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔۔"

اسکی بات سنتے ہوئے اس نے سسک کر خود سے سرگوشی کی ۔" آپ سب نہیں سمجھ پائیں گے ۔۔۔ میرا درد نہیں سمجھ سکتے آپ سب۔۔۔ " وہ تھک ہار گئی تھی۔

"کیا ہوا؟؟ "

"کچھ نہیں۔۔ " اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا اور پھر آنکھیں کھول دیں ،جس میں پانی کا ایک بہتا سمندر امڈ کے باہر آرہا تھا۔

"رو کیوں رہی ہو؟؟ " وہ زچ ہو کر بولا۔ " زویا۔۔۔ سمجھاؤ ناسے۔۔ " وہ رونے والے انداز میں بولا۔

"میں کیا سمجھاؤں؟ سمجھی سمجھائی ہے یہ تو۔۔ " اس نے بیزاری کا اظہار کیا۔

"مسکان۔۔ تم اچھے سے جانتی ہو ۔۔ میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔ " اسکی حالت کے پیشِ نظر زویا نے اسے بے چارگی سے دیکھا کیونکہ اک وہی تھی جو اسکا درد جانتی تھی ۔ وہ میز کی جانب بڑھا، جہاں کھانا ٹرے میں رکھا تھا۔ اس نے پلیٹ میں کھانا نکالا اور چاولوں کا بھرا چمچ اسکے سامنے کیا۔" کھانا کھاؤ خاموشی سے۔۔۔ "اس نے ذرا ڈپٹ کر کہا تو اس نے بمشکل ہی اسکے ہاتھ سے نوالہ لیا۔

"رو رو کر سارا میک اپ خراب کر دیا ہے آپی نے ۔۔۔ "اس نے زویا کے کان میں سرگوشی کی جبکہ زویا کا سارا دھیان سرمد پہ تھا، جو اپنے دل میں چھپے درد کو اسکی خوشی کے سامنے سہہ رہا تھا۔

******

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بہت بہت مبارک ہو سالے صاحب ۔۔ " جواد نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا۔

"شکریہ جواد بھائی۔۔ " وہ اٹھ کر اس سے گلے ملا۔اسکے چہرے سے کہیں سے بھی اسکی بے ایمانی جھلک نہیں رہی تھی ۔

"اب تو ہماری دوستی رشتہ داری میں بدل گئی ہے نا ۔۔ " دوسری طرف حسن صاحب بھی ہنستے ہوئے عابد صاحب سے ملے تھے ۔

"سیٹھ صاحب میری بیٹی کا خیال رکھیئے گا ۔۔ " وہ احترام اور محبت سے بولے ۔

"بے فکر رہیئے آپ ۔۔حسن صاحب نے ان کو تسلی دی ۔

******

"ایک تو جہاں تم لوگ بیٹھ جاتے ہو وہیں کے ہو کے رہ جاتے ہو۔۔ سورج ڈھل رہا ہے ۔۔ مغرب ہونے کو ہے۔۔ لے بھی آؤ مسکان کو باہر ۔ ”ثریا اونچی آواز سے کمرے میں آتے ہی بولی۔

"جی ۔۔۔ بس آئے ۔۔۔ "زویا نے فوراً سے کہا۔" چلو مسکان ۔۔۔"

دل میں کئی خدشات اور خوف کو دبائے ہوئے اس نے بمشکل ہی آگے قدم بڑھایا۔ سرمد کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے وہ بمشکل ہی مسکرائی۔ سرمد نے اشارۃً اسے بے فکری کا احساس دلایا مگر وہ جاتے جاتے رک گئی اور پلٹتے ہوئے اسکے سینے سے لپٹ گئی ۔سرمد بھی اپنا ضبط کھو بیٹھا ۔ زویا کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی ۔

"مسکان۔۔۔ چلو۔۔ بہت دیر ہو رہی ہے۔۔ "اس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے کے دروازے تک لے گئی ۔

دروازے پہ صباء اور گڑیا نے اسے تھاما اور اسکا لہنگا سنبھالتے ہوئے اسے پھولوں سے سجے جھولے کی جانب لے کے جانے لگی ۔

زویا نے سرمد کی حالت دیکھی تو دروازے سے واپس کمرے تک آئی ۔" سرمد۔۔۔ کام ڈاؤن۔۔۔ سنبھالو خود کو پلیز۔"

"نہیں سنبھلا جا رہا زویا۔۔ "وہ آنسوؤں کو ضبط کرتا ہوا بولا۔

"سرمد۔۔۔ میں جانتی ہوں۔۔۔ تم پر کیا بیت رہی ہے؟ لیکن۔۔ "وہ بات کرتے کرتے اس کے ٹوکنے پر رکی ۔

"لیکن کیا؟ میرے پیار میں طاقت ہی نہیں ۔ اور نہ ہی جذبوں میں سچائی ہے۔۔ " اس نے عینک اتار کر آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"سرمد۔۔ مت بھولو کہ تم نے خود ہی اسے خود سے دور کیا ہے۔ "اس نے تکرار کی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیسے نہ کرتا دور ؟؟ بتاؤ تم ہی مجھے۔۔ "وہ سوالیہ انداز میں بولا۔" اسکی آنکھوں میں انکار کے باوجود بھی صرف ارمان ہی جھلکتا ہے۔۔ اپنی خوشی دیکھتا تو مسکان کی خوشی چھن جاتی۔ اور میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ " اس نے انتہائی کرب سے اپنی بات بمشکل ہی مکمل کی۔
"محبت محبوب کی خوشی دیکھتی ہے زویا۔۔ اس محبت میں اپنی خوشی کی پروا بھلا کب رہتی ہے ؟ میری محبت بے لوث ہے زویا۔۔ اس پانی کی طرح صاف شفاف۔۔ "اس نے جگ میں پڑے پانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مثال دی ۔

اس نے بے بسی سے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی ۔آخر وہ اسے سمجھا بجھا کر باہر سب مہمانوں میں لے آئی ۔

"زویا۔۔ "دادی نے اسے پاس سے گزرتے ہوئے بلایا۔

"جی دادی۔۔ "وہ مسکرائی۔

"اپنے دادا کو تو بلاؤ ذرا۔۔۔ وہ وہاں بیٹھے ہیں۔۔۔ "دادی نے دور سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سرمد۔۔۔ "

"ہاں۔۔ "وہ ایک الگ ہی دنیا میں کھویا ہوا تھا ۔ مگر اسکے بلانے پہ اپنے خیالوں سے باہر نکلا۔

"ذرا دادا جان کو تو بلاؤ وہاں سے۔۔ "اس نے بھی اشارۃً کہا۔

"اچھا کہیے کیا بات ہے؟ دادی کوئی کام ہے تو مجھے کہیئے۔۔۔ "سرمد نے تعظیم و توقیر سے کہا۔

"کام۔۔۔ " زویا شرارت سے بولی۔" لگتا ہے دادا جان کو مس کیا جا رہا ہے یہاں۔۔ "اس نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"شریر کہیں کی۔۔۔ "دادی نے اسے ڈانٹا تو سرمد ہنس پڑا۔

"اچھا بلاتا ہوں۔۔۔ "اس نے خود کو نارمل کیا اور وہاں سے چلا گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کس قدر اذیت میں ہو تم۔۔ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے یکطرفہ محبت کا دکھ۔۔" وہ زیرِ لب خود سے بولی۔

"مجھ سے کچھ کہا؟؟" دادی نے اسکے ہونٹ ہلے دیکھے تو سوالیہ بولیں۔

"نہیں۔۔ میں سوچ رہی تھی کہ آپ کی اور دادا جی کی ایک تصویر بنا لی جائے۔۔ اور پھر اسے یہاں۔۔ صحن میں۔۔ یہاں فریم کروا کر لگائیں گے۔۔" اس نے صحن میں موجود ایک دیوار کی جانب نقشہ کھینچا۔

اسکی بات سن کر دادی تو لجائی سے مسکراتی ہی رہ گئیں۔

******

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ساری رسموں کے وقت مسکرا رہی تھی۔۔ ایک طرف اسکے ساتھ بیٹھنا، اسے اچھا لگ رہا تھا تو دوسری طرف جواد اور اسکا دھمکی آمیز فون اسے پریشان کیے ہوئے تھا۔ وہ حد درجہ الجھ کر رہ گئی۔

"بھئی دودھ پلائی بیس ہزار روپے سے ایک روپیہ بھی کم نہیں لیں گے ہم۔۔۔ ہاں۔ " وہ بڑے ناز اور نخرے سے بولی تو شاہ میر کو اس پہ پیار سا آگیا۔

"بھئی یہ دودھ کی قیمت ہے یا بادام ' پستہ کی یا پھر کچھ اور۔۔ "وہ آگے بڑھ کر شرارتی انداز میں بولا جس پر گڑیا نے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"چلیں بھائی۔۔ ہمیں بھابھی مل گئی ہیں ہمیں نہیں پینا کوئی دودھ وودھ۔۔ "اس کی بات سن کر گڑیا کا پارہ چڑھنے لگا تھا مگر وہ خود کو ضبط کیے ہوئے تھی۔

"بیس ہزار؟؟ بس۔۔ "گڑیا کے تاثر دیکھ کر ارمان نے اسکا غصہ ٹھنڈا کیا۔" یہ۔۔ تو بہت کم ہیں۔۔ "وہ مسکرایا۔

"ہاں۔۔ ہیں تو کم۔۔ مگر پھر بھی اپنوں کا خیال ہم نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔۔۔ " وہ معصومانہ انداز میں ہنسی۔

"یہ خیال ہے؟؟ اوہ مائی گڈنیس۔۔۔ "وہ دانستہ طور پر حیرت زدہ ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"شاہ میر ؟؟ "حیا نے اسے کہنی مار کر چپ کروایا۔

"لیجیئے۔۔ "ارمان نے فورا سے پیسے نکال کر اسے دیئے۔" اب خوش؟؟"

"جی۔۔ " اس نے اثبات میں سر ہلایا۔" بہت خوش۔۔ اگر آپ لوگ دولہے والے نہ ہوتے نا تو پھر تمہیں دیکھتی ۔۔ شوخا۔۔ "وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

سب کھکھلا کر ہنسنے لگے۔

ارمان اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھ کر مسکرایا تو اس نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کے نیچے سے نکالا۔ اس نے کچھ دیر کے لیئے اسکے چہرے کی طرف دیکھنا چاہا تو وہ سر جھکا کر رہ گئی۔

زویا دونوں کو کافی دیر سے نوٹ کر رہی تھی ۔ تبھی اس نے گڑیا کو اشارۃً کچھ لانے کا کہا۔

"خود کو دیکھنے تو دیں پلیز۔۔ "اس نے ذرا آہستگی سے اسکی منت کی ۔ جسے اس نے کسی خاطر میں نہ لایا۔

تھوڑی ہی دیر میں گڑیا پھولوں سے سجا شیشہ لے آئی ۔زویا نے اس سے شیشہ پکڑا اور دونوں کے سامنے رکھ دیا۔

"بے فکر رہیئے۔۔آپکے ہر مرض کا علاج ہے یہاں۔۔ "وہ کھسیانی ہنسی ہنس دی ۔ گڑیا نے بھی اسکا بھرپور ساتھ دیا۔ مگر مسکان تھی کہ اسکا غصہ ساتویں آسمان پہ تھا۔

وہ کالے رنگ کی شیروانی پہنے، بالوں کو سلیقے سے بنائے خاصا دلکش لگ رہا تھا۔ وہ انسان جسے وہ اپنے دلہے کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھی، آج اسے دیکھنے سے گریزاں تھی ۔ یہ بات اسکے لیئے تکلیف دہ تو تھی، لیکن دوسری طرف، اسے اس بات کی تسلی تھی کہ وہ اسے عزت سے بیاہ کر اور اپنی عزت بنا کر لے کر جا رہا ہے۔

سرمد اندر ہی اندر اپنا غم چھپائے بمشکل زخمی انداز میں مسکرا رہا تھا اور دل ہی دل میں اسے نیک دعائیں بھی دے رہا تھا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس نے اسے جوں ہی پھولوں سے سجے شیشے میں دیکھا تو اس پہ صدقے واری گیا۔ " بالکل ویسی لگ رہی ہیں۔۔ جیسا میں اکثر آپکو خواب میں دیکھتا تھا۔۔ "اس نے نہایت عاجزانہ انداز میں اسکی تعریف کی لیکن اسکا بھی اس پہ کوئی اثر نہ ہوا۔

وہ سب سن تو رہی تھی، مگر اسکا کہا کچھ بھی، اسکی سماعتوں سے ٹکرانے سے قاصر تھا۔

عابد صاحب پہ جوں ہی اسکی نگاہیں ٹھہریں تو وہ دکھ سے مسکرا دی۔انہیں دیکھ کر ارمان بھی ہولے سے مسکرادیا۔

وہ نظروں ہی نظروں میں انہیں پرسکون کر رہی تھی کہ " وہ بہت خوش ہے۔۔ "انہوں نے قدرے طمانیت سے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی ۔اسکے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ ہی سے انکے دل کو قرار آگیا تھا۔

****

"نئی دلہن کو اپنے پیارے سے گھر میں خوش آمدید۔۔ " حسن صاحب نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پہ پھیرا۔ ثناء اور حیاء نے مل کر اسکا بھاری بھرکم لہنگا سنبھالا اور اسے صوفے پر بٹھایا ۔

" بھابھی ۔۔۔ نکالئے دس ہزار ۔۔ "وہ بڑے حق سے بولا۔

مسکان نے کنفیوز ہو کر اس کی طرف جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر معنی خیز انداز میں دیکھا ۔

"کیا ہوا۔۔؟؟ آپ کی بہن نے بیس لیا۔۔ میں اب دس بھی نہیں لے سکتا کیا ؟ "اسے خاموش دیکھ کر وہ بولا۔

"ہاں۔ "اس نے اپنا پرس کھولا ۔

"یہ لو۔۔۔ "وہ اس کے ہاتھ میں پیسے دینے ہی لگی تھی کہ حسن صاحب نے اسے گھورا۔

"شاہ میر۔۔"

"کیا ہے پاپا؟؟ اب میرا اتنا بھی حق نہیں ؟ "اس نے بھرپور انداز میں رونے کی اداکاری کی۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ سر۔۔ "

"سر نہیں۔۔۔ پاپا۔۔۔ "وہ مسکرائے۔

"جی۔۔ پاپا۔۔ "وہ ہولے سے ہنس دی۔

"یہ ارمان کہاں رہ گیا ہے ؟ " ثناء مسکراتے ہوئے ارد گرد دیکھ کر بولی۔

"پتہ نہیں۔۔ابھی تو ادھر ہی تھے۔۔ "حیاء نے مسکرا کر کہا۔ " ثناء آپی !ہم تو پیسے ارمان بھائی سے ہی لیں گے۔ "اس نے پر جوش طریقے سے ثناء کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہاں۔۔ مگر یہ نواب زادہ ہے کہاں؟؟ " وہ مسکراتے ہوئے، مسکان کے بدلتے ہوئے تاثرات کا بغور جائزہ لے رہی تھی۔ " چلو آؤ۔۔۔ تمھیں تمھارے کمرے تک چھوڑ آئیں۔ " دونوں اسکا لہنگا ،دونوں سائیڈوں سے سنبھالتے ہوئے سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے اسکے کمرے تک لے آئیں۔

"کچھ بھی چاہیے ہو تو بلا جھجک کہنا۔۔ " وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے دوستانہ انداز میں مسکرائی جواباً اس نے صرف اثبات میں سر ہی ہلایا۔

"آپی۔۔ "اس سے پہلے وہ وہاں سے جاتی اس نے، اسے پکارا تو وہ جاتے جاتے رکی ۔

"ایم ۔سوری ۔۔ "اس نے ذرا جھجک کر ، مگر صاف دلی سے کہا۔

"ارے؟ وہ کیوں؟ "وہ حیرت سے مسکرائی ۔

"گزشتہ دنوں جو ۔۔ "اس نے اسے پرانی بات یاد دلانا چاہی، جب وہ اور حیاء دونوں اسکی طرف رشتے کی بات کے لیئے آئے تھے تو اس نے دونوں سے کافی اُکھڑے مزاج سے بات کی تھی ۔

"گزشتہ دنوں کیا تھا ؟ چھوڑ دو۔۔آج کیا ہے ؟ اس کی فکر کرو۔۔ "اس نے نصیحتی انداز میں کہا تو وہ گہری سوچ میں پڑ گئی۔

"زیادہ سوچو نہیں۔ اور ہاں۔۔ میں شاہ میر اور حیاء کی طرح تمہیں بھابھی نہیں کہنے والی ۔۔ "اس نے تنبیہی انداز میں کہا تو اس نے اسے الجھ کر دیکھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیونکہ ۔۔ میں اور تم نند ،بھاوج کی طرح نہیں۔۔ دوستوں کی طرح رہیں گے ۔۔ "آخروہ ہنس دی تو وہ تھوڑا نارمل ہوئی۔" کیوں؟ ٹھیک کہہ رہی ہوں نا " !

اسکے سوال پہ اس نے اثبات میں گردن ہلائی اور مسکرا دی ۔

اس نے اسکا سارا لہنگا بیڈ پر پھیلایا اور اسکے اردگرد پھولوں کی پتیاں بکھیر دیں۔ اسکو دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیئے دیکھتی ہی رہ گئی ۔

" کتنی سادہ ہیں آپ اور آپکا شوہر ۔۔آپکو دھوکہ دے رہا ہے ۔۔ کاش ! آپ کا بھرم قائم رہے ۔آپی "!

"کیا سوچنے لگی ؟؟ "اسکا یوں اپنی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھ کر وہ ہنسی ۔

"نن۔۔نہیں ۔۔کچھ نہیں۔۔۔ " اس نے اپنی آنکھیں جھپکائیں اور اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دی ۔

"اچھی لگتی ہو ہنستے ہوئے ۔۔ ہنستی رہو ہمیشہ ۔۔۔ "اس نے دعائیہ انداز میں کہا اور کمرے سے باہر آئی۔

اسکا کمرہ خوبصورت گلاب سے سجا ہوا تھا ۔ سائیڈ ٹیبل پہ شیشے کے گلدان پڑے تھے۔ پورے کمرے میں پھولوں کی مہک اس کی محبت کا احساس بڑھانے لگی تھی مگر اس سے پہلے کہ کوئی احساس بڑھتا۔۔ اس کے دل میں موجود بہت سی محرومیاں اور دماغ میں جواد کی دھمکیاں جنم لینے لگیں۔ جیسا اس نے سوچا تھا بالکل ویسا ہی اس نے پا لیا تھا مگر یہ سب دھوکے سے ہوا۔ اسے اس کا افسوس تھا۔

"جیسے تیسے شادی تو ہو گئی مگر اس سے کوئی تعلق بڑھانے سے پہلے سوچ لینا کہ جواد کیا کر سکتا ہے تمھارے ارمان کے ساتھ؟ "یہ جواد تھا جس نے اسکا نمبر آن ہوتے ہی اسے دھمکی دی تھی۔

پھولوں سے سجے بیڈ پر بیٹھے جہاں اسے خواب دیکھنے چاہیئے تھے۔ وہاں وہ جواد کی دھمکی کو سوچتے ہوئے خوف سے ہل کر رہ گئی تھی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"سب کچھ پا کر بھی خالی ہاتھ ہوں میں۔۔ "اسکا سارا جسم گرم ریت کی مانند تپنے لگا تھا جس سے وہ سلگ کر رہ گئی ۔

حسن صاحب نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہوئے۔اس نے تیزی سے ذہن میں آئے خیالوں کو خود سے دور کرتے ہوئے سر کو جھٹک کر خود کو نارمل کیا۔

"بیٹی۔۔ "وہ اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئے ۔ " میں جانتا ہوں۔۔۔ آپکو بہت شکایات ہوں گی ہم سے۔ لیکن ۔۔ جو کچھ ہوا اسے بھول جانا ۔۔ مجھے افسوس ہے کہ ارمان کی وجہ سے ۔۔ "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتے مسکان نے ان کی بات کاٹی ۔

"آپ نے کہا بھول جانا۔۔ سو میں بھول گئی سر۔ "مسکان نے سادگی سے معصومانہ انداز میں کہا۔

"سر ۔ یہ کیا بات ہوئی ؟ " انہوں نے خفگی کا اظہار کیا۔

"اوہ !سوری۔۔۔ پاپا۔۔۔ "وہ مسکرائی اور معذرت آمیز لہجے میں بولی۔

"خوش رہو ہمیشہ۔۔ "انہوں نے اسے دعائیہ کلمات سے نوازا۔

"اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ آپ میری وہی مسکان بیٹی ہیں جسے میں تحائف بھیجتا ہوں تو۔۔ میں آپ سے ملنے میں ذرا دیر نہ کرتا۔۔ بس کام میں اتنا مصروف رہا کہ ۔آج ۔آج ۔میں اتنے سال بیت گئے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں۔۔یہ تو ہے ۔۔ پتہ ہے میں گڑیا سے کہا کرتی تھی کہ اس بار سیٹھ صاحب نہ آئے تو ان کا ایک تحفہ بھی نہیں رکھنا۔۔۔ اور ہر بار آپکی بھیجی ہر چیز بڑے چاؤ سے بابا سے لے لیتی تھی ۔ اور ہر چیز کو سنبھال کر رکھتی تھی ۔ "اسکی بات سن کر وہ محبت سے مسکرا دیئے۔

"اب میرا بیٹا آپکے پاس ہے۔۔ میری طرف سے آپکے لیئے سب سے بڑا تحفہ ۔۔اسے کبھی دکھ نہ دینا۔۔ "انکی بات سن کر وہ نظریں جھکا کر رہ گئی ۔

وہ مزید بولے ۔ " جانتی ہو بیٹی ۔۔ جب سے اسکی ماں اس دنیا سے گئی ہے ۔۔ثناء نے کم عمری کے باوجود اپنے بہن بھائیوں کو سنبھالنے میں میرا بڑا ساتھ دیا ہے ۔ اسے ہم نے آج

تک کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ۔۔ لیکن ۔۔ "وہ بات کرتے کرتے خاموش ہوکر رہ گئے کہ اس نے نظریں اٹھا کر انہیں یکبارگی میں دیکھا۔

انکے خاموش لب باقی کی ساری بات بیان کر رہے تھے ۔

****

"یہ لو پانچ ہزار ۔۔۔ دونوں بانٹ لینا۔۔ "حیاء اور ثناء نے اس کا راستہ روک رکھا تھا۔ جبکہ وہ دونوں سے جان چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا ۔

"پانچ ہزار۔ "دونوں چیخ کر بولیں۔ " فقیر سمجھ رکھا ہے تم نے بہنوں کو؟؟ "ثناء نے دہائی دی ۔

"تو ٹھیک ہے واپس کر دیں۔۔ مانگنے والے کو پانچ ہزار دوں گا تو وہ تو اپنی ساری زندگی میں مانگنے والی دعاؤں کا لائسنس مجھے ہی سونپ دے گا۔۔ "وہ استہزائیہ انداز میں بولا تو ثناء نے آنکھیں گول کرتے ہوئے اسے گھورا۔

"زیادہ باتیں کرنا نہیں آگئیں تمہیں؟؟"

"ہاں ۔۔ وہی نا۔۔ دیکھیئے ارمان بھائی ۔۔ ہمیں ہلکے میں مت لیں۔۔ "حیاء نے صاف اور واضح انداز میں اسے دھمکی دی، جس پہ ثناء نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

"ہاں بالکل ۔۔ دو گے ۔۔۔ تو ہی جاؤ گے۔ "

اسی اثناء میں حسن صاحب کمرے سے باہر آتے ہوئے مسکرائے۔ " ارے بھئی کیا ہو رہا ہے؟؟"

"پاپا۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔ "وہ ہکلایا۔

"ہاں۔۔ کیا یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا ؟؟ "انہوں نے اس سے سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔۔ "اس نے کندھوں کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ان سے مدد طلب کرتے ہوئے بولا۔ " پاپا کچھ کریں ۔۔۔ یہ چڑیلیں جان نہیں چھوڑ رہیں میری۔۔۔ "وہ رونی صورت بنا کر بولا تو وہ بری الذمہ ہو کر بولے ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بھئی ۔۔ تم جانو۔۔۔ اور یہ لوگ۔۔ میں نہیں آ رہا بیچ میں۔۔ "وہ جان چھڑواتے ہوئے ہنس کر سیڑھیاں نیچے اترنے لگے ۔

"پاپا۔۔ "اس نے زچ ہو کر کہا۔

"کیا پاپا۔۔۔ بچو۔۔۔ چڑیلیں کہا نا ہمیں۔ اب تو پندرہ ہزار سے ایک روپیہ بھی کم نہیں لیں گے ہم۔ کیوں بھئی حیاء؟ "

"ہاں آپی۔ اب ارمان بھائی ۔۔۔ صاف اور سیدھی بات ہے۔۔ دیں گے تو ہی اندر جائیں گے ورنہ۔ "حیاء ادھوری بات کرتے ہوئے ثناء کی طرف دیکھنے لگی۔

****

وہ گھٹنوں پر نظریں ٹکائے ہوئے اس کا انتظار کر رہی تھی ۔۔ کبھی ادھر دیکھتی تو کبھی ادھر ۔ اندر ہی اندر اسے اس کے دیر سے آنے پر غصہ آنے لگا تھا ۔ وہ اس سے ایک ایک بات کرنا چاہتی تھی۔۔ ہر بات کا حساب لینا چاہتی تھی ۔ گزشتہ رات اس کی جب اس سے بات ہوئی تھی ، تب اس نے اسے حقیقت سے کیوں آگاہ نہیں کیا تھا؟ کیوں اس نے اسکے دکھی دل کا تماشا بنایا؟ الغرض ! وہ اس سے سارے حساب لینا چاہتی تھی ۔

اچانک اسکے ذہن میں اپنی ہی ایک بات آئی، جس میں اس نے ارمان کے مل جانے پہ شکرانے کے نفل ادا کرنے کی دعا مانگی تھی۔

آخر وہ بیڈ پر سے اٹھی۔ اسکا لہنگا جو ثناء نے بڑی نفاست سے ارد گرد پھیلایا تھا، اکٹھا ہوگیا۔مگر اسے اس چیز کی کیا فکر تھی ؟ اسکی دعا، جو سرگوشی کی صورت اسکے دل سے نکلی تھی، وہ قبول ہوئی تھی ۔ بھلا وہ شکرانے کی نماز بھول سکتی تھی ؟

اس نے کمرے کے چاروں اطراف میں نگاہ دوڑائی اور پھر الماری کو کھولا۔ الماری میں رکھے گئے تمام کپڑے انتہائی نفاست سے رکھے گئے تھے ۔ اس نے بڑی سفید چادر نکالی اور اس سے اپنا سر مکمل طور پہ ڈھانپا ، جائے نماز اٹھایا اور ٹیرس پر آ موجود ہوئی ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرانے لگی تھی کہ اچانک ماضی کے کچھ مناظر اس کی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آنکھوں اور ذہن کے گرد منڈلانے لگے تھے۔ ہر بار کی طرح محبت کے خیالوں میں وہ ایک شخص کی باتوں سے ہمیشہ ڈر جایا کرتی تھی اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

اس نے خود کو بہت حد تک سنبھالا اور پھر نماز ادا کرنا شروع کی۔

****

"ورنہ؟ ورنہ کیا؟ "وہ ابھی تک کمرے سے باہر ان سے الجھ رہا تھا۔ مگر یہ بحث و تکرار کسی صورت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"باہر سونا پڑے گا۔۔ اب تم جانو۔۔ تمھارا کام۔۔۔ "وہ کندھوں کو اچکا کر ہنسی کو کنٹرول کرنے لگی۔ حیانے بھی اس میں اسکا بھرپور ساتھ دیا۔

ارمان نے دونوں کو گھورا اور پھر جیب میں سے کرارے نوٹ نکالتے ہوئے ان کے حوالے کیے۔ " یہ لو۔۔۔اب ہٹو۔۔"

"اوئے۔۔۔ہوئے۔۔ رکیے ذرا بھائی جی۔۔۔ "حیاء نے اسکا راستہ روکا۔ " آپی ذرا گننا۔۔۔" اس نے پیسوں پہ دھیان ڈالتے ہوئے اشارۃً کہا۔

"اوکے۔۔ ایک ' دو ' تین ' چار ' پانچ ' ۔چھ۔ سات۔۔۔آٹھ۔۔ نو۔۔۔ دس۔۔۔ " ثناء گنتے گنتے اسے گھور بھی رہی تھی۔

"یہ تو بھئی دس ہزار ہیں۔۔ "وہ کھا جانے والی نظروں سے بولی۔

"توبہ۔۔۔چیٹنگ۔۔ "حیاء کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی۔

"یہ لو۔۔۔۔ رکھو سارے۔۔ "اس نے بٹوے میں سے سارے روپے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھے۔

"اب جاؤں؟؟ "وہ اکتایا۔

"آف کورس۔۔ "دونوں مل کر بولیں اور پھر قہقہہ لگا کر ہنسیں۔۔ " ذرا رومینٹنک موڈ میں جائیے گا۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"یہ لو حیاء ۔۔ یہ تمھارے۔۔اور یہ میرے۔ "ثناء پیسوں کا حساب برابر کرتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

"مما ۔۔ اور مجھے۔۔ "رسا معصومانہ انداز میں بولی۔

"یہ سارے میری رسا کے ہی تو ہیں۔۔ "ثناء نے اس کے ماتھے کو چوم کر کہا۔

"اور خالہ ؟؟ "اسکے معصومانہ سوال پہ دونوں ہنس دیں۔

****

وہ خواب جس کے لیئے اس نے پورے دل سے دعائیں کی تھیں ، بلاشبہ وہ پورا ہوگیا تھا۔۔ مگر آگے کا مرحلہ اور بھی مشکل تھا۔

☆☆☆☆☆

محبت کا تقاضا پورا ہوا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ اندر ہی اندر گھبرا رہا تھا کہ وہ اسکا سامنا کیسے کرے گا ؟ ابھی وہ اسی ہلچل میں تھا کہ اس نے داخل ہوتے ہی کمرے کو خالی پایا ۔ اس نے ارد گرد ہر جگہ نظر دوڑا کر دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھی ۔ وہ تیزی سے ٹیرس پر آ موجود ہوا ۔

وہ جائے نماز پہ موجود نماز ادا کر رہی تھی۔ وہ مسکرایا اور واپس کمرے میں آتے ہی دوسرا جائے نماز اٹھا کر واپس وہاں آموجود ہوا ،جہاں وہ تھی۔

سلام پھیرتے ہی اس نے دعا مانگی اور پھر اسکی طرف دیکھنے لگی۔

کتنا دلکش اور پرسکون لمحہ تھا۔ یہ وہی جانتی تھی۔ بناء آنکھوں کو جھپکائے وہ اس لمحے کو اپنی آنکھوں میں قید کرنا چاہتی تھی ۔

"میں آزادی چاہتی ہوں تیرے رخسار تک پہنچنے کی ۔۔۔ جی چاہتا ہے آپکو زور سے ایک تھپڑ رسید کر دوں اور آپ کے ساتھ لگ کے خوب رو دوں۔۔ کہ مجھے چاہ کر بھی آخر آپ سے نفرت کیوں نہیں ہو سکتی ؟؟؟"

نماز اور دعا مانگنے کے بعد اس نے جب اس کو اپنی طرف یوں متوجہ پایا تو بڑے ہی سکون سے مسکرایا۔

"مبارک ہو مسکان۔۔ "اس نے جائے نماز کو تہہ کیا اور اسکی بات کا جواب دیئے بغیر ہی خاموشی سے آنسو پینے لگی ۔

"آپ خوش تو ہیں نا " !!اس نے بمشکل ہی پوچھا ۔

اس نے اسکی طرف معنی خیز انداز میں دیکھا اور طنزیہ مسکرائی ۔

اسے خاموش دیکھ کر وہ خاصا کنفیوز ہوا۔" یہاں۔۔۔ کیوں؟؟ اندر چلیئے نا۔۔"

اس نے ذومعنی خیز نگاہوں سے اسے خوب گھورا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں آپ؟؟ "اب کہ اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس سے کیا بات کرے؟ اسی لئے بناء کچھ کہے ہی وہ ٹیرس سے کمرے میں چلی آئی ۔

اسکا رویہ دیکھتے ہوئے وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے تک آیا۔

"مسکان۔۔۔ پلیز۔۔۔ یوں تو نہ کریں۔۔ کچھ تو بولیں۔۔ "وہ اس کے جواب کے انتظار میں ،بناء آنکھیں جھپکائے اسکو دیکھ رہا تھا۔" مسکان۔۔ "اب کی بار اس نے اسکا بازو تھاما ۔

"چھوڑیئے مجھے ۔۔ "اس نے لرزتی آواز میں کہا۔" آخر کب تک آپ؟ کب تک اذیت دیں گے مجھے۔۔"

"اذیت؟؟ "وہ حیران ہوا۔" مجھ سے شادی کرنا اذیت ہے آپ کے لئے ؟؟"

"ہاں۔۔ "اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

اس نے ایک لمحے کے لیئے اسکے معصوم چہرے کو دیکھا۔" تو پھر کیوں قبول ہے ' قبول ہے ۔۔ کہا ؟؟ انکار کر دیتی نا۔"

وہ کھوکھلے پن سے سرد آہ بھر کر بولا تو اس نے رونی صورت بنا کر اسے دیکھا۔

"بولیں؟ کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔"

چاروناچار اسے بولنا ہی پڑا۔" آپ بھول رہے ہیں ۔۔۔ شادی مجھے دھوکے میں رکھ کے کی آپ نے۔اور کل رات جو میرا مذاق بنایا آپ نے؟؟ وہ سب کیا تھا؟ آپ کیا سمجھتے ہیں مجھے کوئی دکھ تھا ؟؟ کوئی دکھ نہیں تھا مجھے ۔۔ اور نہ ہی ہے ۔۔ "وہ سخت کڑے لہجے میں بولی تو وہ نیم انداز میں مسکرایا۔

"مسکان۔۔ سکون سے بیٹھیں یہاں۔۔ "اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے اس نے اسکے سامنے پانی کا گلاس کا کیا۔

"نہیں پینا مجھے ۔۔ "اس نے ہاتھ کے اشارے سے انکار کیا۔

"مسکان۔۔۔ پلیز۔۔ جو کچھ ہوا۔ اسے بھول جائیں۔۔"اس نے گویا منت کی ۔

"بھول جاؤں؟؟ " وہ طنزیہ مسکرائی جس پر وہ اسے بے بسی سے دیکھتا ہی رہ گیا۔" آپ کے لئے میری زندگی مذاق ہو گی مگر میرے لئے نہیں۔۔ سمجھے آپ ۔۔ "مسکراتے مسکراتے اس کی آنکھوں میں چمک پھیل گئی اور اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"مسکان۔ پلیز۔۔۔ میں جانتا ہوں۔ جانتا ہوں میں۔ بہت گلے ہیں آپ کو مجھ سے۔اور کل رات میں آپکو سب بتانا چاہتا تھا۔ مگر ہمت ہی نہیں ہوئی کہ بتا پاتا۔ "وہ دکھ سے بولا۔

"ہاں !بتاتے بھی کیسے ؟؟ مجھے دکھ دے کر سکون مل رہا تھا نا آپکو ۔۔ "اسکی آواز بھرائی۔

"مسکان۔۔۔ "وہ لب بھینچ کر بولا۔

"میں آپکو دکھ دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔ اینی وے۔ یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے ۔۔"وہ اسکے سامنے بیٹھا اور اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو اس نے بے چارگی سے اسکی طرف دیکھا،جو نظریں جھکائے اسکی منت سماجت کر رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سب بھول کر اپنی نئی زندگی کا آغاز کریں؟؟ "وہ التجائیہ انداز میں بولا۔

اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو مضبوطی سے اسکی گرفت میں تھا ' پھر ایک نظر اسکے چہرے کی طرف ڈالتے ہوئے بولی۔

"میرا ہاتھ چھوڑیئے ۔ "اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا ۔

"مسکان۔۔۔پلیز ۔۔ "وہ اسکی منت ساجت کرتے ہوئے آنکھیں بھر آیا ۔" آخر ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ۔ سچے دل سے اپنایا ہے آپ کو ۔ سب گھر والوں کے سامنے ۔۔عزت سے ۔۔ پھر بھی۔ "وہ رونی صورت بنا کر بولا ۔" مر جاؤں گا میں۔۔ مگر یہ نفرت اب اور برداشت نہیں کر سکتا۔۔ "وہ رو دیا ۔

اس نے مجبور ہوکر اسکی طرف ترس کھاتے ہوئے دیکھا۔ اسکی حالت کے پیشِ نظر اسکا دل کسی تیز دھار آری سے کٹ رہا تھا۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی بے رخی سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑوانا چاہا ۔

"ارمان ۔۔۔پلیز ۔۔۔چھوڑیئے مجھے ۔۔آپ ٹھیک نہیں کر رہے یہ ۔ "وہ رونے لگی ۔

"کیوں ؟؟ شوہر ہوں میں آپکا ۔۔اب حق ہے میرا آپ پہ پورا پورا۔۔"اسکا ہاتھ ابھی تک اسکے ہاتھ کی گرفت میں تھا۔

"تو کیا یہی سب ہی آپکی محبت میں شامل ہے ؟؟ "اس نے طنزیہ کہا مگر وہ چپ رہا۔" میں کوئی تعلق نہیں بنانا چاہتی آپ سے ۔۔آپ کو کیوں سمجھ نہیں آ رہا؟؟ "وہ زچ ہو کر بولی ۔

"ٹھیک ۔۔ "اس نے قدرے سرد لہجے میں بولتے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑا۔" یہ منہ دکھائی لایا تھا۔۔ چاہیں تو پہن لیجیئے گا۔ "اس نے جیب میں سے انگوٹھی کی ڈبی نکالی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ،وہاں سے ٹیرس پر چلا گیا ۔

ادھر مسکان اندر ہی اندر گھل رہی تھی ۔اس نے ڈبی کھولی اور انگوٹھی کو چھوتے ہوئے اسکے پیار کا لمس محسوس کرنے لگی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی کہ ارمان کے ساتھ وہ اسطرح کا سلوک کر رہی ہے۔ ادھر وہ ٹیرس پر موجود کرسی پر آ کر ادھ موا سا ہو کر بیٹھ گیا اور ٹھنڈی ہوا میں سرد آہ بھرتے ہوئے ماضی کے ہر پس منظر کی جھلکیوں میں محو ہو کر رہ گیا۔

"ارمان آپ سے کون محبت نہیں کرتا ؟ خوش قسمت ہوں کہ آپ نے میرے انکار اور میری مجبوری کے باوجود بھی مجھے اپنایا مگر میں کیا کروں خود کا ؟ کیا کروں میں؟؟ آپ نے مجھے زندگی دی ۔۔ اب بھلا میں یہ زندگی کیسے چھین سکتی ہوں آپ سے؟؟ "وہ دل ہی دل میں اسکی دیوار پر لگی ہوئی تصویر پر نظریں ٹکائے سوچ رہی تھی ۔

"جواد بہت خطر ناک ہے ۔ بہت خطر ناک ۔۔ نجانے کیوں وہ مجھے استعمال کرنا چاہتا ہے۔۔ نجانے کیوں ؟؟"

وہ خود ہی سے سوال کرتے ہوئے بے چین ہوئی۔

وہ ٹیرس سے کمرے میں آیا اور اسکا اپنی تصویر پر غور سے دیکھتے رہنا ' دیکھ کر وہ ہولے سے افسردگی سے مسکرایا ۔اسکے چہرے پر چھائے غم کے اثرات مسکراہٹ میں بدل گئے ۔

"جب میں یہاں ہوں تو میری تصویر کو کیوں دیکھنا ؟ "وہ ہنکارتے ہوئے اسکے پاس جا کر ہولے سے بولا اور شرارت سے مسکرا دیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"میں۔۔ میں تو نہیں دیکھ رہی ۔۔ "اس نے پلکوں کو جھپکایا اور رخ دوسری طرف کر کے کھڑی ہو گئی ۔

اس نے مایوسی سے اسے دیکھا جو اس سے رخ پلٹ کر کھڑی تھی۔ اس سے پہلے وہ کمرے کا دروازہ کھولتا ، تبھی اس نے پلٹ کر اسے دیکھا ۔

"ارمان ۔ "اسکے یوں پکارنے پر وہ ہولے سے مسکرایااور سنجیدگی سے پلٹ کر اسکی طرف دیکھ کر بولا ۔" جی ۔۔ کہیں"

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟ "وہ نرمی سے بولی ۔

"باہر ۔۔ "اس نے سادگی سے کہا۔

"مگر۔۔کیوں؟ "وہ پریشان ہو ئی ۔

"ظاہری سی بات ہے ۔۔ یہاں مجھے دیکھنے سے آپکو اذیت ہو رہی ہو گی ۔۔ تو بہتر ہے کہ میں۔۔ "اس نے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے اسے صاف الفاظ میں طعنہ دیا ۔

ابھی اس نے دروازہ آدھا ہی سرکایا تھا کہ اس نے نم آواز میں اسے پکارا۔" ارمان ۔۔آپ تھک گئے ہوں گے ۔۔ سو جائیے ۔۔ "وہ فکریہ انداز میں بولی ۔

اس نے اسکے چہرے کو بغور پڑھا مگر پھر دروازہ بند کرنے کو ہی ترجیح دی۔

وہ مایوس ہوکر بیڈ پہ آبیٹھا۔ جب کہ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنی ساری جیولری اتارنے لگی ۔ وہ جس نے اسے ابھی نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں تھا، اسے بناء آنکھوں کو جھپکائے دیکھے جا رہا تھا۔ عشاء کی اذان کی آواز پہ اسکا انہاک ٹوٹا تو وہ اپنی جگہ سے ہلا۔ شیشے میں اسے وہ صاف نظر آ رہا تھا ۔ اس نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا اور اسکی دی ہوئی انگوٹھی کی ڈبی کو اٹھا کر دراز میں رکھا ۔ اسکے اس عمل پہ وہ اور دکھی ہوا۔ اس نے خود کو ضبط کرتے ہوئے پرسکون کرنا چاہا۔ عشاء کی اذان کی گونج اسکے کان میں پڑی تو اس نے سکون کی خاطر اپنی دونوں آنکھیں بند کیں ۔" یااللہ ۔۔ ان کے دل میں میرے لیئے جگہ پیدا فرما دے۔۔ "اذان مکمل ہوئی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ اسکی نظروں سے جوں ہی اوجھل ہوا تو وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔ بلاشبہ اس نے اس دن کا انتظار بڑی شدت سے کیا تھا مگر جو کچھ زویا اور ارمان نے کیا، اسے ان دونوں پہ غصہ تھا۔ اور رہی سہی کسر جواد کی دھمکی نے پوری کر دی تھی۔

اس نے وضو بنایا، سر پہ سفید ٹوپی لی ، جائے نماز اٹھایا اور نماز پڑھنے کیلیئے ٹیرس پہ آموجود ہوا۔ موسم ،دل کے موسم کے برعکس اچھا تھا۔

اسے وہاں سے جاتا دیکھ کر وہ اٹھی اور ٹیرس کی داخلی راہ پہ کھڑی ہوئی ۔ اس نے پیچھے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر بولا۔" نماز پڑھ لیجئے آپ بھی ۔۔ "اس نے پرسکون لہجے میں کہا تو وہ واپس کمرے میں آئی ۔

اسے اس بات کی بے حد خوشی تھی کہ وہ اپنے مقصد کو جان پایا ہے ۔
جب وہ ٹیرس پہ آئی تو وہ بے حد عاجزی سے نماز ادا کر رہا تھا۔ اسے نماز پڑھتا دیکھ کر ،وہ مسکرادی۔" یہ اور نماز۔۔ "وہ زیرلب خوشی سے بولی۔
"نماز اور دعا وہی مانگتا ہے ۔۔ جسے اللہ سے کچھ چاہیئے ہو ۔ اور میں اللہ سے تجارت نہیں کرتا اسطرح سے ۔۔۔ مجھے بن مانگے میرے رب نے سب دیا ہے۔۔"
اس کے یہ چند الفاظ اسکے ذہن میں گونجے۔ کافی دیر تک وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہی۔
آخر اس نے اپنے خیال کو جھٹکا اور نماز کے لیئے، اسکے برابر میں جائے نماز بچھاتے ہوئے خود پہ قدرے فخر محسوس کرنے لگی ۔
جوں ہی اس نے سلام پھیرا تو اسے نماز میں مگن دیکھ کر اسکے ذہن میں پھر سے اسی خیال نے جنم لیا، جہاں اسکا خیال ٹوٹا تھا۔ اس نے اسے گہرے غور سے دیکھا۔
"ہو سکتا ہے کوئی چیز دعا ہی سے ملے آپکو ۔۔"
"اگر ایسا ہے تو ۔ تو میں دل کی ہر دھڑکن ۔۔۔ ہر دعا میں آپکو ہی مانگوں گا ۔۔ اور جس دن میری یہ دعا پوری ہو جائے گی ۔۔ اسی دن میں بھی آپکی طرح ۔۔۔"
"تو آپ ضد لگائیں گے اللہ سے ؟؟"
اس نے سلام پھیرتے ہی اسکی طرف دیکھا جو بناء آنکھیں جھپکائے اسے دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں محو تھی۔
"کیا ہوا؟؟ "اس نے مسکرا کر پوچھا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے؟
"کچھ نہیں۔ "اس نے پلکیں جھپکائیں اور دعا کے لیئے ہاتھ باندھے ۔اس نے کچھ لمحے پہلے جو کچھ دیکھا،اسکے لیئے وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ ارمان اپنے مقصد کو پہچان گیا ہے۔
پورے چاند کی روشنی دونوں پہ پڑ رہی تھی اور وہ دونوں اپنی اپنی دعا میں محو تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"میں جانتا ہوں کہ آپ کیا سوچ رہی تھیں۔۔ "دعا کے لیئے اٹھے دونوں ہاتھ منہ پہ پھیرتے ہی ،وہ دوبارہ اس بات پہ آیا جو مسکان نے تھوڑی دیر پہلے اگنور کر دی تھی۔

"میں اور نماز؟؟ ہیں نا؟ " اس نے استفہامیہ انداز میں پوچھا اور نیم انداز میں مسکراتے ہوئے خود ہی جواب دینے لگا۔

"یاد ہے میں نے کہا تھا۔۔ میں دل کی ہر دھڑکن ۔۔۔ہر دعا میں آپکو ہی مانگوں گا ۔۔اور جس دن میری یہ دعا پوری ہو جائے گی ۔۔اسی دن میں بھی آپکی طرح ۔۔۔ "وہ ادھوری بات کرتے ہنس دیا۔

"اورآپ نے کہا تھا۔۔تو آپ ضد لگائیں گے اللہ سے ؟؟ اللہ سے ضد لگانے کی بجائے اس سے محبت کے تقاضے کو سمجھیے۔۔۔ محبت اور عبادت میں شرطیں اور کھوٹ آجائے تو انسان کہیں کا نہیں رہتا۔۔ "اسکے چہرے پہ طمانیت کے واضح آثار دیکھ کر ،وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی

۔

وہ کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولا۔" سچ میں محبت اورعبادت میں شرطیں آجائیں تو بندہ کہیں کا نہیں رہتا۔ میں بھی جب تک اس ضد پہ قائم تھا، سب کچھ ہونے کے باوجود میں کہیں کا نہیں تھا۔ "وہ افسردگی سے بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اللہ سے ضد کی بجائے ،شرطیہ عبادت کی بجائے ،میں نے اس سے بار ہا اپنے گناہوں اور اپنے ادا کیے گئے لفظوں کی معافی مانگی۔ اور اپنا ہر فیصلہ اس پہ چھوڑ دیا۔۔اور دیکھو کیسے اس نے ہمیں دو سے ایک کردیا۔ "وہ اسکی ایک ایک بات گہری خاموشی سے سن رہی تھی۔

"مگر مجھے کل بتایا کیوں نہیں کہ۔۔۔؟؟ "اسکی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"اوہ کم آن ۔۔ پھر وہی بات۔ کل کیا تھا یہ مت سوچو ۔۔ آج کیا ہے یہ سوچو۔۔ ہم ساتھ ہیں ۔اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی؟ آپکا پھر وہی گلہ۔۔ "جائے نماز تہہ لگاتے ہوئے وہ اسکی بات پہ ہنس پڑا۔

"ہنس لیجیئے ۔۔۔مگر جتنی اذیت میں۔ کل رات میں رہی ہوں شاید آپ اسکا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ "وہ اسے بغور دیکھتے ہوئے حد درجہ کرب سے بولی۔

"مسکان۔۔۔ میں آپکے ہر زخموں کا مداوا کرنا چاہتا ہوں۔۔ "وہ اسکی حالت کے پیشِ نظر سنجیدہ ہوا۔

"آپ بہت اچھے انسان ہیں ۔۔ اچھا لگا آپکو اس طرح دیکھ کے۔۔ آپ ہر بات بھول سکتے ہیں۔۔ مگر میرے لیئے یہ سب اتنا آسان نہیں۔۔ مجھے کچھ وقت لگے گا۔۔اگر ہوسکے تو۔۔ " اس سے پہلے وہ کچھ بولتی وہ اسکے ادھورے لفظوں کو سمجھ گیا تھا۔

"اٹس اوکے۔۔ مسز ارمان حسن۔۔ "وہ بڑے حق سے مسکرا دیا اور وہاں سے چلا گیا۔

کافی دیر تک وہ اسکے کہے ہوئے لفظوں کو سوچتی رہی ۔

"کاش !میرے لیے یہ سب آسان ہوتا۔ کاش !جواد تم ہماری زندگی میں نہ آئے ہوتے۔۔ کاش۔ "وہ افسوس سے اپنے ہاتھ دباتی رہ گئی۔

****

اسکی ساری رات سوچتے اور رونے میں ہی گزر گئی ۔ وہ کسی زخمی شیرنی کی طرح، اسکا دل دکھانے پر تڑپ رہی تھی۔ کبھی صوفے پر نظر دوڑاتی تو کبھی لیٹے لیٹے اٹھ کر بیٹھ جاتی ۔

ے بے چینی ہے بے سکونی ہے اور کچھ نہیں ۔
یہ عشق مرض ہے اس سے پرہیز بہتر۔۔

اسکی زندگی میں ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ نماز فجر ادا نہیں کر پائی تھی۔ اسکا جسم بخار سے تپ رہا تھا۔ ساری رات جاگنے کے بعد صبح ہی اسکی آنکھ لگی تھی مگر غنودگی اور نیند کی حالت میں کمرے کی لائٹ آن دیکھتے ہوئے،وہ چونکی ۔

وہ اسکے پاس آیا۔" مسکان۔۔نماز کے لیئے اٹھ جائیں۔۔ "اس نے ذرا آہستہ سے کہا تو اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھر دوبارہ سے آنکھیں بند کر کے نیند کی گہری وادی میں چلی گئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آج وہ نماز ادا نہ کر پائی تھی مگر وہ صوفے کے قریب جائے نماز بچھائے نماز ادا کر رہا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد دعا کرتے کرتے وہ رو دیا۔ اسکا چہرہ خوب چمک رہا تھا۔۔ وہ اللہ سے بھلائی مانگ رہا تھا اور بے پناہ صبر بھی۔۔

جائے نماز تہہ لگا کر وہ اٹھا۔اور اسکی طرف نظر ڈال کر مسکرایا۔ " مسکان۔۔۔ آپ ایسی کیوں ہو گئیں۔ "اس نے دل ہی دل میں حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا اور مسکرا کر بولا ۔

"خیر پسند بھی تو میری ہی ہو نا۔۔ "اس نے جائے نماز کو ایک سائیڈ پر رکھا اور خود کو تسلی دیتے ہوئے دوبارہ صوفے پر آ لیٹا۔۔ "اس نے کمبل کھولا اور کمبل اوڑھ کر اسے سوچتے سوچتے سورج کی کرنیں پڑنے کے بعد دوبارہ سو گیا۔

* * * * * *

"امی ۔۔ میں بھی ساتھ جاؤں گی ۔۔ "گڑیا نے کچن میں آتے ہی ضد کی ۔

"کہاں؟؟ "ثریا نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

"امی۔۔۔ ناشتہ دینے اور کہاں ۔۔ "وہ اسے آگاہ کرتے ہوئے ہنسی ۔

"تیرے بابا کہہ رہے ہیں سیٹھ صاحب کا فون آیا ہے کہ ناشتہ کے لیے تکلف ہرگز نہ کریں ۔۔ " وہ منہ بسورتے ہوئے چائے کو کپوں میں ڈالنے لگی ۔

"امی ۔۔ " اس نے چڑ کر کہا۔ " ایک تو۔۔۔ بابا بھی ناں ! پوچھتی ہو میں ذرا۔۔ "وہ غصے سے کچن سے نکلی جبکہ بابا جان پہلے ہی دادی جان سے اس مسئلے پہ بات کر رہے تھے ۔

"اماں ! اب اچھا نہیں لگتا کہ ان کی بات کا انکار کریں ۔ ہم رات کو ڈھیر ساری چیزیں لے جائیں گے نا " !وہ مسکراتے ہوئے دادی کو منانے لگے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے تم مناسب سمجھو۔۔۔۔ مگر رسم تو یہی ہوتی ہے کہ۔۔ "اس سے پہلے دادی بات مکمل کرتیں گڑیا آگے بڑھ کر بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کہ ناشتہ لڑکی والے لے کر جاتے ہیں۔۔"اس نے سیانی خالہ بنتے ہوئے بھرپور انداز میں اداکاری کی۔

"بیٹی۔۔ گڑیا۔۔ "انہوں نے لاڈ سے اسے پکارا۔" وہ بھی تو اسکا ہی گھر ہے نا !اب اچھا نہیں لگتا ہم ان کی بات کا انکار کریں۔۔"

"کیا بابا۔۔۔ وہ جتنے بھی امیر ہیں مگر ہم سے غریب ہی ہیں۔۔"وہ افسردگی سے بولی۔ " رسمیں اور جذبات کو سمجھتے ہی نہیں۔۔"

"نہیں گڑیا ۔۔۔ میری لاڈو ۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔"وہ پیار سے بولے ۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔ میں اتنی اداس ہو گئی ہوں آپی سے ۔۔ اب رات تک انتظار کرنا پڑے گا ۔۔ "وہ رونی صورت بنا کر بولی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اسکا ماتھا چوما اور اسے سینے سے لگایا۔ جبکہ دادی بھی مسکان کو یاد کرتے کرتے آنکھ بھر آئی تھیں ۔

****

نیند سے بمشکل بیدار ہوتے ہوئے اس نے دروازے کو بغور دیکھا ۔۔۔ جس پر مسلسل دستک ہو رہی تھی ۔

بمشکل ہی وہ صوفے سے اٹھا اور دروازے کے پاس پہنچا۔ اس نے ایک نظر مسکان کی طرف دیکھا جو بیڈ پر سو رہی تھی اور پھر دروازہ کھولا۔

"ارے کیا بات ہے؟؟ ابھی تک سو رہے ہو ؟؟ "اس نے حیرانگی سے استفسار کیا۔

"جی آپی۔ "اس نے بمشکل ہی آنکھیں کھولیں ۔

"آ جاؤ تم لوگ جلدی سے۔۔ " وہ تیزی سے بولی اور جانے لگی۔

"جی ۔۔ "وہ جمائی لیئے بولا ۔

"ارمان۔۔ "ثناء پلٹ کر بولی۔" سب ٹھیک تو ہے نا !کچھ کہا تو نہیں اس نے ؟ "وہ بے چین ہونے لگی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"نہیں۔۔ نہیں تو۔۔۔ "اس نے اپنے درد کو دل میں دبائے رکھا اور ہونٹوں پہ مصنوعی مسکراہٹ سجا لی ۔

"اممم ۔۔۔ پتہ تھا مجھے ۔۔ "وہ ہنس دی۔" محبت میں انسان گلہ نہیں کرتا ۔"

"جی ۔ "وہ بھی ہولے سے مسکرا دیا ۔

"آ جاؤ ۔۔۔ اب جلدی ۔۔ "وہ شرارتی مگر حکمیہ انداز میں بولی ۔

"جی۔۔۔ بس ۔۔ تھوڑی دیر میں آئے۔ "اس نے دھیما سا مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا اور کمرے میں آ کر سرد آہ بھرتے ہوئے کچھ سوچنے لگا۔

اسے بیڈ پر سویا ہوا دیکھ کر اس نے اسے آواز لگائی۔" مسکان۔۔۔اٹھ جاؤ ۔۔۔ "اس نے اتنا کہا اور خود فریش ہونے کے لیے چلا گیا ۔

****

"زندگی کب بدل جائے ہم کچھ کہہ نہیں سکتے ۔۔ محبت چیز ہی ایسی ہے جو انسان کو سب دے دیتی ہے ، جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ "گڑیا فون پر کاشف سے کہہ رہی تھی ۔

"ہاں !یہ تو ہے۔۔۔ "اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے کاشف۔۔ دیکھو نا کاشف۔۔۔ کل تک آپی انکا نام تک سننا نہیں چاہتی تھی۔ اور آج وہی نام انکے نام کے ساتھ جڑ گیا ہے ۔ " وہ رشکیہ انداز میں بولی ۔" پتہ ہے ! آپی اوپر اوپر سے کہتی تھیں کہ انہیں فرق نہیں پڑتا ۔۔ مگر انکے دل کی خواہش ! دیکھو رب نے کیسے پہچان لی ہے نا۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"ہاں۔۔ ٹھیک کہتی ہو۔۔۔ خدا وہی دیتا ہے جو آپکے لیے بہتر ہو ۔۔ "وہ محبت سے بولا ۔

"ہاں !بے شک ۔ "وہ پرامید ہوئی ۔ " پتا نہیں کاشف۔۔ ہماری زندگی میں کیا لکھا ہے ؟ " وہ قدرے افسردگی سے بولی۔

"فکر نہیں کرو۔ "وہ بے فکری سے بولا اور پھر سوالیہ انداز میں بولا۔" کب مل رہی ہو پھر "؟

"جلدی ہی ملوں گی ۔۔ "دونوں کافی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مشغول رہے۔

****

فریش ہو کر واپس آنے کے بعد اسے بیڈ پر سویا ہوا دیکھ کر وہ حیران سا رہ گیا کہ۔

پاس ہوکے بھی پاس تم نہیں ہو

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ حیران سا رہ گیا کہ وہ تو ابھی تک دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر سو رہی ہے، تبھی اس نے اس کو بار بار آواز دی۔

"مسکان ۔۔۔ اٹھ جاؤ ۔۔۔۔ مسکان ۔ "اب کی بار اس نے ہاتھ لگا کر اسکو ہلایا۔

"اممم۔۔۔ ہاں۔۔ "وہ نیم بے ہوشی میں بولی۔

اسے اسکے ہاتھ کی تپش محسوس ہوئی ۔" آپکو تو بہت تیز بخار ہے ۔۔ "وہ پریشان ہوا۔

"نہیں ۔۔۔ ٹھیک ہوں میں۔۔" اسکی آنکھیں کافی حد تک سوجھی ہوئی تھیں، اس نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے ہٹایا اور تیزی سے اٹھ بیٹھی۔

"کیا بات کر رہی ہیں آپ؟؟ "وہ تعجب سے بولا ۔

"آنکھیں دیکھیں کس قدر سوجی ہوئی ہیں ؟؟ اور ہاتھ دیکھیں۔ کس قدر۔ "اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا ' وہ اسکی بات اگنور کرتے ہوئے واش روم میں چلی گئی۔

واش روم کا دروازہ زور سے بند ہوا جس کی آواز سن کر وہ خود ہی ادھورے لفظوں کے ساتھ خاموش ہو کر رہ گیا۔

*****

وہ مرر کے سامنے کھڑی بالوں کو کنگھی کرتے ہوئے بے حد اچھی لگ رہی تھی ۔ اسکی سوجی ہوئی آنکھیں اور اترا ہو ا چہرہ آئینے میں صاف ظاہر ہو رہا تھا جس میں معصومیت صاف جھلک رہی تھی۔

"اچھی لگ رہی ہیں مسز۔۔ "کالر ٹھیک کرتے ہوئے وہ اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا اور شیشے میں سے اسکو دیکھتے ہوئے مسکرایا ۔

اس نے اسکی بات کو اگنور کیا اور سائیڈ سے نکلتے ہوئے دوپٹہ اوڑھنے لگی ۔

"ارے۔۔ کم از کم دیکھ بھی نہیں سکتا میں ؟؟ " وہ مایوس ہوا ۔

"لیجیۓ ۔۔۔ "وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی ۔

"ایسے مجھے نہیں دیکھنا۔۔ "وہ روٹھ کر بولا ۔

"تو پھر آپکی مرضی۔۔۔ "اس نے کندھوں کو اچکایا ۔

"مسکان۔۔ پلیز ۔ گھر والوں کے سامنے ایسا بی ہیو نہ کرنا ۔ "اس نے درخواست کی۔

"بے فکر رہیۓ ۔ چلیں ۔۔ "اس نے دوپٹہ ٹھیک کیا اور ہولے سے مسکرائی ۔

"ہاں۔۔ "وہ معنی خیز انداز میں اسے گھورنے لگا ۔

دوسری طرف ڈائننگ ہال میں گھر کے تمام افراد ان کے انتظار میں ناشتے کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے ۔ حسن صاحب نے سب کو یکے بعد دیگرے دیکھا ، جن کے چہرے پہ بھوک کے واضح آثار موجود تھے ۔ وہ نیم انداز میں مسکرا دیے۔" بھئی کہاں رہ گئے یہ دونوں ثناء ؟؟ "

"پاپا۔۔ آتے ہی ہونگے وہ لوگ۔ "ثناء نے چائے کے کپ میز پر رکھے اور جوس کو گلاس میں ڈالنے لگی ۔

"آپی۔۔ مسکان بھابھی کے گھر سے ناشتہ آیا ہے؟؟ "یہ حیاء تھی جو گہرے تجسس سے اس سے بولی۔

"نہیں۔۔ " وہ سادہ لہجے میں بولی۔

"تو پھر یہ ؟؟ "وہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ۔

"اوہ ! ہو ! بھئی ۔۔ ناشتہ یہاں سے ہو یا وہاں سے ۔ کیا فرق پڑتا ہے ؟؟ " شاہ میر نے اسے ٹوکا ۔

"بُدھو۔۔ تمھیں کیا پتہ رسموں کا ۔۔ "وہ منہ بسور کر اس سے بولی۔

"ارے بھئی ۔۔۔ ریلیکس ۔۔ "ثناء ان دونوں کے درمیان لڑائی کی بو محسوس کر چکی تھی ' اس لیے تیزی سے بولی جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہ گئے ۔

"اوہ !ہو ! بیٹی۔۔۔ میں نے ہی منع کیا ہے ان لوگوں کو ۔۔ وہ تو بلکہ بضد تھے ناشتہ لانے پر ۔۔ اب اچھا نہیں لگتا بیٹی والوں کو تکلیف دیں ۔ "وہ اخبار کو کھولتے ہوئے تفصیل سے بات بتانے لگے جس پر وہ سب خاموش ہو کر رہ گئے ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"آپی ۔۔۔ یہ آپکے مجازی خدا کہاں ہیں ؟؟ "شاہ میر کو شرارت سوجھی ۔

"آ رہے ہیں بھئی ۔۔۔ رسما اور وہ واک کے لیے گئے تھے ۔۔۔ چیلنج کرنے گئے ہیں ۔۔ "وہ مسکرائی ۔

"دھیان رکھیئے ذرا ان پہ ۔۔ آج کل بڑا فٹ نظر آ رہے ہیں۔۔ " وہ ذو معنی انداز میں بولا تو ثناء کو ہنسی آگئی ۔ مگر پھر سیڑھیوں سے ان دونوں کو اترتے ہوئے دیکھ کر مسکرائی ۔

"آگئے بھئی ۔۔"

"جی ۔۔ اسلام علیکم ۔۔ "وہ دونوں نظریں چراتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئے ۔

"وعلیکم السلام ۔۔ "انہوں نے اخبار کو بند کیا اور مسکرانے لگے ۔"کیسے ہو بھئی تم لوگ ؟؟"

"جی۔۔۔ٹھیک ۔۔۔"وہ کنفیوز ہو کر بولی۔

"بھابھی ۔۔ تکلف سے کام نہ لیجئے گا ۔ جو چاہیئے ہو بس ایک حکم کیجئے گا۔۔"اسے بمشکل ہی جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے دیکھ کر وہ ذرا مذاحیہ انداز میں تابعداری سے بولا ۔

"شاہ میر ۔۔"انہوں نے تنبیہی انداز میں کہا۔

"رات کا سارا انتظام ہو گیا ہے بھئی ۔۔"وہ چائے پیتے ہوئے ارمان کی طرف دیکھ کر بولے ۔

"جی ۔۔۔ ہو گیا ۔۔ "

"بھابھی ایک بات پوچھوں ؟؟"وہ شرارت سے بولا ۔

"جی۔۔ پوچھو۔۔"وہ سکون سے بولی۔

"آپ اتنی خوبصورت ۔۔ ماشاءاللہ ۔۔ ماشاءاللہ ۔۔ مگر یہ ارمان بھائی کیسے پسند آ گئے آپکو ؟؟"وہ ارمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا ۔

"جی ۔۔ کیا مطلب؟؟" وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے بوکھلا سی گئی ۔

"بھابھی ۔۔۔ آپ ناشتہ کریں ۔۔۔ اسکی تو عادت ہی ہے بے سکونی پیدا کرنا ۔۔"وہ چڑ کر بولی جبکہ پاپا شاہ میر کو دیکھ کر منہ ہی منہ میں ہنستے ہوئے بڑبڑائے ۔" مجبور ہے عادت سے یہ شریر لڑکا۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

* * * * * *

دونوں اپنے اپنے کام میں مصروف کمرے میں بیٹھے تھے ۔۔۔ ارمان لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اور مسکان صوفے پر بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی ۔ حیاء نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ کمرے میں اک سناٹا سا چھایا ہوا تھا، جسے دیکھ کر وہ ذرا پریشان سی ہو گئی۔

"ہاں ! بھئی ۔۔آؤ ۔"مسکان نے جلدی سے ناول کو بند کیا اور میز پر رکھتے ہوئے اٹھی ۔

"اتنی خاموشی ؟؟"وہ حد درجہ تعجب سے بولی۔

"ہاں۔۔ وہ یہ ۔۔۔ کام کر رہے ہیں نا۔۔ اس لیے ۔۔۔ "اس نے سارا الزام اس پہ ہی ڈال دیا جس پر ارمان نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا ۔

"توبہ ہے ارمان بھائی ۔۔۔ کم از کم آج کے دن تو بیگم کو وقت دیں ۔۔افففف۔۔ "وہ سر پکڑ کر رہ گئی ۔

"افففف ۔ ولیمہ ہے آج آپکا۔۔ کچھ تو خیال کیجیے۔۔۔۔ بھئی میرا ہزبینڈ ایسا کرتا ناں ۔۔ تو میں گولی سے اڑا دیتی اسے۔ "وہ استہزائیہ انداز میں ہنسی۔

"اوہ گاڈ ۔۔۔ "وہ کھکھلا کر ہنسی ۔" میرے پاس گولی ہوتی تو ضرور اڑا دیتی ۔۔۔۔ مگر ہے نہیں نا " ! وہ تاسف سے بولتے ہوئے مسکرا دی جس پر ارمان نے کام کرتے کرتے نظر ہٹا کر اسے دیکھا جو کھکھلا کر ہنس رہی تھی ۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تو حیا نے فوراً سے سوال کیا۔" آپ کہاں جا رہے ہیں ؟ "وہ فون کان کے ساتھ لگائے باہر جا رہا تھا۔

" ایک ارجنٹ کال کرنی ہے ۔۔ "اتنا کہتے ہی وہ کمرے سے نکل گیا ۔

"کو ئی حال نہیں ارمان بھائی کا ۔ "وہ ہنسی ۔ " اینی وے ۔۔۔ مجھے کام تھا آپ سے بھا بھی ۔۔"

"جی ۔۔۔ "وہ مسکرا کر بولی۔

"وہ رات کے لیے ڈریس دیکھ لیجیۓ ۔۔ "اس نے آگے بڑھ کر واڈروب کھولا ۔

"اتنے سارے ڈریسز ۔۔ "وہ حد درجہ حیرت سے واڈروب میں موجود کپڑوں کو دیکھنے لگی جو حد درجہ نفیس اور اعلی کوالٹی کے تھے اور یقیناً قیمتی بھی تھے ۔

"ہاں !!جب سے آپ نے ہاں کی ہے ۔۔ تبھی سے ارمان بھائی نے ڈریسز لا لا کر واڈروب ان کپڑوں سے بھر دی ۔ "وہ رشک کرتے ہوئے مزید بولی۔ " کاش ! ارمان بھائی جیسا انسان میری زندگی میں بھی ہوتا۔۔ "اسکی بات سن کر وہ ہنس پڑی۔

"ہو گا بھئی ۔۔ ضرور ہو گا۔۔ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اچھا چھوڑیں ۔۔ جب ہو گا ، تب کی تب دیکھی جائے گی ۔ فی الحال جلدی کیجئے نا ۔ ڈریس جو پسند ہے لے لیجئے۔۔۔ میں جیولری نکالتی ہوں۔۔۔ پھر ہمیں پارلر بھی جانا ہے ۔ "وہ جلدی جلدی اپنی بات مکمل کرتے ہوئے الماری میں سے زیورات نکالنے لگی ۔

"پنک کلر کی تو بات ہی کچھ اور ہے ۔ "یہ ارمان کے الفاظ تھے جو مسکان کے ذہن میں گردش کرنے لگے تھے۔

زیورات نکالنے کے بعد اسے گم سم دیکھ کر وہ چونکی ، مگر اسکے ہاتھ میں موجود پنک ڈریس کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگی اور پھر سوالیہ انداز میں بولی۔

"بھابھی ؟؟ یہ پسند آیا ؟؟ "وہ ماضی کے خیال سے نکلتے ہوئے بوکھلا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں۔نن۔ن۔نن۔۔۔نہیں ۔"

"کیا ؟ ہاں !نہیں۔۔ تو پھر یہ ہاتھ میں پکڑے گم سم کیوں ہیں آپ؟؟ "وہ نظروں ہی نظروں میں مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی ۔

"بس ۔۔ایسے ہی ۔"

"چلیئے ۔۔۔ لے لیجئے ۔۔۔ بھائی کا فیورٹ کلر بھی ہے ۔۔ "وہ ڈریسز اور جیولری شاپنگ بیگ میں رکھنے لگی ۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ارمان کمرے میں آ موجود ہوا ۔

"گاڑی تیار ہے۔۔ ڈرائیور لے جائے گا آپ دونوں کو پارلر ۔۔ "وہ خاصا مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے بھائی ۔۔ "حیاء نے اسے پیچھے سے پکارا ۔" آپ نہیں جائیں گے ہمارے ساتھ ؟؟"

"نہیں۔۔۔ کچھ کام ہے یہاں ۔۔۔ "وہ ذرا جلدی میں تھا۔

"اچھا ۔۔۔ یہ دیکھ لیجئے ڈریس ۔۔۔ ٹھیک رہے گا نا؟؟ "اس نے شاپنگ بیگ میں سے ڈریس کو نکالا اور اس سے بولی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بھئی ۔ جو ٹھیک لگتا ہے پہن لیں ۔۔ "وہ اتنا کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔ مسکان کو اسکا یہ تاثر بہت عجیب لگا مگر وہ خاموش رہ گئی ۔

"بھائی ! آپ بھی نا۔۔ "حیاء منہ ہی منہ میں بڑبڑائی ۔" بھابھی۔ مائنڈ مت کیجیئے گا ۔ بھائی جب بزی ہوں تو ان کے لیے کام کے علاوہ اور کچھ اہم نہیں ہوتا ۔۔ "وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی ۔یہ بات تو وہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ اسکے لیئے کام زیادہ اہم ہے۔

"لیکن اب ان کے لیئے ،ان کے ہر کام سے زیادہ اہم تو میری ذات ہونی چاہیئے نا " !اس نے دل میں سوچا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بھی اسے دانستہ طور پہ اگنور کررہا تھا۔

"بھابھی؟ کیا ہوا؟؟"

"نہیں ۔۔کچھ نہیں ۔۔ " برا تو اسے لگا تھا مگر اس نے اسے محسوس نہ ہونے دیا۔

"امم ۔۔۔ اچھا ۔۔آپ دس منٹ تک تیار ہو کر آ جایئے ۔۔ میں باہر ویٹ کرتی ہوں۔۔" اس نے سادہ سے کپڑے پہنے اور باہر آئی ۔

وہ لائٹنگ کا کام چیک کرتے ہوئے کرنٹ سے حد درجہ گھبرا گیا تھا مگر اس سے بھی زیادہ مسکان کمرے سے باہر آتے ہوئے اسے یوں دیکھ پریشان ہوئی۔ وہ تیزی سے اسکے پاس آئی اور اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر بولی۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟؟ ابھی کچھ ہو جاتا تو ۔۔ "اسے اپنی طرف اس قدر توجہ طلب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے، اس نے مسکرا کر نظر بھر کر اسے دیکھا ۔

"اتنی فکر کرتی ہیں آپ میری ۔۔ "اسکی بات سننے کے بعد وہ خاموشی سے دھیما سا مسکرا دی اور پھر وہاں سے چل دی ۔ اسکی خاموشی سے وہ الجھ کر رہ گیا تھا ۔" مسکان ۔۔ "اسے اس نے پیچھے سے پکارا۔

وہ ایک لمحہ کے لیے رکی اور پھر پلٹ کر اسے دیکھنے لگی ۔" یہ لو۔ "اس نے اسکے سامنے چند روپے کیے ۔

"یہ کیا ؟؟ "وہ حیران ہوئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"پیسے ہیں ۔۔اور کیا ؟؟"

"کس لیے ؟؟ "اس نے انجان بننے کی کوشش کی ۔

"بھلا کس لیے ہوتے ہیں ؟؟ ضرورت پڑ سکتی ہے نا " !وہ ہنسا ۔

"نہیں ۔۔۔ مجھے نہیں چاہیے ۔۔ "وہ بے رخی سے بولی۔

"اب اس بے رخی کی وجہ جان سکتا ہوں؟ "وہ اکتا کر بولا۔

"بے رخی تو وہ تھی جس کا مظاہرہ آپ نے حیاء کے سامنے کیا۔۔ "اس نے تڑخ کے جواب دیا ۔

وہ مسکرایا۔ " کام میں بزی تھا۔۔ایم سوری ۔۔ "وہ صاف دلی سے بولا۔ " پلیز بی نارمل۔۔ پیسے رکھیں ۔۔ کام آئیں گے ۔۔ "

"کہا نا۔۔ نہیں چاہیئے۔۔ "وہ کندھوں کو اچکا کر ذرا بے نیازی سے بولی ۔

"مگر کیوں؟؟ "وہ چڑ کر بولا ۔

"اکاؤنٹ سے سیلری نکلوا لوں گی اور ویسے بھی آپکی مہر بانیاں پہلے ہی بہت زیادہ ہیں مجھ پہ۔ سو پلیز ۔ تھینک یو ۔ "وہ رسمی طور پر بولی مگر وہ اسکی بات سن کر اندر ہی اندر کٹ کر رہ گیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"پہلے کی بات اور تھی۔۔ اب آپ میری ذمہ داری ہیں ۔ "اس نے روپے جیب میں ڈالے اور زبردستی اے۔ ٹی ۔ایم اسکے ہاتھ میں تھما دیا تو وہ چونک گئ ۔

"ارمان۔۔ مجھے ۔۔ "اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، وہ اسکے پاس سے گزر گیا تو وہ اسے دیکھتی رہ گئ۔

نہ زندگی ملی ،نہ تم ملے اور نہ وفا ملی
نہ جانے کیوں ہر خوشی ہم سے خفا ملی
جھوٹی مسکان لیے اپنا غم چھپاتے رہے

سچی چاہت کی آخر کیوں یہ سزا ملی؟؟

****

ٹیرس پر موجود وہ اپنی ماضی کے پس منظروں کو سوچنے میں مصروف تھا جو یکے بعد دیگرے اسے ہنسا رہے تھے اور رلا بھی رہے تھے ۔اس سے وابسطہ تمام یادیں ، اسکے لیے قیمتی سرمایہ تھیں ۔ اسی اثناء میں اسکے فون پہ بیل ہوئی۔

"اسلام علیکم دلہا بھائی ۔۔۔ کیسے ہیں آپ؟ " زویا نے غیر معمولی انداز میں مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا ۔

"ٹھیک ہوں ۔۔ "

"کیا ہوا؟؟ "اسکے لہجے کی تلخی کو محسوس کرتے ہوئے ،وہ ہنستے ہنستے رکی ۔

"سب ٹھیک تو ہے نا !مسکان نے کچھ کہا کیا ؟؟"وہ سوال پر سوال کرنے لگی ۔

"کہنا کیا ہے ۔۔ بہت ضدی ثابت ہوئی ہے یہ تو ۔۔ "وہ مایوسی سے بولا۔

"ہاں۔۔۔ جانتی ہوں۔۔۔ مگر کچھ دن کی بات ہے ۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ مجبور ہے وہ ۔اسے لگتا ہے اس پہ لگے سب الزام سچ ثابت ہوچکے ہیں ۔۔ ورنہ جتنی محبت اسے آپ سے ہے، شاید ہی کسی کو کسی سے ہو ۔۔ "رشک اس کے چہرے پہ واضح تھا ۔

"محبت۔۔ "وہ مسکرا دیا۔" اسی محبت نے ہی تو مجھے اسکے انکار کے باوجود، اسے اپنانے پر مجبور کیا۔ "زویا اسکے لہجے میں افسردگی محسوس کر چکی تھی، سو اس نے بات بدلنا زیادہ بہتر سمجھا۔

"اور سنایئے تیار ہو گئے آپ۔۔۔؟؟مسکان کہاں ہے؟"

"پارلر گئی ہے۔۔۔اور میرا موڈ آف کر کے گئی ہے۔۔۔جی نہیں چاہ رہا کچھ بھی کرنے کو ۔ " وہ زچ ہو کر بولا ۔

"ارمان بھائی ۔۔میں نے کہا نا۔۔ !بس کچھ دن اور ۔۔ "وہ اسے سمجھانے لگی ۔

جب تک وہ لوگ گھر پہنچے ' شام ہو چکی تھی۔۔۔ مہمانوں کی آمد آمد تھی ۔پورچ میں گاڑی آکر رکی تو سب لوگ دلہن کو دیکھنے کے لیئے گاڑی کے اردگرد آجمع ہوئے۔ وہ پنک

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ڈریس میں ملبوس گاڑی سے باہر نکلی ۔ ہیوی جیولری، برائیڈل میک اپ اور گلابی رخساروں نے اسکے حسن کو مزید چار چاند لگا دیے ۔وہ ہو بہو شہزادی جیسی لگ رہی تھی جسے وہ اکثر اپنے خواب میں دیکھتا تھا۔ ٹیرس پہ چہل قدمی کرتے ہوئے اسکا دھیان اچانک نیچے پڑا تو اسے گلابی لباس میں دیکھ کر اسکی دیدنی قابل دید تھی۔

اسے گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر وہ اتنا اس کے آنے پر خوش نہیں ہوا تھا جتنا اس کے ڈریس پر خوش ہوا ۔۔وہ پری جیسی لگ رہی تھی بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ۔۔ ولیمے کی تقریب انتہائی پر جوش طریقے سے انجام کو پہنچی مگر تقریب کے اختتام پر مسکان نے اپنے میکے جانے سے صاف انکار کر دیا ۔۔۔ اور وجہ بھی کوئی خاص نہیں بتائی ۔۔۔عام سادہ لفظوں میں اس نے یہی کہا کہ وہ کچھ دن بعد آئے گی مگر آج وہ یہیں رہنا چاہتی ہے ۔۔۔۔ سب گھر والوں کے اصرار کرنے کے باوجود بھی وہ نہ مانی۔ ارمان کے سمجھانے پر بھی اس نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ ہی کیا ۔۔۔ مگر کوئی اسکی مجبوری سمجھ نہ سکا ۔۔۔۔حسن صاحب نے ہی اس مسئلے کو سلجھایا ۔

"عابد !میں خود اسے کچھ دنوں بعد بجھواؤں گا ۔۔۔ پھر جتنی دیر مرضی رہے یہ تمھارے پاس ۔۔ ابھی ہو سکتا ہے کہ کوئی وجہ ہو ۔۔۔ جو یہ نہیں جانا چاہ رہی ۔۔ "وہ مصلحتاً بولے جبکہ عابد صاحب انکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مسکان کی طرف دیکھ کر حسرت سے مسکرائے ،جواباً وہ بھی ہولے سے ہنس دی لیکن گڑیا اندر ہی اندر غصے سے منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی مگر وہ کچھ بول نہ سکی کیونکہ بابا جان جو حسن صاحب سے بات کر چکے تھے ۔

"زویا آپی۔۔ آپ سے بات کرو نا۔۔ "اس نے اپنے برابر میں کھڑی زویا سے التجا کی ۔

"میں کیا کہوں؟ اب ویسے بھی انکل بات کر چکے ہیں۔۔ " وہ ذرا تاسف سے بولی ۔ " بہت افسوس ہو رہا ہے مجھے اس لڑکی پہ۔۔ "

جواد اور ثریا ہی دو ایسے افراد تھے ۔۔۔جو یہ سب دیکھنے کے بعد فاتحانہ مسکراہٹ پیش کر رہے تھے ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

*****

پسِ منظر:

ثریا نے جب زویا کو گڑیا کی مدد کے لیے کچن میں بھیجا، تب اس نے مسکان سے کچھ باتیں کیں، جنہیں سوچتے ہوئے اسکا دل اندر ہی اندر رو رہا تھا۔

"بھئی مسکان۔۔۔ بہت اعلی قسم کا زیور ہے یہ ۔۔"وہ اسکے ہاتھوں پہ پہنی چوڑیوں کو ہاتھ لگا کر بولی، جو خوب چمک رہی تھیں۔

"بڑے ہی امیر بندے پہ ہاتھ مارا ہے تم نے تو۔ بھئی جب پسند کرتی تھی اسے تو بھلا نکاح کر کے ہی حیدر آباد جاتی۔۔۔ "وہ طنزیہ بولی۔" نہ گاڑی خراب کا بہانہ کرنا پڑتا اور نہ ہی ٹرین لیٹ کا ۔۔ "اس کی شاطرانہ مسکراہٹ پہ اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"امی ۔۔۔ "وہ دکھ سے بولی۔" آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟ "

"بھئی میں نہیں چاہتی تمھارے اس کام کا ذرا سا بھی اثر میری گڑیا پر پڑے ۔ سو آج سے تم اپنے گھر کی ہو گئی ہو۔۔۔ سو اب ادھر ہی رہنا ۔۔۔"وہ حقارت سے بولی۔ " اب اس سے زیادہ صاف اور واضح الفاظ میں، میں تمہیں نہیں سمجھا سکتی ۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ اپنے کمرے میں موجود یہ سب سوچ رہی تھی ۔ اسکی آنکھوں میں چھپی گہری چمک کی جگہ اب آنسوؤں نے لے لی تھی ۔" اللہ جی میری مدد کر ۔ "ڈریسنگ ٹیبل پر چوڑیاں اتار کر رکھتے ہوئے، وہ خود کے ساتھ سرگوشی میں مصروف ہوئی ۔

"کیا میں نے ٹھیک کیا ؟؟ ہاں !یقیناً ٹھیک ہی کیا ۔۔ "وہ خود کو خود ہی جواب دینے لگی ۔

"آخر آپ سمجھتی کیا ہیں خود کو ۔۔ "وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی غصے سے اس پر گرجا، جس سے اسکے ہاتھ میں کچھ چوڑیاں اتارتے وقت ڈر سے گر گئیں اور وہ سہم کر رہ گئی ۔

"شادی میں نے آپ سے کی ہے ۔۔۔ آپکے گھر والوں کا اس سب میں کیا قصور ؟؟ آپکے مطابق ۔۔ برا میں نے کیا ہے نا۔۔ تو مجھے سزا دیں جتنی چاہیں ۔۔۔ لیکن پلیز ۔۔ "وہ غصے

سے بس بولتا جا رہا تھا اور وہ نظریں چراتی ہوئی اسے دیکھتے ہوئے بناء کچھ کہے سائیڈ پر ہونے لگی ۔

"کہاں جا رہی ہیں اب آپ ؟؟ "وہ تلخی سے بولا ۔

"مجھے بہت نیند آئی ہے ۔۔۔ سونا ہے مجھے ۔۔ "اس نے بہانہ گڑھا۔

"ٹھیک ۔۔۔ سو جایئے گا مگر آپ میری بات کو ان سنا نہیں کر سکتیں ۔۔۔ سمجھی آپ ۔۔۔ " اب کے وہ اسکے روبرو آکھڑا ہوا۔

" مجھے جواب چا ہیے ۔۔"

"میرے پا س ۔۔۔ کوئی جواب نہیں۔۔۔ آپکی کسی بات کا سو پلیز ۔۔ "وہ ذرا رک رک کر بمشکل ہی بول پائی تھی ۔

"مگر کیوں؟؟ "اس نے اسے کندھوں سے پکڑا ۔

اس نے ایک نظر زمین پر بکھری چوڑیوں پر ڈالی جو ٹوٹ گئی تھیں اور پھر اسکے ہاتھ اپنے کندھوں سے پیچھے کرتے ہوئے آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے بولی ۔" پلیز ۔۔۔ میری چوڑیاں پہلے ہی آپ توڑ چکے ہیں ۔۔۔ اور اب مجھے توڑنا باقی ہے کیا ؟؟ "

*****

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ضرور امی آپ نے ہی آپی سے کچھ کہا ہو گا جو وہ نہیں آئیں ۔ورنہ آپی ایسی نہیں تھی ۔ "وہ ذرا بد تمیزی سے بولی ۔

"گڑیا !چپ ہو جا ناہنجار ۔ "وہ جارحانہ انداز میں بولی ۔ " میں نے کیا کہنا ہے بھلا اسے۔۔ نہیں آئی تو اسکی مرضی ۔۔ اچھا ہی ہے۔۔ اپنا اصل گھر تو اب وہی ہے اسکا ۔۔ وہیں بسے ۔۔۔ "اس نے اسے خوب ڈانٹ پلائی۔

"کیوں؟؟ یہ سب باتیں صبا آپی کی شادی کے وقت تو یاد ہی نہیں تھیں۔ "وہ اس سے حساب مانگتے ہوئے بولی ۔" یاد ہے جب ہاجرہ خالہ نے صباءآپی کو بھیجنے سے انکار کیا تھا؟ تو کتنا واویلا مچایا تھا آپ نے۔ تب بھی آپ ایسے ہی کہتی نا۔ "

"اب تو اپنی ماں سے بحث کرے گی ۔۔ "وہ ڈانٹ کر بولی۔

"آپ جو مرضی سمجھیں۔۔۔ لیکن میں تو صرف آپکو احساس دلانا چاہتی ہوں۔۔۔ پلیز ان کے ساتھ ایسا نہ کریں۔۔۔ پلیز۔۔ "اس نے مزید تکرار کی ۔

"میرا دماغ نہ کھاؤ ۔۔۔ میں پہلے ہی پریشان ہوں۔ "وہ نقاہت سے بولی ۔

"پریشان اور آپ۔ اونہہ ۔ "وہ طنزیہ بولی۔" آپکو تو خوش ہونا چاہیئے۔ آپ کا بہت بڑا مقصد جو پورا ہوگیا۔ "وہ قدرے دکھ سے ٹھنڈی آہ بھر کر بولی۔

****

وہ گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی پر بیدار ہوئی۔" ہیلو !مائی سویٹ ہارٹ۔ "وہ قہقہہ لگا کر بولا۔

"کون؟؟ " وہ نیم بے ہوشی میں بولی۔

"میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔۔ "اسکے ہنسنے کی آواز وہ پہچان چکی تھی کہ وہ کون ہے؟ وہ تیزی سے اٹھی اور ارد گرد دیکھتے ہوئے صوفے پر دیکھنے لگی جہاں وہ گہری نیند سویا ہوا تھا۔

"اس ٹائم کیوں فون کیا ہے تم نے ؟ "گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے سوال کیا گیا تھا۔

"کر رہی ہو پھر میرا کام؟؟ " جواباً وہ شاطرانہ انداز میں مسکرایا۔

"خدا کا واسطہ ہے جواد بھائی ۔۔ "وہ منت کرتے ہوئے بولی۔

"دشمن ہوں تمہارا۔۔ اور دشمن بھائی نہیں ہوتے ۔۔ سمجھی۔۔ "وہ نفرت آمیز لہجے میں بولا اور وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اس کی خاموشی پہ مزید ہنسا تو اس نے غصہ سے فون پٹخ دیا۔

"یا اللہ۔۔۔ کیا کروں میں؟؟؟ " وہ خود سے محو گفتگو ہوئی ۔" آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ؟؟ کیوں؟؟ جس انسان کو پانے کے لئے سچے من سے تمنا کی ' آج وہ سامنے بھی ہے ' میرے بہت پاس۔۔۔ مگر پھر بھی دوری۔۔ "اسکا اندر رو رہا تھا۔

"شاید ہمارا مقدر بن گئی ہے یہ دوری۔۔۔ پاس ہوتے ہوئے بھی۔۔ "وہ تڑپ رہی تھی ۔ " کیسے میں ارمان کو بتاؤں اپنا دکھ ۔۔۔ کتنا ہرٹ ہوتے ہونگے نا وہ مجھ سے۔۔ "وہ حسرت

بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی، جو اسکے سامنے صوفے پہ سو رہا تھا۔" اپنے گھر کا ارمان تھا۔۔۔ وہ ملا بھی۔۔۔ لیکن کیوں پھر سکون نہیں۔۔۔ ایک طرف جواد ۔۔ تو دوسری طرف امی۔۔ "وہ سر پکڑ کر رہ گئی ۔

"یا اللہ ! مدد فرما میری۔۔ "اس نے دعا کی صورت ہاتھ جوڑ کر اپنے منہ پہ رکھے ۔

اسکا سلگتا تپتا ذہن اسے بار بار پریشان کر رہا تھا۔ ایک سے بڑھ کر ایک سوچ اسکے ہزاروں خیالوں پہ غالب آرہی تھیں۔ چاہتے ہوئے بھی وہ ان سب حالات اور خیالات سے خود کو نکال نہیں پا رہی تھی ۔

****

وہ اسے ناشتہ دینے آئی تو اسکی حالت دیکھ کر اس نے اسے قدرے ناگواری سے دیکھا۔ " یہ صبح صبح کس بات پہ جھگڑا ہو رہا تھا تم دونوں کا؟؟؟ "

"آپ سب جانتی تو ہیں اماں۔۔۔ "اس نے چائے اسکے سامنے رکھی اور وہاں سے جانے لگی ۔

"رُکو۔۔۔ بیٹھو یہاں۔۔۔ "ہاجرہ کی طرف سے اسے اشارۃً اپنے سامنے بیٹھنے کے لیئے کہا گیا۔

"صبا۔۔۔ بہتری اسی میں ہے کہ تم گل کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دے دو۔۔۔"یہ دھمکی آمیز لہجے میں کہا گیا تھا۔

"اماں !میں یہ سب نہیں کر سکتی ۔ "وہ اسکی منت سماجت کرنے لگی ۔"

" ٹھیک ہے ۔۔۔ تمھارے بچے کی پیدائش کے بعد وہ تمھیں طلاق دے کر دوسری شادی کر لے گا ۔۔ "وہ پان کھاتے ہوئے قدرے حقارت سے بولی۔

"اماں !!ایسا ظلم نہ کریں۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے آپکو ۔۔۔ آپ جو کہیں گی ' جیسا کہیں گی ۔۔۔ میں ویسا ہی کروں گی ۔۔۔ مگر مجھے طلاق نہیں۔۔ "وہ ادھوری بات کرتے ہوئے زار و قطار رونے لگی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں !تو مان جاؤ ۔۔۔ وہ سفینہ کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔۔۔اور تم اسکے بغیر ۔۔ " اسکی طرف سے جذباتی حملہ شاطرانہ انداز میں کیا گیا تھا ۔" ویسے بھی یہ تو احسان مانو کہ میرا بیٹا تمہیں بتا رہا ہے ۔۔ ورنہ آج کل کوئی مرد بتاتا ہی کہاں ہے اپنی دوسری شادی کا؟؟"

"اماں۔۔یہ غلط ہے ۔۔ "اس نے مزید بولنے کی جسارت کی تو اس نے اسے خوب آنکھیں دکھائیں۔

"غلط کیا ہے ؟ اسکا شاید ابھی تمہیں اندازہ نہیں۔۔۔"

*****

"دیکھیں مسکان۔۔۔ بس کریں نا اب۔۔۔ اتنی بے رخی؟؟؟ "وہ تاسف سے بولا۔ وہ کسی بے جان مورت کی طرح مرر کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی۔

"آپ کی شرٹ استری کر دی ہے۔۔۔ جوتے بھی پالش کر دیئے ہیں ۔۔۔ کوٹ وہاں صوفے پر رکھا ہے۔۔ اور یہ لیجیئے ٹائی۔۔ "وہ مرر سے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے اسے باری باری سب چیزوں کا بتانے لگی اور پھر ٹائی ہاتھ میں لئے اسے دینے لگی۔

"ایک بات مانیں گی آپ؟ "وہ شرٹ ہاتھ میں لیئے قدرے غور سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

اسے شرٹ بدلتا دیکھ کر وہ منہ پلٹ کر کھڑی ہوگئی ۔ " اٹس اوکے۔۔ آپ دیکھ سکتی ہیں مجھے۔۔۔ "وہ خمار آلود لہجے میں بولا تو اسکے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔

"میں کیوں دیکھوں گی آپ کو؟ "وہ دیوار پہ موجود اسکی تصویر کی طرف دیکھ کر بولی۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ دیکھ رہی ہیں۔۔ میں نے یہ کہا کہ آپ مجھے دیکھ سکتی ہیں۔۔ یہاں لائیو۔۔ وہاں تصویر میں، میں زیادہ پیارا نہیں لگ رہا۔ "وہ شرارت بھرے لہجے سے بولا تو وہ پلٹ کر کھڑی ہوئی اور بیڈ کے پاس آ کھڑی ہوئی ۔

تب تک وہ شرٹ پہن چکا تھا۔ " ویسے یہاں ہماری کپل فوٹو ہونی چاہیئے ؟ ہیں نا؟؟ "

"پتہ نہیں مجھے ۔۔ " اس نے کندھے اچکائے ۔ " کیا کام تھا آپکو؟ کہیئے؟ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"پہلے وعدہ کریں۔ "وہ کالر ٹھیک کرتے ہوئے مسکرایا۔

"آپ کہیئے تو۔۔ ماننے والی ہوئی تو ضرور۔ "اس نے میز پر سے ناول ہاتھ میں لیا اور بیڈ پر بیٹھی۔

"یہ ٹائی باندھ دیں گی؟" وہ رومانوی انداز میں سوالیہ بولا۔

اس نے اسے قدرے غور سے دیکھا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد سوالیہ بولی ۔

"پہلے کون باندھتا تھا؟؟ "سوال ذرا سنجیدگی سے کیا گیا تھا۔

"میں خود ۔۔ مگر تصور میں گلابی پری کا عکس ہوتا تھا۔۔ "وہ شرارت سے مسکرا دیا۔

"آپ بس سائز میں بڑے ہوئے ہیں۔۔ ذہنی طور پہ نہیں۔۔ "اسکی بات پہ وہ اور کھکھلا کر ہنسا تو وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی ۔" یہ کتنے اچھے لگتے ہیں نا ہنستے ہوئے۔ "وہ خود سے بولی۔

"دیکھتی رہیں گی کیا؟؟ "اس نے پہلے اسے غور سے دیکھا اور پھر ناول کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اٹھی ۔

"لائیے۔۔ "اس نے ٹائی باندھنا شروع کی۔

"مجھے باندھنا نہیں آتی۔۔ "وہ ناکام کوشش کرتے ہوئے ،تاسف سے بولی۔

"اوہ !تو میں بتاتا ہوں نا۔۔ "وہ قدرے تصرف سے مسکرایا۔

"یہ ناول کو وقت دینے کی بجائے ، مجھے وقت دیں گی تو آپ کو رومینٹک سین بھی ملیں گے اور ڈھیروں سرپرائزز بھی ۔۔ "

اس نے یکبارگی میں نظریں اٹھائیں اور اسے معنی خیز انداز سے دیکھتے ہوئے دوبارہ سے نظریں جھکا کر رہ گئی ۔

"ایک نظر دیکھ تو سکتی ہی ہیں آپ مجھے۔۔۔ "اس نے اسکے شانوں کو پکڑتے ہوئے کہا تو اسکے دل کی دھڑکنیں تیز اور تیز ہونے لگیں۔

اس نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھا اور اسکی محبت کا لمس محسوس کرنے لگی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"یہ آنکھیں آپکو ہی تو دیکھنا چاہتی ہیں۔۔ ہر طرف۔۔ ہر پہر۔۔ چار سو۔۔ "اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور دل ہی دل میں خود سے بولی ۔

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہیں دور تک کھو سے گئے تھے کہ فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ اس سے دور ہٹی ۔ اس نے اسے خوب غور سے دیکھا جو اس سے الگ ہونے پہ خود کو سنبھال رہی تھی ۔ اسکے دل کی دھڑکنوں کی بے ترتیبی کو وہ اچھے سے محسوس کر چکا تھا۔

***

ان ہاتھوں کو بھی اشکوں سے بھر دوں' دعا ' میں

وہ کبھی میرے ہونے کا سچا وعدہ تو کر کے دیکھے

ہر غم بھول جاؤں اس چاہت کے سودے میں

وہ کبھی میرے ہونے کا سچا سودا تو کر کے دیکھے

بنا لوں اسی کو '' تعبیر محبت ' ' جہاں کے سامنے

وہ کبھی میرے ہونے کا سچا ارادہ کر کے تو دیکھے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"مسکان ایسی تو نہ تھی ۔۔۔ مگر کیوں ایسی ہو گئی ۔ "وہ کار ڈرائیو کرتے ہوئے بھی بس اسی کو سوچ رہا تھا کیونکہ وہ اسکے پاس ہوتے ہوئے بھی اس کے پاس نہیں تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ تم میرا یقین ہو

"آپی ! کیا کر رہی ہیں؟ "اسے کچن میں کام کرتا ہوا دیکھ کر وہ کچن میں داخل ہوئی۔

"مسکان تم ؟ آؤ۔۔ پلاؤ بنا رہی ہوں۔۔۔ شام کے لئے۔۔ "ثناء نے پیاز کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"لائیے ۔۔۔ میں کچھ ہیلپ کر دوں آپکی۔۔"

"ارے نہیں۔۔۔ میں کر لوں گی۔۔ "ثناء مسکرائی۔

"تم ایسا کرو اسد کو سنبھال لو۔۔ "اس کے رونے کی آواز سن کر وہ بولی۔

"جی۔ "وہ جانے ہی والی تھی کہ حیاء داخل ہوئی ۔

"ارے بھئی آپی۔ منے کو آپکی زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ میں اور بھابھی کچن کا کام سنبھال لیں گے۔ "وہ شوخ انداز سے بولی۔

"اوہ !ہو ۔۔ تم اور کچن میں؟ "وہ ہنسی ۔ " پیاز تو کاٹے نہیں جاتے تم سے ۔ "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی مسکان بولی۔

"ارے آپی۔۔۔۔ میں ہوں نا ! آپ جایئے ۔۔ بے فکر ہو کے ۔۔۔ "اس نے مسکرا کر تسلی دیتے ہوئے کہا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"او کے ' بابا ۔۔ ۔ٹھیک ہے۔۔ "اس نے فریج میں سے دودھ نکالا اور گرم کرنے کے بعد فیڈر میں ڈالا۔

"میری گڑیا ہے نا !اسے بھی پیاز سے بہت الرجی ہے ۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی ساتھ، اسکی مدد کروانے لگی ۔

"اچھا ۔۔ "وہ ہنسی ۔

"اچھا ۔۔۔ تم رائتہ بنا لو ۔۔ میں یہ کر دیتی ہوں۔ "اسکے ہاتھ سے ہری مرچیں اور چھری پکڑتے ہوئے وہ بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ ویسے مجھے بھی گڑیا جیسا ہی سمجھیئے ۔۔ "وہ شرارتی انداز سے بولی۔

شاہ میر فریج کھولتے ہوئے پانی کی بوتل نکالنے لگا تو اسکے کانوں میں اسکے الفاظ پڑے۔ " توبہ توبہ۔۔ تم اور گڑیا جیسی ۔۔ "پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے وہ اسے تنگ کرتے ہوئے مسکرایا ۔

"کیوں؟؟ " مسکان نے حیرت سے پوچھا جبکہ حیاء اسے گھورنے لگی۔

پانی کا ایک گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے وہ حیاء کی طرف دیکھ کر پھر مسکان سے بولا ۔ " گڑیا کی تو بات ہی الگ ہے۔۔ "وہ کچھ محبت سے بولا ۔

"کیا مطلب ؟ "دونوں کے چہرے پہ حیرانگی کے اثرات دیکھ کر وہ نارمل ہوا۔

"اب یہ نازک پری ۔۔ ڈول سے کیسے مل سکتی ہے ؟ آپ خود ہی بتایئے ۔"

"اوہ ! پاگل ۔۔ بھابھی کی بہن گڑیا۔۔ ڈول نہیں۔۔۔

" I think you need treatment ... "

وہ کھکھلا کر بولی اور کچن کے کاموں میں مصروف ہو ئی۔

"اوہ ۔۔ ٹریٹمنٹ سے یاد آیا ۔۔ مجھے ہاسپٹل جانا تھا ۔۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے باہر آیا۔ " شکر ہے بچ گیا۔ ورنہ دونوں سبزی کی بجائے مجھے ہی کاٹ دیتیں۔۔ "وہ اف اف کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"عجیب بھلکّر ہے نا۔ "وہ سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی ۔

"اینی ہاؤ۔ بھابھی۔۔ !آپ نے پریشان نہیں ہونا اگر کبھی کبھی میرے اور شاہ میر کے درمیان جھڑپ ہو جائے۔۔۔ یہ جنگِ عظیم سے کہیں زیادہ جنگِ سنگین ہے جو ہمارے ہوش سنبھالتے ہی شروع ہوچکی تھی۔"

اسکی بات سن کر وہ بمشکل ہی اپنی ہنسی کنٹرول کر پائی تھی۔

"اور اس میں مفاہمت کا کوئی امکان؟؟؟ "

"نہیں بھابھی۔۔۔ ہم دونوں میں مفاہمت نا ممکن، اسے مسئلہ کشمیر سمجھیئے۔۔۔"

دونوں کھکھلا کر ہنسنے لگیں۔

****

"اپنی ماں کو بولو ۔۔دو لاکھ روپیہ کسی بھی طرح سے کہیں سے بھی تمھیں بھجوائے ۔ "وہ کھانے کی میز پہ بیٹھی ذرا حکمیہ انداز میں بولی تھی کہ اسکا چاولوں کا بھرا ہوا چمچ پلیٹ میں دھرا کا دھرا ہی رہ گیا۔

"امی۔۔۔ دو لاکھ۔۔ "صباء نوالہ لیتے لیتے رہ گئی اور سکندر صاحب) گل کے چچا جان، (ان کی طرف دیکھ کر پھر گل کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھنے لگے، جو اپنی ماں کے برابر میں بیٹھا نوالے بنا بنا کر کھا رہا تھا۔

"ہاں۔۔ "اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ " گل کی طرف کیا دیکھ رہی ہو بھئی۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں نا۔۔کہہ دینا اسے۔۔ "وہ جارحانہ انداز میں بولی جس سے وہ سہم کر رہ گئی۔

"یہ سیماب کہاں ہے؟؟مغرب ہونے کو ہے اور یہ ابھی تک ۔۔"

"جی۔۔۔ امی ۔۔وہ ۔۔سو رہی ہے۔۔ کالج سے تھکی ہوئی آئی تھی۔۔ "وہ ہکلائی ۔

"اچھا ۔۔۔ جاؤ جگاؤ جا کے اسے۔ "اس نے حکم صادر کیا تو وہ بغیر کچھ کھائے پیئے ہی وہاں سے بمشکل اٹھی ۔ جبکہ ایسی حالت میں اسکے لیئے اچھی خوراک بے حد ضروری تھی جو کہ اسے کم ہی میسر تھی ۔

گل اور سکندر صاحب دونوں بھی ہاجرہ سے دب کر رہ گئے۔سکندر صاحب چاہ کر بھی کچھ بول نہ پائے اور گل بولتا بھی تو کیسے ؟ وہ خود اپنی ماں کی سازش میں انکے ساتھ تھا۔

******

کھانا تیار کرنے کے بعد اذانوں کی آواز سنتے ہی وہ حیا سے بولی۔ " میں نماز پڑھ کر آتی ہوں "۔

"جی۔۔ بے فکر ہو کے جایئے۔۔۔ "وہ مسکرا کر بولی۔ " ویسے ارمان بھائی جلدی آ جائیں گے۔۔۔ "وہ شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھ کر بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اچھا ۔۔۔ وہ کیوں؟؟ "اس نے پلٹ کر ذرا مسکرا کر پوچھا ۔

"تایا جان کا خاص حکم ہے ۔ "وہ آنکھ مارتے ہوئے بولی ۔" چلیئے جایئے۔۔ اچھا سا تیار ہو کے آیئے گا۔۔"

اسکی دبی مسکراہٹ کو بغور دیکھتے ہوئے وہ خود بھی مسکرائی ۔

ابھی وہ نماز کے بعد دعا میں مشغول ہوئی تھی کہ اسکا فون بار بار بجنے لگا۔ دعا مکمل کرنے کے بعد اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا موبائل آگے بڑھتے ہوئے اٹھایا۔ نمبر نیا دیکھ کر وہ پریشان ہو ئی۔

"اسلام علیکم ۔۔۔ جی کون ۔۔ "

"میں ہوں۔۔ تمہارا دشمن۔۔ جواد۔۔ سویٹ ہارٹ ۔۔ پہچانا نہیں۔۔ "وہ تحقیری انداز میں مسکرایا جس پر وہ چڑ کر بولی ۔

"اللہ کا واسطہ ہے آپکو ۔۔۔ میری جان چھوڑ دیں۔۔۔ "اس نے گویا منت کی ۔

"اور ارمان کی ؟؟ "وہ دھمکی آمیز لہجہ میں بولا ۔

"دیکھو۔۔۔ تم انہیں کچھ نہیں کہو گے۔۔ "وہ سہم کر بولی، جس سے وہ کھکھلا کر ہنسا ۔

"بے فکر رہو ۔۔ بس۔۔۔ ایک کام کرنا ہو گا۔۔"

"کیا ؟؟ "اس نے تجسس سے پوچھا ۔

"آج کھانے کے ٹیبل پر ہر بات ،جو انکل کہیں گے تمھیں اس سے انکار کرنا ہو گا۔۔ سمجھی۔۔ "اس نے گویا اسے دھمکایا۔

"مگر ۔۔ کیسی بات ؟؟ "وہ کنفیوز ہوئی۔

"اور اگر تم نے انکار نہ کیا تو میں بد نام کر دوں گا تمھیں۔۔کہ تم نے مجھ سے روپے لے کر محبت کا ڈرا مہ رچایا۔۔ چاہ کر بھی تم انکار نہیں کر سکتی اس بات سے ۔۔ کیونکہ سی سی ٹی وی کیمرے میں مجھ سے پیسے لینے کی ساری ویڈیو ریکارڈ ہے۔۔ "وہ دانت پیستے ہوئے نفرت سے اسکی بات کا جواب دیے بغیر بولا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اتنا سننا ہی تھا کہ فون اسکے ہاتھ سے جا گرا۔" عجیب گھٹیا انسان ہے یہ ۔۔۔ "اسکے دل میں آگ جل رہی تھی ۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی اور اسی وقت، اسکا منہ توڑ دے ۔ فون پر دوبارہ بیل ہوئی، اب کہ نمبر دیکھے بناء ہی اس نے غصے سے فون اٹھایا۔ " اب کیا تکلیف ہے تمھیں؟ فضول میں؟؟ "وہ غصے سے غرائی ۔

"مسکان ۔ بات کرنے کے لیے فون نہیں کیا ۔۔ "وہ سادہ مگر معصومانہ انداز میں بولا ۔

"اوہ۔ارمان۔۔سوری ۔۔۔سوری ۔۔ "وہ ہکلائی ۔

"اوکے۔۔۔نیچے آئیں ۔۔اگر میں بلانے آؤں گا تو پھر آپ میرا موڈ خراب کر دیں گی ۔فی الحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں کہ آپکی ڈانٹ کھاؤں۔۔۔ "

"جی۔۔۔آتی ہوں۔۔ "اس نے شرمندگی سے فون رکھا اور باہر آئی ۔

دوسری طرف وہ اف اف کرتا رہ گیا۔ اس نے اپنا بیگ اور موبائل میز پہ رکھا اور پھر لاؤنج میں موجود واش بیسن کی طرف بڑھتے ہوئے، اپنے ہاتھ دھونے لگا۔ جوں ہی وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے اسے دکھائی دی تو وہ مسکرا دیا۔ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ اسکا دلکش چہرہ اب اسکے گھر میں ہے ۔ بھلے ہی وہ اس سے خفا خفا ہے لیکن اسکے سامنے تو ہے ۔

"بھئی ۔۔۔ مزہ آ گیا۔۔۔ کھانا تو بڑے مزے کا بنایا ہے ثناء ۔۔۔ "دانستہ طور پہ اس نے کہا۔

"ہاں جی جواد ۔۔ مزے کا کیوں نہیں ہو گا بھلا ؟؟ آخر مسکان نے جو بنایا ہے۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ارے ثناء۔۔۔ تم بھی کیا بیچاری سے کام کرواتی رہتی ہو ۔۔۔ "وہ اس کی طرف بے چارگی سے دیکھ کر ثناء سے بولا ۔

"اوہ !ہو ۔۔۔ جواد بھائی ۔۔۔ کوئی بات نہیں ۔۔ " اس نے ذرا زور دے کر کہا جس پر وہ اسے گھورتا رہ گیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں۔بھئی ثناء۔۔ابھی تو میری بہو کے گھومنے پھرنے کے دن ہیں۔۔ "حسن صاحب مسکرا کر بولے ۔

"مزے کا کھانا ہے ۔۔ "آخر اسکے منہ سے بھی تعریف نکلی ۔

"ارے ارمان !صرف مزے کا ؟؟ بھئی بہت مزے کا کہو ۔۔۔بہت کنجوس ہو تم تو بیوی کی تعریف کے معاملے میں ۔۔" اس نے شاطرانہ انداز میں کہا جو اسے اچھا نہ لگا۔

"ارے چھوڑیئے نا ! آپ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔۔ "ثناء نے اسے ٹوکا ۔

"بھئی ارمان بہت ہی عجیب ہو تم ۔۔۔ "حسن صاحب خفگی سے بولے۔

"لو صرف عجیب ؟؟ بلکہ انتہائی عجیب ۔۔ "شاہ میر شرارتی انداز میں مسکرایا جس پر سب کھکھلا کر ہنسنے لگے۔

"کیوں بھئی؟؟ میں نے ایسا کیا کر دیا ؟؟ "وہ قدرے حیرت سے بولا ۔

"کیا کر دیا؟؟ لو بھئی۔۔۔ "وہ سلاد کھاتے ہوئے ہنسے۔

"دیکھو ذرا مسکان کی حالت ؟؟ چہرہ کیسے اتر سا گیا ہے ۔۔۔تم سارا دن آفس ہوتے ہو اور یہاں یہ بیچاری ۔ "

"نہیں۔پاپا۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔ "اسکے لہجے میں طمانیت تھی۔

"میں نے سوچا ہے کہ تم دونوں کچھ دن کے لیے باہر گھوم پھر آؤ ۔۔۔ "انکے مشورے پہ سبھی نے خوش ہو کر انہیں دیکھا۔

"ماشاء اللہ ۔۔۔کیا کہنے ۔۔۔پاپا۔۔آفس میں بہت کام ہو تا ہے ۔۔سو فی الحال تو ممکن نہیں۔۔ "وہ کندھوں کو اچکا کر نفی میں بولا تو انہوں نے اسے خوب آنکھیں دکھائیں۔

"کیا ممکن نہیں؟ بس تم لوگ جا رہے ہو تو۔۔ بس جا رہے ہو ۔۔۔ "وہ حکمیہ انداز میں بولے۔

"پاپا ۔۔۔میری وجہ سے انکا کام ڈسٹرب ہو ۔۔میں نہیں چاہتی ۔۔۔پھر کبھی سہی ۔۔۔ "وہ رک رک کر بمشکل کھانا کھاتے ہوئے بولی ،اسکا سارا دھیان جواد کی طرف تھا جو اسکی طرف شاطرانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔

"بیٹی ۔۔۔پہلے کی طرح نہ بنو ۔۔۔یہ صاحبزادہ تمھارے سر چڑھ جائے گا ۔۔ "شرارتی انداز میں انکی طرف سے نصیحت کی گئی تھی ۔

"پاپا ۔۔ "اس نے افسردگی سے کہا۔ " آپ میری بیوی کو کیا سکھانا چاہتے ہیں؟؟ "وہ بھی ہولے سے ہنس دیا ۔

"کچھ زیادہ نہیں ۔۔۔یہی کہ مسکراتی رہا کرے ۔۔ "وہ مسکرا کر بولے ۔

"اچھا ۔۔۔میں چائے بنا کر لاتی ہوں ۔۔۔"

"جی بھابھی ! میرے لیے بھی بنا لائیے گا ۔۔۔ "شاہ میر نے مسکرا کر کہا۔

"جی ۔۔۔ "وہ ہولے سے ہنس دی ۔

اس نے سب کے لیئے چائے بنائی اور سکون کی غرض سے کمرے میں آگئی کیونکہ اسے اب اسکی پراسرار نظروں سے وحشت ہونے لگی تھی ۔

اسکا دل بہت بے چین تھا سو اس نے کمرے میں آتے ہی زویا کو فون لگایا ۔

"زویا کیسی ہو ؟؟ "

"ٹھیک ہوں ۔۔ہو گئی ختم ناراضگی ؟؟ "وہ طنزیہ بولی۔

"زویا ۔۔ "وہ دکھ سے بولی۔ " کیا ہو گیا ہے ؟؟ اتنا غصہ ؟؟اتنا طنز ؟؟ "وہ اذیت سے بولی اور بیڈ پہ آموجود ہوئی ۔

"تمھیں پتہ نہیں؟؟ "اس نے پھر سے طنز کیا اور ہسپتال میں راؤنڈ لیتے ہوئے باہر پورچ تک آئی ۔

"بتاؤ نا ۔۔۔ایک مہینہ ہو گیا ہے مگر تم ہو کہ ۔۔ "اس کے خاموش رہنے پر وہ شکایتی انداز میں بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیا ہوں میں ؟؟ "وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

"تم بہتر جانتی ہو۔۔ "اس نے ترٹخ کے جواب دیا۔

"ارمان کے ساتھ تو ایسا رویہ سمجھ میں آ تا ہے جو کہ اب ہونا نہیں چاہیے ۔۔۔لیکن اپنے گھر والوں کے ساتھ ؟؟ ایسا کیوں؟؟ "اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"مجبوری تھی میری ۔۔ "اس نے بات کو بدلنے کی کوشش کی ۔

"مجبوری ' مجبوری ' مجبوری ۔۔۔ "اب کی بار زویا چیخ کر بولی ۔ " کان پک چکے ہیں یہ لفظ سنتے سنتے ۔آخر ایسی کون سی مجبوری تھی ۔۔جو تم نے اپنے گھر آنا پسند نہیں کیا ۔۔بتاؤ نا ذرا۔۔ "وہ برہم مزاجی سے مزید چیخی تو اسے رونا آگیا۔

وہ مزید بولی ۔ " انکل کو دیکھتی ہوں تو غصہ آ تا ہے تم پر کہ تم جیسی بیٹی کے باپ ہیں وہ ۔۔ روزانہ یہی آس لگائے ہوئے ہوتے ہیں کہ نجانے مسکان کب آ جائے ؟ دروازے پہ چوبیں گھنٹے نظریں ٹکی رہتی ہیں انکی ۔۔"

"بس ۔۔۔ایک لفظ بھی مت بولنا اب اس سے آگے ۔ "وہ زخمی شیرنی کی طرح اس پہ دھاڑی۔ " تم کیا سمجھتی ہو کہ یہ سب میں اپنی مرضی سے کر رہی ہوں؟؟ نہیں۔ "وہ تھک ہار کر بولی ۔

"امی نے مجھے کہا کہ میں اب یہاں نہ آؤں۔۔وہ میرا منحوس سایہ اپنی بیٹی گڑیا پہ اب اور برداشت نہیں کر سکتیں۔ "اسکی بات سن کر زویا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"کیا؟؟ آنٹی نے تم سے یہ سب؟؟؟ "اسکی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

"زویا۔۔۔میں نے ہمیشہ انہیں سگی ماں سمجھا ہے ۔۔۔مگر وہ تو میری امی ہی نہیں۔۔۔مجھے تو آپ سب نے کٹھ پتلی سمجھ رکھا ہے ۔۔۔بتاؤ بھلا کہاں ہوں میں غلط ؟ "وہ ٹوٹ چکی تھی اس لیے رو رو کر اس سے جواب مانگ رہی تھی ،دوسری طرف زویا اسے کہے گئے اپنے لفظوں پہ شرمندہ ہو رہی تھی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بتاؤ زویا۔اگر ماں کا حکم ماننا گناہ ہے تو میں یہ گناہ بار بار کروں گی ۔۔ شاید کسی روز ' کسی لمحے ہی انہیں میری محبت کا احساس آ جائے ۔۔ "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ۔

"میں نے اپنی ماں کو تو کھو دیا ہے لیکن انہیں کھونا نہیں چاہتی ۔۔۔ان کی بد دعا نہیں لینا چاہتی ۔۔۔"

"مسکان ۔۔پلیز ۔۔۔رو مت۔۔ "وہ شرمندہ ہو کر بولی۔ " میرا مقصد تمھیں دکھ پہچانا نہیں تھا ۔۔مگر مسکان ۔۔اس سب میں انکل کا کیا قصور ؟؟"

"ان کا قصور بس اتنا ہے کہ۔۔۔ "وہ سسکی لیتے ہوئے بولی ۔ " کہ وہ ۔۔۔مجھ جیسی بیٹی کے باپ ہیں۔۔مجھ جیسی کہ ۔۔ "اسکی ہمت جواب دے چکی تھی اس لیے اس نے فون بند کر کے بیڈ پر پٹخ دیا ،جبکہ وہ ہیلو ہیلو ہی کرتی رہ گئی ۔

"آپ یہاں ۔۔ "ڈاکٹر انجم اسے پورچ میں دیکھ کر بولے ۔

"جی ۔۔کوئی کام ؟ "وہ فون کان کے ساتھ سے ہٹاتے ہوئے بولی۔

"جی ۔۔۔پیشنٹ نمبر 45 کی حالت بہت نازک ہے ۔۔۔آپ جلدی سے آ یئے ۔۔ "وہ تیزی سے ہسپتا ل کے دوسرے دروازے سے اندر جانے لگا ۔

"ساتھ میں کون ہے ان کے ؟؟ "وہ بھی اسی کے ساتھ، تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے آگے بڑھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اس قدر بے بسی کیوں ہے میری زندگی میں ۔کہ سب کچھ پا کر بھی خالی ہاتھ ہو ں ۔ "وہ بیڈ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے ساتھ ہوئے ہر چھوٹے سے چھوٹے حادثے کو سوچ رہی تھی ۔ اسی اثناء میں اس نے دروازہ کھولا اور اندر آیا۔ وہ اس قدر گم تھی کہ اسے اسکے آنے تک کا پتہ نہ چلا۔ اس نے اسے قدرے گہرے غور سے دیکھا جو بیڈ کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے، آنکھیں بند کیے ہوئے تھی ۔

"کیا ہو ا؟؟ "اس نے اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو وہ فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی ۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

"کچھ تو ہوا ہے۔۔ "وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے لگا۔

"کہا نا۔۔۔کچھ نہیں۔ "وہ چڑ کر بولی۔ " اور ویسے بھی کیا کریں گے جان کر؟؟"

اسکے سوال پہ اس نے محبت بھری نگاہوں سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور اسکے قریب آکر بیٹھا تو وہ اس سے نظریں چرا کر رہ گئی۔

"کم از کم خود کی آنکھوں سے ٹکرانے والی اِن آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو توصاف کر ہی سکتا ہوں۔۔ "اسکی داہنی آنکھ کے پاس موجود آنسوکے قطرے کو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے وہ خمار آلود نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"آنسو صاف کرنے کے لیے رونا بہت ضروری ہے۔۔ "اس نے نظریں چراتے ہوئے لاپروہی سے کہا اور اس سے تھوڑا پیچھے کو ہٹی۔

"جناب۔۔ نکاح کر کے ہی لایا ہوں آپکو۔۔اتنا قریب تو بیٹھ سکتا ہوں؟؟ "وہ معنی خیز انداز میں بولا تو وہ مزید سمٹ کر بیٹھی۔

وہ اسکی ہٹ دھرمی پہ مسکرایا۔" جتنا بھی سخت بننے کی کوشش کر لیں۔۔۔ مگر اندر سے آپ وہی ہیں۔۔۔ میری مسکان۔ "وہ محبت سے بولا۔" جس کے دل میں صرف پیار ہی پیار تھا مگر اب۔۔۔ "وہ بات کرتے کرتے رکا۔

"مگر اب۔ "اس نے اسکے الفاظ دہرا کر تجسس سے پوچھا۔

"اب بھی یہی لگتا ہے کہ۔۔ "ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی کہ اس کے سیل فون پر رنگ ہوئی۔

"اوہ! سوری۔۔ "اس نے معذرتانہ انداز میں کہا اور خود کال سننے کے لیئے،اسکے پاس سے اٹھا جو کہ اسے اچھا نہیں لگا تھا۔

کال جس کی تھی وہ اسے منقطع نہیں کر سکتا تھا تبھی وہ اسکے پاس سے اٹھ کر ٹیرس پہ چلا آیا، ورنہ وہ کبھی بھی ایسی جسارت نہ کر سکتا تھا۔

****

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تھینک یو ---گُل بھائی ۔ "سیماب اسکے ہاتھ سے موبائل فون لیتے ہوئے خوش ہوئی ۔

"دیکھنا اب میں بھی اپنی دوستوں کو دکھاؤ ں گی ۔ "وہ معصومانہ انداز میں بولی ۔ " اللہ ! اماں دیکھیئے نا۔۔ کتنا پیارا موبائل ہے نا " !وہ فون کو بغور دیکھتے ہوئے ہاجرہ سے بولی ۔

"ہاں۔۔ ہے تو بڑا اعلیٰ۔۔ "وہ تعریفی انداز میں بولی مگر پھر اسے نصیحت کرنے لگی ۔ " اچھا ---اچھا ---اب دھیان رکھنا ۔۔ "

"جی--- اب بڑے بھیا سے اسی سے بات کروں گی میں۔ "وہ پر جوش ہو کر بولی ۔

"اس میں میرے بچے کی تصویر تو نظر آئے گی ؟؟ "اس کی نظریں موبائل کی اسکرین پہ تھیں۔

"ہاں بھئی کیوں نہیں ۔۔ "گل نے انہیں جواب دیا اور پھر سیماب سے فرمائشی انداز میں بولا۔" اچھا اب ذرا اپنے ہاتھ کی چائے تو پلا دو ۔۔ "

"جی ---ابھی لائی ۔۔ "وہ مسکرا کر کچن میں چلی گئ ۔

****

ارمان کا انتظار کر تے ہوئے وہ بیڈ کی پشت پر ٹیک لگائے ہوئے سو گئ ۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ نیم بے ہوشی سے فون کو دیکھنے لگی ۔ " جی ۔۔کون؟ "آخر اس نے فون ریسور کیا۔

"ہمیں بھلا دیا آپ نے بھابھی جان ۔۔ "وہ طنزیہ مسکرا دیا ۔

"مسئلہ کیا ہے تمھیں ---آخر کیوں تم دور نہیں چلے جاتے ہماری زندگی سے ۔۔ "وہ غرائی۔

"ارے--- کیسے دور ہو سکتا ہوں ؟ " وہ حیرانگی سے بولا ۔ " دشمن تو آپکے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔۔ "

دیکھیئے جواد بھائی ---- آپ جیسا سوچ رہے ہیں ---ویسا کچھ نہیں ہو گا ۔۔ "اس نے اسے خبردار کیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تو ٹھیک ہے ' پھر نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی ۔۔۔ سمجھی ۔۔ "وہ دھمکی آمیز لہجہ میں بولا ۔

"کتنے پنچ اور کمینے انسان ہو تم ۔ہمارا رشتہ رب نے جوڑا ہے اور وہی اسکی حفاظت کرے گا ۔۔۔تم مجھے انکے سائے سے بھی دور نہیں کر سکتے ۔۔۔ سمجھے " ! وہ پراعتمادی سے بولی ۔اسکی آواز اور لہجے میں پراعتمادی دیکھ کر اسے تعجب ہوا۔

"اوہ !تو بلا کا حوصلہ آگیا ہے تم میں؟ " وہ تمسخریہ انداز میں بولا۔ " اب میں تمھیں بتاؤں گا کہ پنچ اور کمینہ انسان کیا کر سکتا ہے ۔ "اسکے لفظوں میں دھمکی صاف اور واضح تھی ،جسے سن کر ایک لمحے کے لیئے تو وہ کانپ کر رہ گئی مگر پھر خود کو ضبط کرتے ہوئے بولی۔

"جو جی میں آئے کر لو ۔ مجھے پروا نہیں۔۔"اس نے غصے سے فون پٹخا ۔

دوسری طرف وہ دانت پیستے ہوئے خود ہی کے ساتھ الجھنے لگا ۔

"میری ہی غلطی تھی کہ تمہیں جاب دی۔۔ لیکن ۔۔۔یہ جواد جتنا اچھا ہے، اس سے کہیں زیادہ برا ہے ۔۔ مجھ سے دشمنی تم افورڈ نہیں کر سکتی مسکان ۔۔ چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔اور نہ تمہارے ارمان کو۔۔ "وہ غصے سے اپنی انگلیاں کاٹ رہا تھا۔

دوسری طرف اس نے اپنا سانس بحال کیا اور بیڈ پر سے اٹھی ۔

"ارمان کہاں رہ گئے؟؟ " اس نے خود سے سوال کیا اور پھر ٹیرس میں آئی ۔ " ارمان؟ "

"اچھا۔۔۔ پھر بات ہو گی زویا ۔۔ "اسکا دھیان اس پہ پڑا جو ابھی ٹیرس میں آئی تھی ۔

"آپ سوئی نہیں ؟؟ اس وقت یہاں ؟ "وہ حیران رہ گیا ۔

"آپ بھول رہے ہیں کہ اس وقت آپ بھی یہاں ہیں۔۔ "وہ سخت مزاجی سے بولی ۔

"غصہ کس بات پہ ہے؟؟ "اس نے اسکے لال سرخ چہرے پہ خوب گہری نگاہ ڈال کر سوال کیا۔

"نہیں ہے غصہ مجھے۔۔ اور کیوں ہوگا غصہ آپ پہ ؟؟ آپ میرے لگتے ہی کیا ہیں؟؟ " بات کرتے کرتے اسکی آواز حلق میں پہ دب کر رہ گئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس نے اسکی گہری کالی آنکھوں میں دیکھا، جو آنسوؤں سے بھر چکی تھیں ۔

"مسکان۔۔ آپ کو یہاں واقعی نہیں ہونا چاہیئے۔۔ "وہ ذو معنی انداز میں بولا تو اس نے لڑنے والے انداز میں استفسار کیا۔

"ہاں ۔۔۔ تو اور کہاں ہونا چاہیے ؟؟ "

"ظاہری سی بات ہے کمرے میں ہونا چاہیے ۔۔۔ "وہ کندھوں کو اچکا کر بولا ۔

"اور آپکو ؟؟ "وہ اسکے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی ۔

"مطلب ؟؟ "وہ مسکراتے ہوئے بولا ۔

"کچھ نہیں۔۔ "اس نے آنکھوں کے کناروں کو ہاتھ سے رگڑ کر صاف کیا اور اپنا سانس بحال کرتے ہوئے بولی ۔

"جس مرضی سے بات کیجیئے۔۔ میں ہوتی ہی کون ہوں بھلا؟ کیری آن ۔ میں چلتی ہوں ۔آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔ سو سوری۔۔ " وہ منہ پھلاتے ہوئے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی۔

اسکے تاثر پر وہ گہری نظر سے اسے دیکھنے لگا۔اسے یقین نہیں تھا آ رہا کہ اس کے دل میں اس قدر محبت کی شدت بھی ہو سکتی ہے؟ وہ اسکے کہے گئے لفظوں کے حصار میں قید ہو کر رہ گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"میں بھی نا ! پاگل ہوں۔ معذرت کرنے چلی تھی۔۔ "وہ روم میں آتے ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے سامنے ،اسکی لگی تصویر کو دیکھ کر دل ہی دل میں بولی۔ " حد ہوتی ہے۔۔ "وہ منہ میں بڑبڑائی ۔

"ارے ابھی تک بیٹھی ہوئی ہیں آپ؟؟ "تقریباً پانچ منٹ کے بعد وہ کمرے میں آ موجود ہوا۔

اسکے سوال پہ اسکا جی چاہا کہ وہ اس سے خوب لڑے ۔ " کر لی بات؟؟ "وہ جل کر بولی ۔

"طنز کیوں کر رہی ہیں آپ؟؟ خود ہی تو کہا تھا کہ" آپ کریں بات۔۔ "وہ اسی کے انداز کی نقالی کرتے ہوئے ہنسا۔

"میرا مذاق بنا رہے ہیں آپ؟؟ "وہ رونی صورت بنا کر بولی۔

"نہیں تو۔۔ "وہ ہولے سے ہنسا اور پھر تکیہ اٹھاتے ہوئے صوفے کی جانب بڑھا۔

"ارمان۔۔۔ مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے ۔۔ "وہ بناء دیر کیے بولی۔

"صبح ہوگی بات ۔۔۔ ابھی سو جایئے ۔۔ "وہ ذرا بے پرواہی سے بولا۔

"لیکن ۔ "وہ اپنے الفاظ منہ ہی منہ میں دبائے رہ گئی۔

"مسکان ۔۔۔پلیز ۔۔۔ صبح۔۔ "وہ صوفے پر لیٹتے ہوئے اسے مزید تنگ کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اوروں سے بات کرنے کے لیے نیند یاد نہیں آئی اور مجھ سے بات کرتے وقت۔۔۔نیند یاد آ گئی۔۔ "وہ غصے سے بولی۔اسکی ایک ایک بات میں طنز واضح تھا۔

اس نے آنکھیں کھول کر اسے قدرے تعجب سے دیکھا اور اسکے یوں حق جتانے پر پریشانی سے اٹھ بیٹھا۔

"میں بھی تو کچھ لگتی ہوں آپکی ۔۔ "وہ معصومانہ انداز میں بولی جس پر وہ تیزی سے اٹھا اور اسکے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ؟ کیا کہا آپ نے؟ "اس نے تصدیق کرنا چاہی۔

"ہاں !میں بھی تو کچھ ڈیزرو کرتی ہوں ۔۔۔بیوی ہوں آپکی ۔۔اگر چند دنوں کے لیے ناراض تھی تو اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ زویا سے باتیں کریں۔۔ "

"اچھا جی ۔۔۔ بہت غصہ آ رہا ہے ۔ "وہ حد درجہ سکون سے مسکراتے ہوئے بولا ۔

"ہاں ۔۔۔ بہت ۔۔ "اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔ " بھلا ہماری پرسنل باتیں اسکو کیوں بتائیں آپ ؟؟ "

"ارے نہیں۔۔۔ یقین مانو ۔۔۔کچھ نہیں بتایا ۔۔ "اس نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھنا چاہا، لیکن اس نے اسکے ہاتھ رکھنے سے پہلے ہی اپنا ہاتھ اس سے پیچھے کو کھسکا لیا۔ " تو کیا آپ جیلس ہو رہی ہیں زویا سے۔۔ "وہ کھکھلا کر ہنسا جس پر اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا ۔

"میں کیوں ہوں گی جیلس۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔آپ جس سے بھی بات کریں۔۔ "

وہ بیڈ سے اٹھی اور وہ اسکی بات پر اسے غور سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

"مجھے یقین ہے زویا پر۔۔ "اس نے موبائل کو چارجنگ پر لگایا۔

"اور مجھ پر۔ "وہ مسکرایا۔

"خود سے بھی زیادہ یقین ہے مجھے آپ پر۔ "وہ اسکے سامنے آکر بیٹھ گئی۔

"تو پھر آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔کہ بابا جان کی طرف نہ جانے کی وجہ کیا تھی۔۔۔ "وہ گلہ کرنے لگا۔

"بس۔۔۔نہیں بتا سکتی۔۔۔اک ڈر تھا ' اک خلش تھی کہ۔۔۔۔ "وہ بات کرتے کرتے رکی۔

"کہ؟؟ "وہ توجہ طلب نگاہوں سے بولا۔

"کہیں آپ بھی مجھے امی جیسا نہ سمجھنے لگیں۔۔ مجھ سے بدگمان نہ ہو جائیں۔۔ "وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولی۔

"ارے نہیں۔۔ نہیں۔۔۔سوچنا بھی مت۔۔ارمان کبھی بھی اپنے دل سے بدگمان نہیں ہو سکتا۔۔ "وہ دعویٰ کرتے ہوئے بے پناہ محبت سے بولا، جس پر اسکی آنکھوں میں آئے ہوئے سینکڑوں آنسو ' اسکی آنکھوں سے چھلک گئے اور وہ ہولے سے مسکرا دی۔

"ارے۔۔ کیا ہوا؟؟ "اس نے اسکے آنسو صاف کیے اور مسکرا دیا۔

"کچھ نہیں۔۔ "وہ رشکیہ انداز میں مسکرائی۔

"ہاتھ پکڑنے کی اجازت ہے ؟؟ "وہ خمار آلود لہجے میں بولا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے مضبوط ہاتھوں کو پکڑا اور اپنے ماتھے سے لگاتے ہوئے اسکی محبت کا لمس محسوس کرنے لگی۔

اسکی حالت کے پیش نظر وہ حیران تھا۔ وہ جو اس سے کوسوں دور تھی، اب ایک لمحے میں ہی اسکے قریب آگئی ہے۔وہ بھی اتنے قریب کہ وہ اسکے سانسوں کی بے ترتیبی تک کو

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

محسوس کر سکتا ہے۔ اسکی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے اسکے ہاتھ تقریباً تر ہو چکے تھے۔

"مسکان۔۔ "اس نے اسکا سر اپنے ہاتھوں سے اٹھایا اور اسکی آنکھوں کے قریب جاتے ہوئے، اپنے ہونٹوں سے اسکی آنکھوں کو چوما۔

" چلیں ۔۔ سو جائیں اب ۔۔ "

وہ اسکی چاہت کی لپیٹ میں تھی، تبھی اسکا اپنے پاس سے اٹھنے پہ اسکا دل بیٹھ سا گیا۔ " کدھر جا رہے ہیں آپ ؟ "

"صوفے پر ۔ "وہ افسردگی سے بولا ۔

"تو ادھر سو جایئے نا " ! اس نے بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ اشارہ کیا۔

"پکی بات ہے نا !! یہ نہ ہو پھر مجھے الگ ہی سونا پڑے۔۔ "اس نے تصدیق کرنا چاہی ۔

"ارمان !!مذاق بنا رہے ہیں آپ میرا ؟؟ "اس نے خود کو نارمل کیا۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔مگر سوچ لیں ۔۔ مجھے جس چیز کی عادت ہو جائے وہ چھوڑنا، نا ممکن ہے میرے لیے ۔۔۔جان نہیں چھوڑنے والا ۔ "وہ دوبارہ اسکے قریب آکر بیٹھا۔

"میں کب کہہ رہی ہوں کہ جان چھوڑ دیں؟؟ ہاں؟ "اس نے سوالیہ پوچھا ۔

"۔ "Love youاس نے جواب میں محبت کا اظہار کیا ۔

اس نے بے اختیار نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر لجائی سے مسکرا دی ۔

"Thankks to Love"

اس نے افسردگی سے منہ بنا کر اسے گھورا مگر پھر دونوں کھکھلا کر ہنس دیئے ۔ یوں دونوں کی زندگیاں پر سکون ہو گئیں۔ جواد کے لیے یہ سب نا قابل برداشت تھا۔ وہ تو بس بدلہ چاہتا تھا ،اور اس کے لیئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔

****

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"یہ تمھارے پاپا بھی عجیب ہی ہیں۔۔ "وہ کمرے میں آئی تو وہ کتاب پر سے نظریں ہٹا کر بولا۔

"کیوں؟؟ کیا ہوا؟؟ "وہ کمرے میں آئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی ۔

"بھئی جب وہ جانا نہیں چاہتا ہنی مون کے لیے تو تمھارے پاپا کیوں ضد لگائے ہوئے ہیں؟؟ "وہ ذرا تلخ انداز سے بولا ۔

"جواد ۔۔ "اس نے اسے خوب غور سے دیکھا۔جیسے کچھ کھوج رہی ہو۔

"میرا مطلب ہے ۔۔ "وہ فوراً سے نارمل ہوا۔ " کہ خوامخواہ ہی اسے۔۔"

"جواد۔آپکو تو پتا ہے نا کن حالات میں ان دونوں کی شادی ہوئی ۔۔ارمان کی وجہ سے بہت بڑا الزام لگا تھا اس پر ۔۔بس پاپا یہ چاہتے ہیں کہ دونوں ۔۔ماضی میں ہوئے ہر حادثے کو بھول کر اپنی نئی زندگی کا اچھے سے آغاز کریں۔۔"

"نئی زندگی ۔۔ "وہ سخت، کڑوے لہجے میں بولا تو ثناء نے پھر سے چونک کر اسے دیکھا۔

"میری طرف کیا دیکھ رہی ہو؟ ایک تو تم لوگوں کو وہ بہت معصوم نظر آتی ہے۔۔ "وہ قدرے غصے سے بولا ۔ " مگر ہے نہیں۔۔ "وہ انگلی کے اشارے سے بولا ۔ " یاد رکھنا ۔۔"

"جواد ۔۔آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں ؟؟ "وہ خاصی الجھی۔

"میں جانتا ہوں ۔۔۔بہت اچھے سے۔۔ "وہ پر اعتمادی سے بولا ۔

"جواد ۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔ "اس نے نفی میں سر ہلایا۔ " مجھے نہیں لگتا۔۔ "اس نے کندھے اچکائے۔

"اففف۔۔ دیکھو ثناء ۔۔ضروری نہیں کہ تمہیں نہیں لگتا تو ایسا نہ ہو۔۔ بعض اوقات جیسا ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا، ویسا ہو جاتا ہے۔۔ " وہ تفہیمی انداز میں بولا تو ثناء نے پریشان کن نگاہوں سے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی ۔

"آپ پتہ نہیں کیا بات لے کر بیٹھ گئے ہیں۔۔ " اس نے بات کو رفع دفع کیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اسکے چہرے کا زاویہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ کسی حد تک وہ ثناء کے دل میں اسکے لیئے بدگمانی پیدا کرنے میں کامیاب رہا ہے ۔

****

صحن میں موجود چارپائی پہ بیٹھے ،وہ کافی دیر تک اپنے والٹ میں لگی اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے دل پسیج کر رہ گئے۔

"کیوں کرتے ہیں آپ یاد اسے ؟ جب اسے ہی خیال نہیں؟ "انہیں مسکان کی تصویر کی طرف اشک بار ہو تا دیکھ کر ثریا منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"اسے بہت خیال ہے میرا۔۔ "وہ اسکی تصویر کو بغور دیکھتے ہوئے ہولے سے مسکرائے۔ مگر نجانے کیوں۔۔وہ اک عجیب سی سوچ میں مبتلا ہوئے ۔ " کہیں نا انصافی تو نہیں کر دی میں نے۔۔"

"نا انصافی ؟؟ جہاں منہ کالا کیا وہیں جانا چاہیئے تھا اسے۔۔۔۔ "وہ قدرے تلخی سے حسد کی آگ میں جل کر بولی ۔

"بہو ۔۔۔زبان سنبھال کر بات کرو ۔۔ "دادی غصے سے بولیں۔

"اس سے آگے ایک لفظ بھی نہ نکالنا اپنی زبان سے ۔۔۔ سمجھی ۔۔ "عابد صاحب بھی تائیدی انداز میں بولے ۔

"کیوں نہ کہوں؟؟ خود تو چلی گئی اور یہاں رونے دھونے چھوڑ گئی ۔۔۔ خود تو وہاں عیش میں ہوگی ۔۔۔ "وہ منہ بسورتے ہوئے چڑ کر بولی۔

"اب سمجھ آیا ۔ "انہوں نے اپنے والٹ میں لگی اسکی تصویر کو دیکھا اور پھر والٹ جیب میں رکھ کر مزید بولے ۔

"کہ کیوں نہیں آئی وہ یہاں پر۔۔ یقیناً تم نے ہی منع کیا ہو گا ۔۔"

"آئے ۔۔۔ہائے ۔۔۔دیکھ رہی ہیں اماں ان کو ۔۔۔یہی الزام سننا باقی تھا ۔۔۔ "انکی طرف سے شور بلند ہوا تو دادا جان چھت پر سے نیچے آتے ہوئے بولے ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارے کیوں بحث کر رہے ہو تم لوگ ؟؟ " عابد۔ ضرور آئے گی وہ ۔۔۔بے فکر رہو ۔"
ثریا نے منہ چڑھا کر قدرے نقاہت سے انہیں دیکھا اور وہاں سے کمرے میں آگئی۔

"نہیں آئے گی وہ۔۔ "وہ گردن ہلا کر پورے وثوق سے بولے ۔

"اللہ پر بھروسہ رکھو ۔۔۔یقین رکھو عابد۔۔ "وہ انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں بولے ۔

****

"بھئی پیکنگ کر لی مکمل تم لوگوں نے۔۔ "وہ ناشتہ کی میز پہ بیٹھے ان دونوں سے بولے۔

"جی۔۔۔ابھی تو نہیں۔ "وہ ہچکچائی ۔

جواد اسے گھور کر دیکھنے لگا ۔

"اممم ۔۔چلو بھئی شروع کر دو پیکنگ کرنا ۔دو دن تک ٹکٹس کنفرم ہیں تم لوگوں کی ۔۔ "
وہ نا شتہ کرتے کرتے اٹھے اور اپنا بیگ اٹھا کر جانے لگے۔

"پاپا ۔۔آیا میں بس۔۔ "وہ جلدی سے جوس پیتے ہوئے فوراً اٹھا۔

"مسکان۔۔بیٹی۔۔ "وہ جاتے جاتے پلٹ کر اس سے بولے۔

"جی ۔ "وہ میز سے برتن اٹھاتے ہوئے بولی۔

"گھر چکر لگا آنا ذرا۔۔ "

"جی۔۔ "وہ اپنے بدلے ہوئے تاثرات کے ساتھ بمشکل ہی ہنستے ہوئے بولی۔

"ڈوئنٹ وری پاپا۔۔ "وہ اسکے بدلے تاثرات کو دیکھتے ہوئےبولا۔ " چلیں۔۔ "دونوں وہاں سے چلے گئے۔

"چلو بھئی رسا۔۔جلدی کرو۔۔ "جواد کرسی سے اٹھا اور کمرے سے اپنا ضروری سامان لینے چلا گیا۔

"چھوڑو مسکان۔۔میں کر لوں گی ۔۔۔ "اس نے اسے منع کیا ۔

"ارے نہیں آپی۔۔۔اٹس اوکے۔۔ "اس نے برتن ٹرے میں بالترتیب جوڑے۔

"آپی۔۔۔شاہ میر اور حیا کہاں ہیں ؟؟"

"وہ۔۔۔ ہسپتال میں نائٹ ڈیوٹی ہوتی ہے ناں دونوں کی ۔۔۔تو اسی لیے۔۔ "وہ مسکرائیں ۔

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔ "وہ بھی مسکرا کر بولی۔

"دیر سے ہی جاگیں گے۔۔ "اس نے ٹرے اسکے ہاتھ سے پکڑا اور ڈائننگ ہال سے کچن میں آگئی۔

"چلو بھئی رسما بے بی ۔۔ ابھی تک جوس ختم نہیں کیا آپ نے ؟؟ "وہ اسکے قریب آکر بیٹھی ۔اسی اثناء میں اسے ایک سایہ اپنے برابر میں بیٹھا ہوا محسوس ہوا۔ وہ یکدم چونکی۔

"ریلیکس۔۔ریلیکس۔۔ آج کل بڑی ہواؤں میں اڑ رہی ہو تم۔۔ لیکن میری ایک صلاح ہے تمہارے لیئے ۔۔ تمہارے پر چاہے جتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔۔جواد تمہیں اتنی اونچی اڑان اڑنے نہیں دے گا۔۔ "وہ ذرا آہستگی سے بولا۔ اسکی ذومعنی بات سن کر وہ خوف سے ہل کر رہ گئی ۔

ثناء کے باہر آنے پہ وہ فوراً سے اٹھا۔

"ارے ۔۔اسے خود پلایا کرو۔۔۔ بہت دیر کر دی ہے اس نے۔۔ "

اس نے ایک نظر مسکان کو دیکھا جس کے چہرے پہ خوف کے آثار واضح تھے اور دوسری نظر جواد پہ ڈالی، جس نے بڑی مہارت سے بات کا رخ بدل دیا۔ اسے خاصی تشویش ہوئی ۔ اس نے رسما کا ہاتھ پکڑ ا اور اسکا بیگ دوسرے ہاتھ میں پکڑے وہاں سے چلا گیا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟؟ "ثناء نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"نہیں۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔ "اس نے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا اور مسکرا دی ۔

****

"امی ۔۔۔امی ۔۔ "گڑیا کی زوردار آواز پورے گھر میں گونجی ۔ وہ صحن سے کچن، کچن سے اس کے کمرے اور پھر کمرے سے چھت پر گئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپ یہاں ۔۔۔میں نے پورے گھر میں آپکو ڈھونڈ مارا ۔۔ "وہ سانس بحال کرتے ہوئے بمشکل ہی بول پائی تھی ۔

"اور کہاں ہونا ہے۔۔ "وہ کپڑے پھیلاتے ہوئے چڑ کر بولی۔

"تمھیں کیا ہوا؟؟ خیر تو ہے نا " ! وہ قدرے غور سے اسے دیکھنے لگی۔

"خیر ہی تو نہیں ہے امی ۔۔۔آپ نے صبا آپی کو دو لاکھ روپیہ آخر کہاں سے دیا ؟؟ "وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی ۔

"دو لاکھ۔۔۔ کو نسا دو لاکھ ؟؟ "اس نے ایسے کہا جیسے جانتی ہی نہ ہو۔

"امی۔۔آپ بہتر جانتی ہیں۔۔۔ "

"ہوا کیا ہے؟؟ "

"قیامت ٹوٹ پڑی ہے امی۔۔ قیامت۔ انہیں دو لاکھ سے گل بھائی سوتن لے آئے ہیں آپی پہ ۔۔ "وہ غرائی ۔

"کیا ؟؟ "وہ سٹپٹا سی گئی ۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ۔۔۔مجھے تو اس نے کہا تھا کہ کاروبار کے لیے اسے چاہیئے ۔ورنہ وہ اسے نکال دے گا ۔ "وہ تفصیلاً بولی۔

"امی ۔۔۔امی۔۔۔امی۔۔ "وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ " یہی کاروبار ہے انکا ۔آخر کہاں سے آئے آپ کے پاس اتنے روپے ؟؟ " "گڑیا۔۔دماغ نہ کھاؤ میرا ۔۔۔مجھے بات کر لینے دو اس سے۔۔ "وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے صحن میں آئی اور ریسور اٹھا کر اسے کال ملانے لگی ۔

وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے آئی ۔ " کر لیجیئے بات ۔تسلی ہو جائے تو مجھے بتا دیجیے گا کہ کہاں سے آئے اتنے روپے ؟؟ "وہ غصے سے بولی اور پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی ۔

ثریا اسے بار بار فون ملانے میں مصروف تھی مگر اسے کوئی جواب مو صول نہیں ہو رہا تھا۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ کمرے میں آئی تو اسے دراز میں اپنے رکھے گئے موبائل کی بیپ سنائی دی ۔ موبائل وائبریشن پہ تھا۔اس نے فوراً سے موبائل نکالا اور اسکی کال ریسیو کی۔

"کہاں تھی تم یار؟؟ کب سے نمبر ٹرائے کر رہا ہوں۔۔۔"

"یہیں ہوں۔۔تم بتاؤ؟ کیسے ہو ؟؟ "اسکے مزاج میں سنجیدگی تھی ۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔۔لیکن مجھے تم ٹھیک معلوم نہیں ہو رہی ؟ کیوں؟ "وہ اسکی آواز سے محسوس کر چکا تھا۔

"بتاؤں گی ۔۔لیکن ابھی نہیں۔۔۔ "

"یہ کیا بات ہوئی ؟ بلکہ ایسا کرو کہ تم ملو آج مجھ سے ۔۔ پھر تفصیل سے بتانا کہ کیا بات ہے ؟ "اسے تو بس اس سے ملنے کا موقع چاہیئے ہو تا ہے۔

"نہیں۔۔۔فی الحال ۔۔ایسا ممکن نہیں۔۔۔ "اس کا انکار سن کر وہ ہڑ بڑایا۔

""کیوں ؟ کیوں ممکن نہیں؟؟"

"کاشف سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔میں نہیں آ سکتی آج ۔۔"

"مگر کیوں؟؟ "وہ ضد کرتے ہوئے بولا ۔

"دیکھو بابا جان ٹھیک نہیں ۔۔۔انکی طبیعت بہت خراب ہے۔۔اب ایسے میں کیسے نکلوں ؟؟ " وہ اپنی مجبوری بیان کرتے ہوئے اسے سمجھانے لگی ۔

"اوہ !ہو تو پہلے بتاتی نا۔۔ اچھا۔۔ کیا ہوا انہیں؟؟ "وہ پریشانی سے بولا ۔

"ہو نا کیا ہے؟ وہی آپی کو یاد کر کر کے حال برا کر لیا ہے انہوں نے۔۔ "وہ دکھ سے بولی۔

"تو مسکان آپی سے بات کرو نا ؟؟"

"کاشف ۔۔انہوں نے منع کر دیا ہے ۔۔۔ کہتے ہیں خود آئے گی ۔ آپ لوگو ں میں سے اسے کوئی اطلاع نہیں دے گا۔۔ "وہ افسردگی سے بولی۔

"خدا انہیں صحت یاب کرے ۔۔ "وہ دعائیہ انداز میں بولتے ہوئے اسے تسلی دینے لگا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آمین۔۔۔ "وہ ابھی تک صباء کے حوالے سے شش و پنج کا شکار تھی مگر اس بات کو کاشف سے ڈسکس کرنا اسے مناسب نہیں لگا۔

****

"نجانے کیوں دل بے چین ' بے چین سا لگتا ہے۔۔نجانے کیوں ٹینشن ہو رہی ہے ۔۔بابا ٹھیک تو ہوں گے نا "! وہ خود سے سر گوشی کرتے ہوئے کپڑے تہہ کرنے لگی ۔

"کیا ہو رہا ہے؟ " وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر بولا ۔

"پیکنگ ۔۔ "اس نے سنجیدگی سے ارمان کی طرف دیکھا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

اسے اسکا لہجہ ذرا عجیب لگا، اسی لیے اس نے اسکا کا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھا ۔

"مسکان ۔۔۔رکو ۔۔کیا بات ہے؟؟آپ خوش تو ہیں نا۔۔"

"ہاں ۔۔۔مگر ۔۔ "وہ کہتے کہتے رکی ۔اسکا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ اس سے کچھ چھپا رہی ہے۔

"اچھا۔۔۔چھوڑیں۔۔۔سب کام ۔۔۔بعد میں کر لیتے ہیں دونوں مل کر۔۔آؤ بیٹھیں یہاں۔۔ "وہ محبت سے بولا ۔ " یہ مگر کے آگے۔۔کیا بات ہے؟؟ "وہ تشویشی انداز میں بولا۔

"وہ ۔۔۔آپ مجھے معاف کر دیں پلیز ۔۔میری کوتاہیوں کو۔۔اور میں اپنے ہر رویے کے لیے آپ سے تہہ دل سے معافی چاہتی ہوں ۔۔ "وہ رک رک کر بات بدلتے ہوئے بمشکل بولی۔

"سوری ۔۔۔معافی تو ہرگز نہیں مل سکتی۔۔ "اس نے شرارتی نظروں سے اسے گھورا ۔

"کیا مطلب؟؟ "اس نے نم الفاظ میں پوچھا۔

"آپ کچھ اور کہنا چاہتی تھیں۔۔۔لیکن آپکے الفاظ شاید آپکا ساتھ نہیں دے رہے ۔۔ " وہ انتہائی یقین کے ساتھ بولا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"نہیں۔۔۔ایسی بات تو نہیں۔۔ "وہ ہکلائی۔

"نہیں۔۔۔ایسی ہی بات ہے۔۔۔چلیں شاباش بولیے۔۔۔ "وہ مزید یقین کے ساتھ بولا۔

"آپکو کیسے پتا۔۔۔کہ بات کوئی اور ہے؟؟ " اس نے حیرت سے پوچھا۔

"بس۔۔"

چہرے پہ خوف اور آنکھوں میں نمی ہے" ارمانِ دل"
کیسے ممکن ہے کہ میں سمجھ نہ پاؤں اپنی پہلی محبت کو

شعر بولتے ہوئے وہ محبت سے اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

"آپ اور آپکی شاعری۔۔۔ "وہ کھکھلا کر ہنسی۔ " سبحان اللہ۔۔۔ اچھا کافی بنا کر لاتی ہوں۔۔"۔۔ "وہ بات کو ٹالنے لگی۔

"نا بابا نا۔۔۔۔بیگم صاحبہ بات بتائیں۔۔ "وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"اگر آپ کو برا لگ گیا تو۔۔ "اس نے خدشہ ظاہر کیا۔

"ارے نہیں لگتا برا۔۔۔بتائیں تو۔۔ "وہ ضدی انداز میں بولا۔

"نہیں۔۔۔آپ شاید غصہ کریں۔۔تو رہنے دیں۔۔ "اس نے بات کو اگنور کرنے کی حد درجہ کوشش کی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اوہ !ہو۔۔۔بتائیں تو۔۔ "اب اسکے تجسس میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

"ارمان۔۔۔اگر ہم۔۔میرا مطلب۔۔ "اس نے اپنا حلق صاف کرتے ہوئے بولنے کی کوشش کی تو وہ اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔

"اگر ہم ابھی ٹرپ کے لیے نہ جائیں تو۔۔ لیکن اگر آپ کی مرضی ہے تو۔۔ "اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہولے سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"بس۔۔آپ جیسے چاہیں گی ویسا ہو گا۔۔۔ "وہ اسکے پاس سے اٹھا۔

"ارمان۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ آپ برا نہیں مانیں گے۔۔۔اور اب؟؟"

"نہیں برا نہیں لگا۔۔ !بلکہ خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے کچھ تو کہا۔۔۔ "وہ اذیت سے بولا ۔ " آپ کا حق بنتا ہے ایسا کرنے کا۔لیکن ہو سکے تو ۔۔مجھے معاف کر دیجیئے گا۔۔ "اس نے اتنا کہا اور اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

"ارمان۔۔رکیے تو ۔ارمان۔۔ "مگر وہ وہاں سے جا چکا تھا ۔

"میں بھی کیا ۔۔۔پاگل ہوں۔ "وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی ۔

وہ باہر آیا اور سکون کی غرض سے لان میں آ بیٹھا۔ فون پہ بیل ہوئی ۔ موبائل اسکرین پہ شکیل کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

اس نے اپنا حال درست کیا، آنکھیں صاف کیں اور شکیل کی ویڈیو کال کو ریسیو کیا۔

"کیسے ہو میرے یار ؟ "اسکی طرف سے سوال کیا گیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ "

"مبارک ہو تمھیں ۔۔شادی کی ۔۔ "وہ مسکرایا ۔

"شکریہ۔۔ "پریشانی کی شکنیں اسکے چہرے پہ واضح تھیں۔

"خیر تو ہے ناں !اتنا موڈ آف کیوں؟؟"

"کچھ نہیں ۔۔یار۔۔ ہنی مون کا پلین کیا ہے لیکن میڈم کے مزاج ہی نہیں ملتے۔۔۔ "

"ارمان " ! وہ اسکی بات سن کر قدرے سنجیدگی سے بولا ۔ " اسے کچھ وقت لگے گا ۔۔ جن حالات میں سب کچھ ہوا۔۔۔آسان نہیں اسکے لیے بھلانا ۔۔اسے سمجھنے کی کوشش کرو ۔۔۔بدگمان نہ ہو۔۔ "وہ تفہیمی انداز میں بولا۔

اسکی بات سن کر وہ کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولا۔ " خیر تم سناؤ۔۔انشراح کیسی ہے؟؟ اسے بتایا ہماری شادی کا ؟؟"

"ٹھیک ہے وہ۔۔۔لیکن مسکان کا نام لوں۔تو کچھ سننے کو تیار ہی نہیں ہوتی ۔بہت سخت ناراض ہے میری بیگم ، تمہاری بیگم صاحبہ سے ۔ "شکیل شرارتی انداز میں بولا تو وہ خوب قہقہہ لگا کر ہنسا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اور سناؤ۔۔۔پاکستان کب آ رہے ہو؟؟ تبھی صلح کرواتے ہیں ان دونوں کی ۔ "وہ ہنسا ۔

"ابھی تو کچھ پتہ نہیں ۔امید ہے۔۔۔عید تک۔۔"

" اممم ۔۔۔ٹھیک ہے ۔۔۔ "وہ مسکراتے مسکراتے مزید ایک دو اور باتیں کرتے ہوئے کھکھلایا۔

****

"تم نے اب مجھے فون کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔۔۔سمجھے تم ۔۔ "مسکان کی ہمت اب جواب دے چکی تھی ۔

"بھئی اب تو کرنا ہی پڑے گا ۔۔ "دوسری طرف جواد قہقہہ لگا کر ہنسا ۔

وہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف خراماں خراماں چل کر آ رہا تھا ۔لیکن وہ دروازے کے قریب آ کر اندر ہونے والی گفتگو سے کچھ رک سا گیا تھا ۔۔آواز اسے باہر تک صاف سنائی دے رہی تھی ۔

دیکھو اب اگر تم نے مجھے پریشان کیا تو میں ارمان کو خود سب بتا دوں گی ۔۔ "وہ دھمکی آمیز لہجہ میں انتہائی خود اعتمادی سے بولی۔

"اچھا ۔۔ "جواد طنزیہ بولا ۔ " تو تمھیں کیا لگتا ہے وہ تمھارا یقین کرے گا ؟؟ "وہ ہنس دیا ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں۔۔۔ضرور کریں گے وہ میرا یقین ۔۔۔سنا تم نے ۔۔۔ "وہ چیخ کر بولی۔

وہ فوراً دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ اس نے اسکے ہاتھ سے فون چھین کر اپنے کان کے ساتھ لگایا۔

جبکہ وہ اس کے اس عمل پہ ہکا بکا رہ گئی ۔

"ارے کیا ہو گیا اب؟؟؟ تم کیوں نہیں کر رہی؟؟ وہ جس کا میں کہہ رہا ہوں۔۔ "وہ ذرا زور دے کر بولا۔ " اب ہی کیوں تمھاری محبت جاگ گئی ؟؟ پہلے بھی تو تم میرے کہنے پر سب کر رہی تھی ۔۔۔لیکن اب ؟ مسئلہ کیا ہے؟؟"

"چپ کیوں ہو گئی ہو ؟؟ بولو بھی۔۔ "وہ غرا رہا تھا۔ " مگر یاد رکھنا جیت میری ہو گی صرف میری ۔۔۔جواد احمد کی ۔۔۔ سمجھی ۔۔"

جواد کا نام سنتے ہوئے وہ چونک گیا۔ اس نے ایک نظر مسکان کی طرف دیکھا اور پھر غصے سے فون کو بند کرتے ہوئے بیڈ پر پٹخ دیا۔

وہ جواب مانگتی نظروں سے اشک بار ہو تے ہوئے اسے گھورنے لگا مگر اس نے نظریں چر اتے ہوئے خود کو بمشکل ہی ضبط کیا۔اسے خاموش اور نظریں چراتا ہوا دیکھ کر وہ خود ہی کمرے سے باہر جانے لگا تھا کیونکہ اب اسکی ہمت جواب دے چکی تھی ۔

"رک۔۔ رکیے۔۔۔ارمان۔ "آخر اس نے نظریں اٹھا کر اسے روکنے کی بمشکل کوشش کی ۔ اسکے ہونٹ خوف کے مارے کانپ رہے تھے ۔

"ارمان پلیز ۔۔میری بات تو سنیئے ۔۔۔ "اسکی آواز بِھرا سی گئی ۔

"ابھی بھی کچھ سنانا باقی ہے ؟؟ "وہ آنکھوں میں گہری چمک لیے بولا ۔ " میں نے جو بھی کیا ۔۔۔جو کچھ ہوا۔۔انجانے میں ہوا۔۔۔اسکے لیے ہزار بار معافی مانگی ۔۔۔آپ کو دل سے اپنایا ۔۔۔مگر آپ ؟؟ "اسکی آواز بھی بِھرائی۔

"مجھ سے بدگمان نہ ہوں ارمان۔۔۔۔پلیز ۔۔میرا اعتبار کریں ۔۔۔میں نے آپ کو دھوکہ دینے کی ہرگز کوشش نہیں کی کبھی ۔۔ "وہ تڑپ کر بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اعتبا ر ۔ "وہ ہنسا ۔ " اعتبار ہی تو کیا تھا مگر آپ نے یہ بھی نہ سوچا کہ جو انسان میری بہن کا سہاگ ہے ۔۔ اسی سے۔ "وہ ادھوری بات کرتے کرتے دکھ سے بولا جبکہ اسکی یہ ادھوری بات اس کے دل پر خنجر کی طرح اثر کی تھی ۔وہ زار و قطار رونے لگی۔

"مجھے تو پہلے ہی اس پر یقین نہیں تھا ۔۔مگر آپ پر تو تھا ۔۔میں صرف آپی کے لیے ' انکی خوشیوں کی خاطر چپ تھا۔ لیکن مجھے برباد کرنے میں آپ بھی اسکے ساتھ ؟؟ " وہ زچ ہو کر بولا ۔ "کیوں؟؟ آخر کیوں؟؟ "اس نے اسے خوب جھنجوڑا ۔

"مجھ سے کچھ مت پوچھیئے ۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہے میرے پاس جواب دینے کے لیے ۔۔۔ " وہ روتے ہوئے التجائیہ ہوئی۔

"ٹھیک ۔۔ "اس نے جھٹکا دے کر اسے خود سے الگ کیا اور آناً فاناً اسکے سامنے سے غائب ہو گیا۔

"ارمان۔۔ "وہ روتے ہوئے بولی جبکہ وہ وہاں سے جا چکا تھا ۔ " مجھے بتانا ہو گا انہیں سب ۔۔نہ انہیں اذیت دوں گی اور نہ خود سہوں گی ۔۔ "آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے اس نے خود سے عہد کیا تھا۔

**** ****

"ہو گئی تسلی ؟؟ "گڑیا انہیں صحن میں گم سم بیٹھا دیکھ کر ان کے پاس بیٹھ کر بولی۔ " امی آپ نے اپنے ہاتھوں سے آپی کا گھر اجاڑا ہے ۔۔۔ کتنی اذیت میں ہو نگی وہ۔۔ "وہ دکھ سے مزید بولی ،اب کی بار ثریا رونے لگی ۔

"امی ۔۔ "اس نے اسے چپ کروانے کی حتی المقدور کوشش کی مگر وہ پھر بھی زاروقطار رو رہی تھی ۔

"اس وقت صباء آپی کو آپ کی بہت ضرورت ہے ' انکی حالت بھی ٹھیک نہیں۔۔ "

"میں نہیں جا سکتی وہاں ۔۔ "وہ مزید رونے لگی۔

"آپ نہیں جاسکتی؟؟ مگر کیوں؟؟ "اس نے تیوری چڑھائی ۔

"نہ وہ آ سکتی ہے ۔۔اور نہ میں جا سکتی ہوں۔۔ہاجرہ نے سختی سے منع کر دیا ہے ۔۔ "وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟؟ بیچا نہیں ہے ہم نے آپی کو ۔۔منہ توڑ دوں گی میں ان لوگوں کا۔ "وہ اشتعال انگیز لہجہ میں بولی۔

"گڑیا !کوئی کچھ نہیں کرے گا ۔۔ "ان دونوں کی باتیں سن کر دادی صحن میں تسبیح لیے آموجود ہوئیں ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مگر دادی ۔ "گڑیا نے مزید بولنا چاہا مگر دادی نے اسکی بات کاٹی ۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔ وارث دینے والی ہے وہ انہیں۔۔سکون سے بیٹھی رہو تم دونوں ۔ دعا کرو۔۔اس کے لیے زیادہ سے زیادہ ۔۔ "دادی مصلحتاً بولیں جبکہ ثریا کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں تھے لے رہے ۔آخر ماں تھی ۔بھلا کیسے اپنی اولاد کے ساتھ یہ ظلم ہوتا دیکھ سکتی تھی ۔ اسے چپ کرواتے کرواتے دادی اور گڑیا کی بھی آنکھیں بھر آئیں ۔

****

کھانے کی میز پر اسکے بدلے ہوئے تاثرات اور حد درجہ سنجیدگی کو سبھی نوٹ کر رہے تھے۔

"واہ مزا آ گیا ۔۔کیا ٹاپ کلاس کھیر بنائی ہے آپ نے بھابھی ۔۔ "شاہ میر تعریفی انداز میں بولا تو سبھی تائیدی انداز میں مسکرا دیئے۔

"تھینک یو۔۔۔ "وہ مسکرا کر بولی۔

"بھائی آپ بھی لیجیۓ نا ۔۔۔ "اس نے ارمان سے کہا۔ " بھابھی دیجیے نا "!

"۔ہاں۔۔لیجیۓ۔۔۔ "اس نے کھیر اس کے سامنے کی ۔

جواد ارمان کے رویہ کو دیکھتے ہوئے فاتحانہ انداز میں مسکرارہا تھا۔" لگتا ہے کام کر دیا ہے اس نے ۔۔ "

"نہیں۔۔شکریہ۔۔۔ "اس نے سنجیدگی سے انکار کیا ۔

"کیا بات ہے ؟؟ خیر تو ہے نا!۔تمھاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے ۔۔ "پوچھا تو انہوں ارمان سے تھا مگر انکی نظریں مسکان پہ بھی تھیں۔

"ہاں ! بس۔۔۔ذرا سر میں درد ہے تھوڑا سا ۔ اور کوئی بات نہیں۔۔ "وہ پلیٹ میں موجود چاولوں کو چمچ سے اِدھر اُدھر کر رہا تھا۔

"میں چائے بنا دوں؟؟ "مسکان کی طرف سے نہایت فکری انداز میں کہا گیا۔

"نہیں۔ "اس نے لا پرواہی سے جواب دیا تو وہ لب بھینچ کر رہ گئ ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"نہیں کیوں؟؟ کھانے کے بعد بنا دو اسے۔۔۔ "وہ مسکرا کر مسکان سے بولے اور پھر رسا سے بات کرنے لگے " چلو رسا بیٹی ۔"

"نانا جی۔۔۔ بس۔۔۔ دو منٹ۔۔۔ "وہ کھیر کھاتے ہوئے معصومانہ انداز میں بولی۔

"چلو۔۔۔ اٹھ جاؤ۔۔۔ صبح جلدی اٹھنا بھی ہے۔ ابھی آپکی ڈرائنگ رہتی ہے۔۔۔۔ چلو۔۔۔ چلو شاباش۔ " وہ محبت سے بولے اور اسے گود میں اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔

جواد اسکے رویہ کو دیکھتے ہوئے مزید مسکرایا۔ اسکی مسکراہٹ اور گہری ہوئی تو مسکان نے آگ بگولہ ہو کر اسے دیکھا۔

"لگتا ہے واقعی کام ہو گیا ہے۔۔۔ "وہ دل ہی دل میں مسکرا کر خود سے بولا اور مزید فساد مچانے کی غرض سے بولا۔" ارے بھابھی جی۔۔ مجھے دیجئے گا یہ کھیر۔۔ " رہی سہی کسر اسکی فرمائش نے پوری کردی ۔

ڈونگہ اسکے سامنے ہی تھا جسے چار و ناچار اسے ہاتھ آگے بڑھا کر پکڑانا ہی پڑا۔

اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو بند کرتے ہوئے خود کے غصے کو ضبط کرنے کی حتی المقدور کوشش کی مگر ایسا نہ ہوسکا۔مسکان کا سارا دھیان ارمان پہ تھا، جو غصہ سے اپنا ہاتھ میز کے ساتھ رگڑ رہا تھا۔ آخر وہ پیر پٹخ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بھئی کیا ہوا ارمان۔۔ "اسکی شاطرانہ مسکراہٹ اسے مزید اشتعال دلا رہی تھی ۔ آناً فاناً وہ سیڑھیوں سے ہوتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"یہ اچانک۔۔۔ اس کو کیا ہوا ؟؟ "اسکے تاثرات پہ ثناء سمیت گھر کے تمام افراد ہکا بکا رہ گئے ۔" کوئی بات ہوئی ہے کیا؟؟"

"ن۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں تو۔۔ "وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔" بس ان کی طبیعت ذرا ٹھیک نہیں ہے تو اس لئے۔۔۔ "اس نے گویا بات ٹالی اور میز پہ پھیلے برتن وغیرہ اکٹھے کرنے میں مصروف ہوگئی ۔

"رہنے دو۔۔۔ میں اور حیا کر لیتے ہیں۔ تم چائے لے جاؤ ارمان کے لئے۔ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"جی۔۔۔ "اس نے برتنوں کو چھوڑا اور چائے بنانے کے لئے کچن میں چلی گئی۔

کچھ ہی دیر میں وہ چائے بنا چکی تھی ۔ کمرے میں آتے ہی اس نے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اسے بغور دیکھنے لگی ۔ وہ کتاب پڑھ رہا تھا۔

اس نے کتاب پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔ حقیقتاً وہ کتاب صرف کھولے بیٹھا تھا۔ اس میں کیا لکھا تھا ؟ اسے اس چیز سے کہاں غرض تھی ؟

"کیا کر رہے ہیں آپ؟؟ "اس نے ہولے سے مسکرا کر پوچھا۔

"کچھ نہیں فی الحال مجھ سے بات نہ کریں۔۔ پلیز۔۔ "اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"کیوں؟ کیوں بات نہ کروں؟؟ میرا جو جی چاہے گا کروں گی۔ سمجھے آپ؟؟ "وہ شرارتی انداز میں اسکے ہاتھوں سے کتاب پکڑ کر مسکرائی۔

"ہاں جی۔۔۔ یہ کیسے بھول سکتا ہوں۔۔ "اس نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا۔" اپنی وے۔۔۔ کھیر دے آئی ہیں اسے؟؟ یا کھلا کے آئی ہیں آپ جو اتنی دیر ہو گئی؟۔۔۔ "وہ مزید طنز کرنے لگا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ مسکان اسے وہ سب کچھ بتائے جو وہ اس سے چھپا رہی ہے۔

"دیکھیئے۔۔۔ سوچ سمجھ کے بات کریں۔۔۔ وہ دکھ سے بولتے بولتے رکی اور پھر مزید بولی۔

"جو کچھ بھی بول رہے ہیں بہت غلط بول رہے ہیں آپ۔۔"

"میں کچھ غلط نہیں بول رہا۔۔ "اس نے ذرا تلخی سے کہا۔

وہ اسکے سامنے بیٹھی تھی ۔" میں بحث نہیں کرنا چاہتی مزید۔۔ یہ لیجیئے چائے۔۔ "اس نے اسے چائے پکڑانا چاہی ۔" اور سو جایئے۔۔ "اس نے بات ختم کی مگر حقیقتاً بات تو اب شروع ہوئی تھی ۔

"مجھے نہیں چاہیئے۔۔ "اس نے انکار کیا اور دراز کھولتے ہوئے سلیپنگ پلز نکالنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟ چائے لائی ہوں ناں۔۔ "وہ تھک ہار کر بولی۔

"دے آؤ اسے ہی۔۔ اب میرے ساتھ ہمدردی کرنے کا مطلب؟؟؟ "

"اینف۔۔ آپ سمجھنا کیوں نہیں چاہتے ہیں آخر ؟؟ "وہ سر پکڑ کر رہ گئی ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"سمجھنا ہی تو چاہتا ہوں۔۔۔ مجھے جواب چاہیئے۔۔ کیوں کیا میرے ساتھ دھوکہ آپ نے۔۔ "اسکے انتہائی برے لہجے کو دیکھ کر وہ بے اختیار رو دی ۔

"دھوکہ ؟؟ نہیں۔۔ارمان۔ایسا نہ کہیں ۔پلیز۔۔ "

"ہاں ۔۔۔ دھوکہ ۔۔ "اس نے پھر سے دہرایا۔

"نہیں ارمان۔۔۔ نہیں۔۔ "اسکا سانس پھول سا گیا۔" میری محبت میں ذرا سا بھی کھوٹ نہیں ہے ۔۔۔ میں اتنا بڑا الزام نہیں سہہ سکتی ۔۔ "اس نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا جو بارش کی طرح بہہ رہے تھے ۔

"تو کیا میری محبت میں کھوٹ ہے ؟ جسے آپ نے اس انسان کے سامنے دو کوڑی کا کردیا؟"

"ارمان۔۔ایسا نہیں ہے ۔۔کیا ہوگیا ہے آپکو۔۔۔ "

جواباً وہ چپ رہا۔

آخر خود کو ضبط کرتے ہوئے وہ ایک ہی جھٹکے سے اسکے پاس سے اٹھی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔" آپ جاننا ہی چاہتے ہیں نا۔۔۔ تو سنیئے۔۔ میری ملاقات پہلی بار جواد بھائی سے آفس میں ہوئی تھی ،جب میں جاب لینے آئی ۔۔ مگر انٹرویو کے لئے ہمیشہ ہی کہا جاتا تھا کہ کل آیئے گا ۔۔ پھر ایک دن۔۔۔ "وہ ماضی کے پس منظر میں کھو گئی ۔

وہ قدرے انہماک سے اسے دیکھتے ہوئے اسکی بات کافی غور سے سن رہا تھا۔اسکی ایک ایک بات پہ وہ کافی حیران ہورہا تھا۔

اتنا کچھ ہو گیا اور اسے کبھی پتہ ہی نہ چل پایا۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

Share your feedback on writer official page Instagram ||

@uzmaziaofficial1

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

https://www.instagram.com/uzmaziaofficial1/

To Buy complete Ebook Dm to writer insta

@uzmaziaofficial1

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read